الفیوضات الرضویة فی الفتاوی الغوثیة

مسمیٰ

فتاویٰ غوثیہ

مجموعہ فتاویٰ علمائے اہل سنت

جلد اول



مرتب: حضرت مولانا محمد امتیاز القادری

مہادے پٹی، سیتامڑھی، بہار

ناشر: آپ کا سوال ہمارا جواب واٹس ایپ گروپ

نام کتاب: فتاوی غوثیہ

ناشر: آپ کا سوال ہمارا جواب واٹس ایپ گروپ

مرتب: حضرت مولانا محمد امتیاز القادری، مہادے پٹی، سیتامڑھی، بہار

کتاب پڑھنے کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ عَلَیۡنَا حِکۡمَتَكَ وَانۡشُرۡ

عَلَیۡنَا رَحۡمَتَكَ یَا ذَا الۡجَلَالِ

وَالۡاِکۡرَامُ

فہرست

تعارف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

موبائل اور انٹرنیٹ جو آج زندگی کے لازمی حصہ بنتے جارہے ہیں، جہاں اس کے بہت سارے نقصانات سامنے آرہے ہیں وہیں ان کی افادیت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ آج بہت سارے کام اسی موبائل نیٹ کے ذریعہ انجام پارہے ہیں اور ہونا بھی یہی چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے نیٹ یا موبائل کے ذریعہ جائز طور پر فائدہ اٹھائیں۔

کچھ عرصہ پہلے ہم نے اپنے احباب کے ساتھ واٹس ایپ پر آن لائن سوال وجواب کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا، جس میں سبھی حضرات نے دلچسپی دکھائی، سوالات بھی آتے گئے اور علمائے کرام قرآن واحادیث کی روشنی ان سوالوں کے مدلل جوابات بھی عنایت فرماتے گئے۔ الحمدللہ یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

زیر نظر کتاب الفیوضات الرضویہ فی الفتاوی الغوثیہ مسمی فتاویٰ غوثیہ میں انہیں سوالات وجوابات کو جمع وترتیب دیکر بانی گروپ حضرت علامہ مولانا امتیاز القادری وحافظ وقاری ریاض اختر صاحبان نے اپنی کوششوں سے افادہ عامہ کے لئے شائع کیا ہے۔

اس کتاب میں دور حاضر کے اعتبار سے آپ کو ہر طرح کے مسائل مل جائیں گے

اس کتاب کا مطالعہ کریں اپنی معلومات میں اضافہ کریں

مولی تعالی ہمارے گروپ کے سبھی ذمہ داران اور ممبران کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے مالا مال کرے۔

آمین یارب العٰلمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

دعاؤں کا طالب

اسیر تاج الشریعہ و تربیت یافتہ بارگاہ حضور سراج ملت

محمد مظہر علی رضوی صدر مدرس مدرسہ غوثیہ حبیبہ

بریل دربھنگہ بہار

12/رجب المرجب 1440ھ

انتساب

شیخ الاسلام والمسلمین، مظہر علوم اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری قاضی القضاۃ فی الہند بریلی شریف رحمۃ اللہ علیہ وجملہ ممبران گروپ کے والدین کریمین۔

اسمائے گرامی مجیبین

حضرت علامہ مفتی محمد جعفر علی صدیقی رضوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی کرلوسکرواڑی سانگلی مہاراشٹر

حضرت علامہ مفتی محمد شرف الدین رضوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی شیخ الحدیث دارالعلوم قادریہ حبیبیہ فیل خانہ ہوڑہ بنگال

حضرت علامہ مفتی محمد شہروز عالم اکرمی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی خادم تدریس وافتاء دارالعلوم قادریہ حبیبیہ فیل خانہ ہوڑہ بنگال

حضرت علامہ مفتی محمد منظور احمد یار علوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی خادم تدریس وافتاء دارالعلوم برکاتیہ گلشن نگر جوگیشوری ممبئی

حضرت علامہ مفتی محمد انور نظامی مصباحی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی نائب قاضی ادارہ شرعیہ جھارکھنڈ

حضرت علامہ مفتی محمد عبد الستار رضوی احمد القادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی خادم مدرسہ ارشد العلوم عالم بازار کلکتہ

حضرت علامہ مفتی محمد صادق رضا صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی سنگھیا ٹھاٹھول پورنیہ خطیب وامام شاہی جامع مسجد پٹنہ بہار

حضرت علامہ مفتی محمد امجد رضا امجدی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی ستیا مڑھی بہار

حضرت علامہ مفتی محمد مظہر علی رضوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی خادم مدرسہ غوثیہ حبیبیہ بریل دربھنگہ بہار

حضرت علامہ مفتی محمد اسماعیل خان امجدی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی خادم دارالعلوم شہید اعظم دولھا پور ضلع گونڈہ یوپی

حضرت علامہ مفتی محمد امتیاز حسین قادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی لکھنؤ یوپی

حضرت علامہ مفتی محمد معین الدین الازہری صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی نئی دہلی

حضرت علامہ ومولانا محمد اشفاق احمد علیمی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی پوربندر گجرات

حضرت علامہ ومولانا ابوحنیفہ محمد اکبر اشرفی رضوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی

حضرت علامہ ومولانا یوسف رضا صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی گوالیر

حضرت علامہ ومولانا محمد معصوم رضا نوری صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی

حضرت علامہ ومولانا راشد مکی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی کٹیہار بہار

حضرت علامہ ومولانا محمد امتیاز القادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی مہادے پٹی سیتامڑھی بہار

حضرت علامہ مولانا محمد اختر رضا قادری رضوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی نیپال گنجوی

حضرت علامہ مولانا محمد سلطان رضا شمسی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی نیپال

تصدیقات مفتیان کرام

ماہر علوم وراثت خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ **مفتی سید شمس الحق برکاتی مصباحی** صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی سنی جامع مسجد مالبھاٹ مڑگاؤں گوا: وقاضی شرع گوا

مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ **مفتی محمد عطاء اللہ النعیمی** صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی دارالحدیث و دارالافتاء جامعۃ النور جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کراچی

ماہر علوم عقلیہ نقلیہ حضرت علامہ **مفتی محمد نعمت اللہ رضوی** صاحب قبلہ مدظلہ العالی و النورانی دارالعلوم غوثیہ رضویہ جامع مسجد بانسبڑ یا کلکتہ بنگال

محقق دوراں حضرت علامہ **مفتی محمد شکیل اختر قادری برکاتی** صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی شیخ الحدیث بمدرسۃ البنات مسلک اعلیحضرت ہبلی کرناٹک

ماہر جزئیات حافظ ھدایہ مصنف فتاوی شرف ملت حضرت علامہ **مفتی محمد شرف الدین رضوی** صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی شیخ الحدیث دارالعلوم قادریہ حبیبیہ فیل خانہ ہوڑہ بنگال

قاضی القضاۃ حضرت علامہ **مفتی محمد ہاشم رضا مصباحی** دارالقضاء والافتاء جامعہ رضویہ شاہ علیم دیوان شیموگہ کرناٹک

فقیہ دوراں مصنف فتاوی یارعلویہ حضرت علامہ **مفتی محمد منظور احمد یارعلوی** صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی دارالعلوم برکاتیہ گلشن نگر جوگیشوری ممبئی

ماہر اصول وفروع مصنف فتاوی اکرمی حضرت علامہ **مفتی محمد شہروز عالم اکرمی** صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی صدر شعبہ افتاء دارالعلوم قادریہ حبیبیہ فیل خانہ ہوڑہ بنگال

التقریظ الجلیل

فقیہ دوراں مصنف فتاوی یارعلویہ حضرت علامہ مفتی محمد منظور احمد یار علوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی

فتوی نویسی:

پیش آمدہ واقعات کے بارے میں دریافت کرنے والے کو دلیل شرعی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں خبر دینے کو فتویٰ کہتے ہیں

(۱) فتویٰ لغوی اعتبار سے اسم مِصدر ہے اور اس کی جمع "فتاویٰ" ہے، اس کا مادہ (ف۔ت۔ی) ہے۔

قرآن کریم میں لفظ فتویٰ اپنے مشتقات کے اعتبار سے مختلف مقامات پر اکیس بار استعمال ہوا ہے۔ ان میں سے دس مقامات پر تو یہ لفظ اپنے لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے؛ جبکہ گیارہ مقامات پر یہ لفظ تحقیق و تدقیق کے معنوں میں آیا ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی یہ لفظ بکثرت استعمال ہوا ہے۔ ان احادیث مبارکہ میں یہ لفظ اپنے اصطلاحی معنوں میں مستعمل ہے۔

(۱) فتویٰ دینے والے شخص کو مفتی

(۲) فتویٰ لینے والے کو مستفتی

(۳) اور سوال کو استفتاء کہتے ہیں

فتویٰ ایک اہم ذمہ داری ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مفتی شارع علیہ السلام کے نائب کی حیثیت سے دینی معاملات میں لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس کی اسی اہمیت کے پیش نظر فتویٰ نویسی کے اصول و قواعد کو باقاعدہ فن کی شکل دی گئی اور اس فن کو "رسم المفتی" سے تعبیر کیا گیا۔

فتویٰ مسلم معاشرہ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کی اساس قرآن کریم کی درج ذیل آیت ہے:

فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (۵)

ترجمہ: پس اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو علم والوں سے پوچھ لو۔

قرآن کریم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داریوں کا تعین کرتے ہوئے فرمایا:

لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (۶)

ترجمہ: ”آپ بیان کردیجیے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو ان کی طرف نازل کی گئی“۔

یہی وجہ ہے کہ مسلم معاشرہ میں فتویٰ نویسی کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے؛ چونکہ ایک مسلمان کو دینی اور دنیاوی معاملات میں جدید مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؛ اس لیے مسلم معاشرہ میں اس کی موجودگی ضروری ہوجاتی ہے۔ نبی کریم کے دور سے لے کر اب تک علماء نے اس اہم ذمہ داری کو نبھایا اور اس کے اصول، شرائط اور آداب پر بھی سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فتاویٰ اپنی زندگی میں صادر فرمائے۔ وہ جامع ترین احکام پر مشتمل تھے اور مسائل کے استنباط کے سلسلے میں سرچشمہ کی حیثیت رکھتے ہیں

نبی کریم کے بعد صحابہ کرام بالخصوص خلفاء راشدین کا عہد فتویٰ نویسی کے حوالے سے اہم ہے۔

صحابہ کرام کے دور میں کئی جدید مسائل سامنے آئے جن پر غور وخوض کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس دور میں قرآن وسنت کے علاوہ اجماع اور قیاس کا اضافہ ہوا اور اجماع کو منظم شکل دی گئی اور رائے کے استعمال کے لیے فقہی قواعد واصول منضبط ہوئے۔

فقہ حنفی میں کتب فتاوی کی تعداد بے شمار ہیں جن میں فتاویٰ عالمگیری کو ان سب میں زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ یہ کتاب اصلاً عربی زبان میں لکھی گئی تھی۔ بعد میں عالمگیر نے مولانا عبد اللہ رومی سے اس کا فارسی ترجمہ کروایا۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ ”فتاویٰ ہندیہ“ کے نام سے کیا گیا۔

ان فتاویٰ کی اہم بات یہ ہے کہ یہ فتاویٰ ایک آزاد ریاست میں اجتماعی مفادات اور ملکی قانون کے طور پر مرتب کیے گئے تھے۔ اس کے بعد برصغیر میں انگریزوں کے تسلط نے مسلم پرسنل لا کی بنیاد رکھی۔ اس دور میں نجی فتووں کی بنیادیں بھی مضبوط ہوئیں۔

نجی فتووں کے زیادہ تر مجموعے اس وقت نظر آتے ہیں جب مسلمان دورِ غلامی میں داخل ہوئے؛ چنانچہ ۱۸۵۷ء سے کچھ قبل اور بعد میں مختلف زبانوں میں عموماً اور اردو زبان میں خصوصاً اس قسم کے مجموعوں کا پتہ چلتا ہے

برصغیر ہندو پاک میں جو فتاویٰ مرتب ہوئے وہ اکثر حنفی علماء کے ہیں، اگرچہ جنوبی ہندوستان میں اس حوالے سے شافعی علماء کا بھی کام موجود ہے؛ مگر وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

چنانچہ اس میں: (۱) فتاوی عالمگیری (۲) فتاوی رضویہ (۳) فتاوی مصطفویہ (۴) فتاوی فیض الرسول (۵) فتاویہ امجدیہ (۶) فتاوی یارعلویہ (۷) فتاوی شارح بخاری (۸) فتاوی بحر العلوم (۹) فتاوی برکاتیہ (۱۰) فتاوی مرکز تربیت افتاء (۱۱) فتاوی اہل سنت وغیرہ خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

علاوہ ازیں اب نئی نسل کے علماء ومفتیان کرام نے اس طرف خصوصی توجہ دی اور چند مفتیان کرام کی ایک گروپ ترتیب دے کر مسائل شرعیہ کو بذریہ نیٹ عام کرنے کی کوشش کررہے ہیں جو ایک خوش آئین اقدام ہے اسی سلسلۃ الذہب کی ایک خوبصورت کڑی کا نام ہے آپ کا سوال ہمارا جوابنامی گروپ جسکے بانی علامہ امتیاز القادری ہیں اورانکے خصوصی معاون حضرت حافظ قاری ریاض اختر صاحب قبلہ ہیں جنکی انتھک کوششوں سے یہ گروپ چل رہا ہے۔انحضرات نے ان تمام مسائل کو ایک کتابی شکل دی ہے جسکے مضامین کچھ اسطرح ہیں: 1) عقائد و معلومات 2(2) طہارت ونماز (3) نکاح وطلاق (4) حج وعمرہ (5) عقیقہ وقربانی (6) روزہ (7) زکات و فطرہ (8) حظر واباحت (9) متفرقات

اللھم زدفزدوبارك فيه

اس گروپ میں کثیر تعداد میں مفتیان کرام موجود ہیں جو اپنے جوابات سے نوازتے ہیں فقیر راقم الحروف بھی اس گروپ کا حصہ ہو کر عدیم الفرصتی کے باوجود گاہے گاہے شریک ہوتا رہتا ہے اور اپنی ناقص معلومات فراہم کرنی کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس خدمت دینی کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور جملہ شرکاء کی کاوشوں کو قبول فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین علیہ افضل التسلیم

فقط دعاگو ودعاجو: منظور احمد یار علوی خادم الافتاء والتدریس دار العلوم برکاتیہ گلشن نگر جوگیشوری ممبئی

تقریظ

حضرت علامہ مفتی محمد جعفر علی صدیقی رضوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی

لك الحمد یا اللہ عزوجل

والصلوۃ والسلام علیك یارسول اللہ

اللہ تعالی کالاکھ لاکھ شکرو احسان ہے کہ اس نے عزیز القدر حضرت علامہ مولینا امتیاز القادری رضوی صاحب سلمہ ربہ بانئ" آپ کا سؤال ہمارا جواب گروپ" اوران کے رفیق قدیم اورگروپ سازی کے معاون ومشیرعزیزی حافظ وقاری ریاض اختر رضوی صاحب سلمہ کی زیرنگرانی ۔۔۔پیکرخلوص ماہرفقہی جزئیات حضرت علامہ مولینا مفتی امجدرضاامجدی صاحب قبلہ مدظلہ العالی و خطیب شعلہ بیان حضرت علامہ مولینا مفتی ساجدرضابرکاتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے زیرلطف وکرم چلنے والا گروپ" آپ کا سؤال ہمارا جواب" میں احباب اہل سنت کے آئے ہوئے مختلف سؤالات کے مختلف علمائے کرام ومفتئ عظام کی طرف سے دیئے گئے جوابات جو انھوں نے نہایت ہی خوش اسلوبی اوردیانتداری کے ساتھ تحفظ فرمانے کی توفیق رفیق عطافرمائی جسے اب پی.ڈی.یف کی شکل دے دی گئی ہے۔خدائے تعالی ان کے اس جدجہداورکوشش کواپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطافرمائے اوردارین کی لازوال نعمتوں سے مالامال خوش حال اورنہال فرمائے۔

انھیں اس معاملے میں کتنی مشکلات اوردشواریوں کی مارجھیلنی پڑی ہے اس کااندازہ وہی لگاسکتاہے جواس راہ منزل کا مسافرہو۔

عزیزم حافظ ریاض اختررضوی سلمہ نے اپنی پرکشش اورمقناطیسی اداؤں سے علمائے کرام ومفتیان عظام کی بارگاہ میں بذریعۂ فون ووہاٹس اپ باربارحاضری اورعرض ومعروض سے علمی تعاون کی درخواست کرکے اس گروپ میں منسلک رکھااور علمائے کرام نے بھی بھرپوران پرشفقت ومحبت فرماکرگروپ ہذاپرابررحمت بن کرچھائے رہےاورگراں قدرعلمی، تحقیقی کےگوہربرساتے رہے۔مولی تعالی ہمارے ان کرم فرماؤں پراپنے فضل وکرم کی بارش کرےاورصحت وسلامتی کے ساتھ شادوآبادرکھے۔

الیکٹرانک میڈیا فیس بک، وہاٹس اپ، ٹیوٹر، انسٹاگرام، یوٹیوب،گوگل وغیرہ ایک ایسادسترخوان کی مانندہیں جیسے کسی دسترخوان پرایک سائڈصاف وستھرااورپاک وپاکیزہ تازہ خوشبودارفروٹ اورکھانارکھاہواہے جب کہ دوسری سائڈبالکل

اس کے برعکس ناپاک وبدبودار، سڑا گلا پھل وکھانا رکھا ہوا ہے ۔سعید روحیں تو اپنی اشتہا کے مطابق پاک وتازہ کی طرف لپکیں گی جب کہ گندی روحیں ناپاک باسی اور بدبودار کھانوں اور پھلوں کی طرف ۔

آج کل جب کہ سوشل میڈیا کے ذریعے حیاو انسانیت سوز مناظراور تحریریں اسلام دشمن قوتیں اپنا کام کر رہی ہیں تو دوسری طرف منافقین زمانہ، گمراہ اور بد دین تحریکیں وتنظیمیں مذہب مہذب اہل سنت وجماعت مسلک اعلی حضرت پر اپنی پوری جماعتی توانائیوں کے ساتھ حملہ آور ہیں ایسی صورت حال کے پیش نظر ہمارے جواں سال اہل فکرو تدبر علمائے کرام ومفتیان عظام نے سد باب اور تحفظ عقائد واعمال سنیت کے لئے اپنی لوازمات زندگی کی مصروفیات کے باوجود سنیوں کے زیر احتمام بنائے گئے ہر گروپ میں حاضری کے لئے بھاگ دوڑ کر کے پیاسی روحوں کو سیراب فرماتے رہے ہیں اور تسکین کا ساماماں فراہم فرماتے رہے ہیں ۔-انھیں وہاٹ اپ گروپ میں ایک گروپ" آپ کا سوٴال ہمارا جواب" ہے جو عرصہ سے علمائے کرام سے استفاضہ اور استفادہ حاصل کرتا رہا- پی.ڈی. یف جستہ جستہ دیکھا بڑی مسرت وشادمانی حاصل ہوئی ۔

یہ پی.ڈی. یف عقائد، طہارت، نماز، روزہ، نکاح، طلاق، حج، عمرہ، عقیقہ، قربانی، زکوۃ، فطرہ، خطرواباحت و متفرقات ابواب پر مشتمل چارسو چھ صفحات پر پھیلا ہوا ہے ۔تاہنوز ذی استعداد باصلاحیت علمائے کرام کے زیر سایہ کرم اور شفقت ومحبت گروپ ہذا اپنی آگے کی منزل کی طرف رواں دواں ہے ۔

بڑی ہی ناشکری ہوگی اگر ہم اپنے ان کرم فرماؤں کی بارگاہ میں ہدیہ تشکر وامتنان نہ پیش کروں-جنھون نے گروپ میں اپنی تشریف آوری سے گروپ کا مقام بلند فرمایا اور وقار بخشا-

"من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ" (رواہ الترمذی)

یعنی جو لوگوں کا شکر گزار نہیں، وہ خدا کا بھی ناشکرا ہے!

معلم کائنات حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرمان کے کے تحت ان حضرات کے اسمائے مندرجہ ذیل ہیں:

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے...!!!

حضرت علامہ مفتی محمد شرف الدین رضوی، وحضرت علامہ مفتی محمد شہروز عالم اکرمی، حضرت علامہ مفتی منظور احمد یار علوی، حضرت علامہ مفتی انور نظامی، حضرت علامہ مفتی عبد الستار رضوی احمد القادری، حضرت علامہ مفتی صادق رضا، حضرت علامہ مفتی محمد مظہر علی رضوی، حضرت علامہ ومولانا محمد اسماعیل خان امجدی، حضرت علامہ مفتی محمد امتیاز حسین قادری، حضرت علامہ مفتی محمد معین الدین

ازہری، حضرت علامہ ومولانا محمد اشفاق احمد علیمی، حضرت علامہ ومولانا ابوحنیفہ محمد اکبر اشرفی رضوی، حضرت علامہ ومولانا یوسف رضا، حضرت علامہ ومولانا محمد معصوم رضا، حضرت علامہ ومولانا محمد راشد مکی، حضرت علامہ مفتی محمد الفاظ قریشی حضرت علامہ مفتی عقیل احمد قادری، حضرت علامہ مولانا محمد اختر رضا قادری رضوی نیپال گنجوی حضرت علامہ مولانا محمد سلطان رضا شمسی، حضرت حافظ و قاری محمد شرافت حسین، حضرت حافظ وقاری محمد نوشاد ازہری، حضرت علامہ مولانا محمد محبوب رضا صمدانی، حضرت حافظ وقاری محمد ایوب خان علوی، حضرت حافظ وقاری محمد رضاء اللہ قادری صاحبان۔!!!

ایک کمی رہ گئی ہے وہ یہ کہ پرانے طرز پر لکھنے کے بجائے بالکل جدید طرز پر یعنی پیرا گراف، ندائیہ نشان، سوالیہ نشان، وقفہ نشان، سکتہ نشان، وغیرہ کا اہتمام اشد ضرورت ہے۔

تاہم ٹائپ تزئین ڈاکٹر جناب ساحل ملک صاحب کا بھی شکریہ کے لائق ہیں کہ انھوں نے بڑی محنت سے کام لیا صحت تحریر کو مد نظر رکھے ہوئے تحریری غلطی سے محفوظ رکھا۔

علمائے کرام سے التماس ہے کہ اگر کسی طرح کی بھی غلطی نظر آئے تو عزیزی حافظ ریاض اختر رضوی سلمہ کے پرسنل پر مطلع فرمائیں! تاکہ آئندہ غلطیوں کے گرد وغبار سے کتاب کو صاف کیا جاسکے۔آخر میں دعا ہے کہ مولی اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے صدقے وطفیل ہم سب کی مشترکہ کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور علمی وتحریری تعاون فرمانے والے حضرات کا اللہ تعالی حامی وناصر ہو۔

آمین۔ بجاہ سید المرسلین و علی آلہ الطیبین الطاہرین۔

طالب دعا: ناچیز جعفر علی صدیقی رضوی کرلوسکر واڑی مہاراشٹر

پیر، ۲۳ شعبان المعظم سنہ 1440ھ

مطابق ۳۰ اپریل

تقدیم:

محقق دوراں حضرت علامہ مفتی محمد شکیل اختر قادری برکاتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی

اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے :

”ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا (البقرہ)

ترجمہ: کہ جسے حکمت دی گئی اس کو بہت بھلائی دی گئی

باتفاق مفسرین حکمت سے مراد علم فروع یعنی علم فقہ ہے ۔(درمختار صفحہ 11)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں " من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین " (بخاری شریف جلد 1 صفحہ 16)

ترجمہ: کہ جس کے ساتھ اللہ تعالی خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرماتا ہے ۔

تفقہہ فی الدین. وہ عظیم الشان نعمت ہے جس کو قران کریم میں ”خیر کثیر“ فرمایا گیا ہے اس کا منبع ومرکز قران وحدیث ہیں ۔

حضرت سیدنا معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) کو رسول اکرم ”صلی اللہ علیہ وسلم“ جب یمن کے حاکم بنا کر بھیج رہے تھے تو حضور نے ان سے دریافت فرمایا: اے معاذ! فیصلہ کیسے کروگے؟ عرض کیا کتاب اللہ سے، فرمایا اگر اس میں نہ پاؤ تو؟ عرض کیا رسول اللہ کی سنت سے، فرمایا اس میں بھی نہ ملے تو؟ عرض کیا کامل غور وخوض کے بعد اپنی رائے یعنی قیاس سے، فرمایا اس اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے فرستادے کو خیر کی توفیق دی ۔(نزھتہ القاری، جلد 1 صفحہ 243)

اس سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ تمام اوامر ونواہی کی بنیاد کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ہیں؛ وہیں اجتہاد واستنباط کا بین ثبوت بھی امت کو ملا کہ اجتہاد کی اجازت خود اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عطا فرمائی ہے،

قرآن وحدیث لامحدود سمندر کا نام ہے جس میں غواصی ہر ایک کا کام نہیں کچھ مخصوص لوگ ہیں جنہیں یہ قدرت ملی ہے کہ وہ اس سمندر میں غواصی کرسکیں؛ انہی کا نام ”مجتہدین“ ہے جو قرآن وحدیث کے حفظ وضبط کے ساتھ ان کے معانی ومطالب سے؛ کما حقہ واقف ہیں

ان میں کوئی مجتہد فی الشرع ہیں، تو کوئی مجتہد فی المذہب، کوئی مجتہد فی المسائل ہیں، تو کوئی اصحاب تخریج، کوئی اصحاب ترجیح ہیں، تو کوئی اصحاب تمیز اور کوئی مقلدین محض ۔ (ردالمختار جلد 1 صفحہ 77)

اب قیامت تک ہم جیسے مقلدین محض کے لئے انہی کی تصحیح وترجیح کی اتباع لازم ہے۔(مقدمہ درمختار)

اس امت کاسب سے پہلا گروہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا گروہ ہے جس نے بلاواسطہ مشکوۃ نبوت سے فیض حاصل کیا، امام مسروق فرماتے ہیں: میں نے اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھاان میں چھ کومنبع علم پایا،عمر،علی،ابن مسعود، زید،ابوالدرداء،اورابی ابن کعب،اس کے بعد دیکھا توان چھئوں کاعلم ان دو میں مجتمع پایا؛علی اورابن مسعود،ان دونوں کا علم مدینے سے بادل بن کراٹھااورکوفے کی وادیوں پر برساان آفتاب ومہتاب نےکوفے کے ذرے ذرے کو چمکایا

(مقدمہ نزہتہ القاری جلد اول صفحہ 114)

علماءفرماتے ہیں کہ"فقہ کی کھیتی بوئی حضرت عبداللہ بن مسعود نے،سینچا حضرت علقمہ نے،کاٹا حضرت ابراہیم نے،گاہا حضرت حماد نے،پیسا حضرت ابوحنیفہ نے،گوندھا حضرت ابویوسف نے اور روٹی پکائی حضرت امام محمد نے اور ساری دنیاان کی روٹی کھائی ہے۔(درمختار صفحہ 12)

کہنے کوفقہی مذاہب چار ہیں مگر درحقیقت ان سب کا مرجع فقہ حنفی ہی ہے کہ باقی تین ائمہ بھی بالواسطہ یابلاواسطہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ(رضی اللہ عنہ کے شاگرد اوران کے خوشہ چیں ہیں۔(الفوائد البھیۃ لعبدالحئ لکنوی)

مذہب حنفی میں ہزاروں کتب متون وشروح وفتاوی لکھی گئیں اورامت کو درپیش مسائل کا حل قلم بند کیا گیا" الفیوضات الرضویہ فی الفتاوی الغوثیہ" اسی سلسلہ کی ایک خوب صورت کڑی ہے جوواٹس ایپ گروپ" آپ کا سوال ہمارا جواب" کے متنوع سوالات وجوابات پر مشتمل ہے۔

چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھنے کے بعد محسوس ہوا کہ مجیب حضرات نے کتنی عرق ریزی کے ساتھ جوابات قلم بند فرمائے ہیں اورمرتبین جمع وترتیب میں کس محنت شاقہ سے گزرے ہیں،

اللہ کریم مجیبین ومرتبین کی اس سعی جمیل کومشکور فرمائے اوراس کتاب کو قبولیت دوام بخشے اورامت مسلمہ کیلئے نافع بنائے

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم

دعاگو ودعاجو: محمد شکیل اختر قادری برکاتی شیخ الحدیث بمدرستہ البنات مسلک اعلی حضرت، قربان شادولی نگر، صدرصوفہ حونی ہبلی

2/مئی، 2019

تاثرات علماء

حضرت علامہ مفتی محمد شہروز عالم اکرمی صاحب قبلہ مدظلہ العالی و النورانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لاھلہ و الصلوۃ علی اھلھا

اما بعد!

فوق کل ذی علم علیم (القرآن)

عن معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ،، من یرد اللہ بہ خیر یفقھہ فی الدین

اللہ تعالیٰ جسکے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔(صحیح بخاری جلد اول)

قوانین شریعت کو ایک خاص طریقہ سے بروئے کار لانے کا نام فتویٰ ہے اللہ تعالیٰ نے اس میدان فقاہت وفتاوی نویسی آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہمیشہ ایسے اشخاص کو اسلامی معاشرے میں پیدا فرمایا ہے جو قرآن وسنت کی باریکیوں میں مستغرق ہو کر دن بدن نت نئے پیچیدہ ولاینحل مسائل کے جزئیات وکلیات کو عوام کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں اس سلسلے میں کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں اور عوام اس سے مستفید بھی ہو رہے ہیں اسی سلسلے کی ایک کڑی زیدے نظر مجموعہ کتاب کا نام: الفیوضات الرضویہ فی الفتاوی الغوثیۃ مسمی فتاوی غوثیہ بزیر اہتمام گروپ آپ کا سوال ہمارا جواب جو مختلف علاقوں سے آئے ہوئے سوالات کے جوابات ہمارے مفتیان کرام نہایت ہی تحقیقی و باریک بینی، زرف نگاہی سے عطا فرمایا ہے جو قابل رشک ہے۔

قابل مبارکباد ہیں محترم حافظ محمد ریاض اختر جو بہت ہی قلیل مدت میں گروپ " آپ کا سوال ہمارا جواب" کو عروج بخشا اور اپنی ہمت مردانہ اور سعی جانفشانہ سے زیر نظر مجموعہ عوام کی نذر کیا۔

مولی تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور انہی اجر جزیل عطا فرمائے آمین ثم آمین

العارض: فقیر محمد شہروز عالم اکرمی عفی عنہ خادم الافتاء و شیخ الحدیث دار العلوم قادریہ حبیبیہ فیل خانہ ہوڑہ بنگال و امام بالی جامع مسجد ہوڑہ بنگال

2/رمضان المبارک 1440

ماہر علوم وراثت خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی سید شمس الحق برکاتی مصباحی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی

786/92

لک الحمد یا اللہ والصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الحمد للہ زیر نظر کتاب "الفیوضات الرضویہ فی الفتاوی الغوثیۃ المسمٰی بفتاوٰی غوثیہ" صحیح اسلامی احکام کی ترجمانی کی مستند ومعتبر دستاویز ہے جسے متدین ومعتمد علمائے اسلام نے دلائل و براہین سے مزین فرما کر افادہ واستفادۂ مسلمین کیلئے پی ڈی ایف کی شکل میں مہیا فرمایا ہے اور حتی المقدور مسائل کو عام فہم انداز میں پیش فرمانے کی سعی بلیغ فرمائی ہے، فقیر نے بھی بہت سارے فتاوے ملاحظہ کئے اور بعدِ اطمنان تصدیقات وتنبیہات نیز حسبِ تقاضہ تشریحات قلمبند کی ہیں جنہیں مطالعے کے وقت قارئین محسوس فرمائیں گے۔

میری دعا ہے کہ پروردگار تمام مرتبین ومصححین نیز قارئین ومستفیدین کیلئے اس مجموعے کو مفید بنائے اور دنیا وآخرت دونوں کی فلاح کا سامان بنادے۔

آمین یا رب العالمین بجاہ حبیبک الرؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین

العبد المفتقر الی اللہ: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

۲۲/شعبان المعظم ۱۴۴۰

۲۹/اپریل ۲۰۱۹

ماہر علوم عقلیہ نقلیہ حضرت علامہ مفتی محمد نعمت اللہ رضوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم

اما بعد

اللہ رب العزت نے اہل علم کو بے علم والے لوگوں پر فوقیت عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا **هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون** کیا اہل علم اور بے پڑھے لکھے لوگ برابر ہوسکتے ہیں یعنی نہیں

اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے علموں کو اہل علم کی بارگاہ میں شرف تلمذ حاصل کرنے کا حکم عطا فرمایا اور فرمایا کہ اہل علم سے دریافت کروا گر تم نہیں جانتے ہو

زیر نظر کتاب الفیوضات الرضویہ فی الفتاوی الغوثیۃ -مسمی فتاوی غوثیہ آپ کا سوال ہمارا جواب ؛واٹس ایپ گروپ میں متعدد مفتیان کرام کی طرف سے دیے گئے فتوؤں کا مجموعہ ہے جسے محترم حافظ محمد ریاض اختر صاحب نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔

مجھے بالاستیعاب تو نہیں البتہ جستہ جستہ سوالوں کے جوابات دیکھنے کا اتفاق ہوا الحمد للہ مفتیان کرام نے شرعی تقاضوں کی تکمیل کرتے ہوئے متلاشیان حق وصداقت کی زلف زولیدہ کو آسان لب ولہجے میں نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ سنوارنے کی اپنی سی سعی فرمائی ہے۔

مولائے قادر وقیوم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس مجموعہ کو شرفِ قبولیت خاص وعام بنائے اور مرتب کی حوصلوں میں استحکام عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین والسلام علی من اتبع الھدیٰ

محمد نعمت اللہ رضوی

خادم الافتاء والتدریس دار العلوم غوثیہ رضویہ جامع مسجد بانسبڑیا کلکتہ

۲۴/ رمضان المبارک ۱۴۴۰ھجری

عرض حال ناشر

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرات !! بفضلہ تعالی وبعونہ محبوب باری تعالی وبفیضان غوث ورضا زیر احتمام گروپ" آپ کا سوال ہمارا جواب" بشکل پی. ڈی. یف" الفیوضات الرضویہ فی الفتاوی الغوثیہ مسمی فتاوی غوثیہ" احباب اہل سنت کی بارگاہ میں پیش خدمت ہے۔اس وقت میں پھولے نہیں سمارہا ہوں۔میری مسرتوں اور فرحتوں کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔اس لئے کہ میں اپنے بزرگوں کے زیر سایۂ فیضان وکرم اور اکابرین علمائے کرام (مجیبین گروپ ہذا) کی عنایت ونوازش سے میری دیرینہ تمنا برآئی۔اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا۔

26, اگست 2016 کو چند احباب کے ساتھ عوام الناس کو گھر بیٹھے اسلامی عقائد واحکام سے روشناس کرانے کے لئے" آپ کا سوال ہمارا جواب گروپ" وجود میں آیا۔اور ذی استعداد اور قابل علمائے کرام ومفتیان عظام کی علمی تعاون سے نہایت کامیابی کے ساتھ منزلوں کو طے کرتے ہوئے آگے کوچ کرتا رہا کہ اچانک دوران سفر میرا موبائل کسی نے چورالیا، جس سے کلیجے پر چوٹ لگی عرصۂ دراز تک گروپ سے جدا رہا رہ کر خیالات ہجوم بن کر آتے تھے کہ اب گروپ کا کیا حال ہوگا،کہ خدا بھلا کرے حضرت حافظ وقاری محمد ریاض اختر کی کہ انھوں نے میرے دکھ کا مداوا کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے جس گروپ کی بنیاد رکھی تھی الحمد للہ تعالی برقرار ہے۔اس وقت میری خوشی کا ٹھکانا نہ رہا موصوف قاری صاحب نے علمائے اہل سنت کے معزز اور قابل علمائے کرام ومفتیان عظام کو گروپ میں شامل فرما کر ایک قابل اعتماد اور امتیازی دارالافتاء بنادیا۔

اگر ان علمائے کی نظر عنایت نہ ہوتی تو ایک عام گروپ بن کر رہ جاتا۔بے حد شکر گزار ہوں اپنے محسن علماء کا جنھوں نے اپنا قیمتی وقت دے کر عوام کی علمی تشنگی دور فرماتے رہے۔اللہ تعالی ہمارے ان علمائے کرام کی عمروں میں برکت عطا فرمائے۔ ان حضرات کے احسانات وشفقت ومحبت کا بدلہ میں کبھی نہیں چکاسکتا۔بالخصوص قائد ملت مفکر اسلام قبلہ حضرت علامہ مفتی محمد جعفر صدیقی رضوی صاحب مدظلہ العالی والنورانی کرلوسکرواڑی سانگلی مہاراشٹر ،وناشر مسلک اعلیٰ حضرت قبلہ حضرت علامہ مفتی منظور احمد یار علوی ممبئی ،وماہر علم وفن حضرت علامہ مفتی محمد شرف الدین رضوی کلکتہ،وماہر علم عقلیہ ونقلیہ حضرت علامہ مفتی محمد شہروز عالم اکرمی کلکتہ،ومفکر اسلام خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی سید شمس الحق برکاتی مصباحی گوا،وماہر علم وفن حضرت علامہ مفتی انور نظامی جھارکھنڈ،حضرت علامہ مفتی عبد الستار رضوی احمد القادری کلکتہ،حضرت علامہ مفتی صادق رضا پٹنہ،

حضرت علامہ ومولانا محمد امجد رضا امجدی سیتامڑھی، حضرت علامہ مفتی محمد مظہر علی رضوی دربھنگہ، حضرت علامہ ومولانا محمد اسماعیل خان امجدی گونڈہ، حضرت علامہ مفتی محمد امتیاز حسین قادری لکھنؤ، حضرت علامہ مفتی محمد معین الدین ازہری نئی دہلی، حضرت علامہ و مولانا محمد معصوم رضا گونڈہ، حضرت علامہ ومولانا محمد راشد مکی کٹیہار، حضرت علامہ مفتی محمد الفاظ قریشی رتنا گیری، حضرت علامہ مولانا محمد اختر رضا قادری رضوی نیپال گنجوی حضرت مولانا سلطان رضا شمسی نیپال محب گرامی حضرت حافظ وقاری محمد ریاض اختر سیتامڑھی، صاحبان کا جنھوں نے ہر ہر مرحلہ وموڑ پر اور قدم قدم پر رہنمائی فرماتے رہے۔ امید واثق ہے کہ اسی طرح ہمارے معزز علمائے کرام ومفتیان عظام کا علمی دست کرم کا سایہ گروپ پر قائم رہے گا۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جملہ رفقا ومعاونین کو دارین میں صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے۔ آمین

خادم گروپ ھذا امتیاز القادری عفی عنہ مہادے پٹی سیتامڑھی بہار

۲۵ شعبان المعظم ۱۴۴۰

عقائد و معلومات

ہندو غیر مسلم کو نمسکار یا نمستے کرنا کیسا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی ہندو وغیر مسلم کو نمسکار یا نمستے کرنا کیسا ہے؟ اگر غیر مسلم نمستے کرے تو کیا جواب دے؟ سائل: اسرار رضا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اعلی حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جواب سلام کفار و ہنادک کن الفاظ میں دیئے جائیں اور خود بھی ضرورت و بے ضرورت ان کو سلام کرے تو کس طور سے؟ اس کے جواب میں آپ تحریر فرماتے ہیں کافر کو بے ضرورت ابتدا السلام ناجائز ہے نص علیہ فی الحدیث والفقہ۔ اور ہندوستان میں وہ طرق تحیت جاری ہیں کہ بضرورت بھی انہیں سلام شرعی کرنے کی حاجت نہیں مثلاً یہی کافی کہ" لالہ صاحب"، بابو صاحب" "منشی صاحب" یا بے سر جھکائے سر پر ہاتھ رکھ لینا، وغیر ذلک۔

کافر اگر بے لفظ سلام سلام کرے تو ایسے ہی الفاظ رائجہ جواب میں بس ہیں اور بلفظ سلام ابتدا کرے تو علماء فرماتے ہیں جواب میں علیک کہے مگر یہ لفظ یہاں مخصوص باہل اسلام ٹھہرا ہوا ہے اور کافر بھی اسے جواب سلام نہ سمجھے گا بلکہ اپنے ساتھ استہزاء خیال کرے گا تو جس لفظ سے مناسب جانے جواب دے لے اگر چہ سلام کے جواب میں سلام ہی کہ کر "فقد نص محمد انه ینوی فی الجواب السلام فافهم " (فتاوی رضویہ جلد نہم نصف اول صفحہ 65 / فتاوی فقیہ ملت دوم صفحہ 325)

لہذا کافر کلرک یا آفیسر کو صاحب کہتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھ لے سلام نہ کرے اور اگر اس سے کام نہ چلے تو بدرجہ مجبوری نمستے یا نمسکار کر سکتا ہے۔

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: عبد الستار احمد القادری رضوی

الجواب صحیح: ابو الفیض السید شمس الحق البرکاتی المصباحی

مسجد سے بدمذہبوں کو نکالنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے

سوال: مسجد سے وہابی دیوبندی وغیرہ وغیرہ کو مسجد سے بھگانا کیسا ہے؟ مدلل ومفصل جواب مع دلائل کے عنایت فرمائیں۔السائل ارشدی قادری اشرفی گوآ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں عرض ہے کہ وہابی دیوبندی اپنے عقائد کفریہ قطعیہ کی بنا پر بمطابق 'فتاویٰ حسام الحرمین' مسلمان نہیں۔علمائے حرمین شریفین نے ان کے کفر کے بارے میں بالاتفاق فرمایا ہے کہ:" من شك فی کفرہ و عذابه فقد کفر " اس لئے ان کی نماز، نماز نہیں۔

لہذا! دیوبندی وہابی صف کے درمیان کھڑے ہوں گے تو یقینا صف منقطع ہو گی۔سنیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی مسجدوں میں اعلان کر دیں کہ:"کوئی وہابی دیوبندی ہماری صفوں میں نہ گھسے، بلکہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے!" اس لئے کہ وہ موذی ہے اور ہر موذی کو مسجد میں آنے سے روکنا لازم ہے۔

درمختار میں ہے کہ:" یمنع منه کل موذ ولو بلسانه" یعنی ایذا دینے والے کو مسجد میں آنے سے روکا جائے گا، اگرچہ وہ صرف زبان ہی سے ایذا دیتا ہو۔ تو اللہ عزوجل اور اس کے محبوب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دینے والوں سے بڑھ کر موذی کون ہوگا؟ لہذا! ان کو مسجد میں آنے سے روکا جائے اور آجائیں تو باہر کر دیا جائے۔

اور اگر باہر کرنے میں فتنہ ہوگا اور سنی اس فتنہ کا مقابلہ کر سکتے ہیں تو اس صورت میں بھی ان کو باہر کرنا لازم ہے۔ہاں! اگر فتنہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو باہر کرنا ان پر لازم نہیں۔لیکن! اگر صرف فتنہ کا بہانہ ہے اور حقیقت میں سنیوں کی سُستی، غفلت، لاپرواہی سے دیوبندی وہابی سنیوں کی مسجد میں آتے ہیں اور صفوں میں گھستے ہیں تو اس محلہ کے سب سنی گناہ گار ہوں گے۔(فتاویٰ فیض الرسول جلد اول صفحہ ۳٤٥)ا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب عطا فرما کر" عالم ما یکون" بنا دیا ہے۔چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار فرمایا کہ:" اپنی اپنی صورتوں میں مجھ پر میری امت پیش کی گئی، جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی تھی۔اور مجھے بتایا گیا کہ مجھ پر کون کون ایمان لائے گا اور کون کون کفر کرے گا۔(تفسیر خازن صفحہ ۳۰۸) حضور مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد پاک کو سن کر آپ کے صحابہ کرام

نے دل و جان سے مان لیا (اسی طرح سنی آج حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضل وکمال کو سن کر مان لیتے ہیں اس پر کمنٹ و اعتراض نہیں کرتے بلکہ صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اعتراف کرتے ہیں۔ وہابیوں کی قسمت میں اعتراض اور الحمدللہ! سنیوں کے نصیب میں اعتراف آیا) مگر منافقوں نے اس فرمان رسول کو سن کر استہزاء کیا مذاق اڑایا، اور آپس میں کہنے لگے کہ: محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) کا گمان ہے کہ کون ان پر ایمان لائے گا، اور کون انکار کرے گا۔ (جیسا کہ آج کل کے منافقین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرتے ہیں اور معاذ اللہ تعالیٰ! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کو جانور، پاگل، ناسمجھ بچے کے علم جیسا اور پیٹھ کے پیچھے سے بے خبر، شیطان وملک الموت کے علم سے کم تر ثابت کرنے کے لئے خوش عقیدہ سنی مسلمانوں سے مناظرہ کرتے اور ہر جگہ ذلیل وخوار ہوتے رہتے ہیں) منافقوں نے کہا:" آپ ان کے متعلق ایمان وکفر کو جانتے ہیں جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے، حالانکہ ہم دن رات ان کے پاس رہتے ہیں ہم کو تو نہیں پہچانتے کہ ہم کون لوگ ہیں۔" (تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۲۲) اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سب لوگوں کو مسجد میں جمع فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا:" ان قوموں کا کیا حال ہوگا جو ہمارے علم میں طعنہ کرتی ہیں۔ اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کے متعلق پوچھو! ہم تمھیں بتائیں گے۔" (تفسیر مظہری پارہ ۴ صفحہ ۱۷۰) اللہ تعالیٰ نے سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو حکم ارشاد فرمایا کہ:" اللہ تبارک وتعالیٰ مومنین کو اس حالت پر نہیں چھوڑے گا جس حال پر تم ہو، جب تک غلیظ لوگوں کو پاکیزہ لوگوں سے الگ نہ کردے۔" (پارہ ۴ رکوع ۸) پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" منافقو! مسجد سے نکل جاؤ! ورنہ تمھارے نام لے لے کر نکال دوں گا۔" چنانچہ جب منافقین نہ اٹھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" اخرج! یا فلان فانك منافق!" یعنی، اے فلاں! نکل جا!! تو منافق ہے!!!" اخرج یا فلان فانك منافق" یعنی اے فلاں! نکل جا!! تو منافق ہے!!! (تفسیر کبیر) حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" شرح شفا شریف" میں فرماتے ہیں کہ:" جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جن منافقوں مردوں اور عورتوں کو نکالا تھا ان کی تعداد تین سو تھی اور عورتیں ایک سو ستر۔"

جب رحمت عالم نور مجسم شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان پلیدوں، غلیظوں، گندوں، ناپاکوں کو نام لے لے کر مسجد سے نکال دیا ان کی کلمہ گوئی اور مسلمانی حلیہ، شکل وصورت کو نہ دیکھا، ان کے ریا کارانہ اعمال کو نہ دیکھا، بلکہ ان کے گندے عقائد کو دیکھا اور ان کے گندے عقائد کی بنا پر مسجد سے باہر فرمایا۔ اس لئے آج ہم سنی بریلوی بھی کسی کی کلمہ گوئی اور اسلامی حلیہ کو نہیں دیکھتے بلکہ ان کے عقائد باطلہ کی بنیاد پر اپنی مسجدوں میں نہیں آنے دیتے۔

واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

اسلام اور ایمان میں کیا فرق ہے؟

سوال: مسلمان کسے کہتے ہیں اور مومن کسے کہتے ہیں؟ برائے کرم مفصّل جواب عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔ آپکے جواب کا منتظر السائل عبداللہ قادری گوا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

جو فرق اسلام اور ایمان میں ہے وہی فرق مسلمان اور مومن میں بھی ہے۔ اب اسلام اور ایمان کا فرق ملاحظہ فرمائیں: "اسلام" کے معنی ہیں سر سجدے میں رکھنا، یعنی اطاعت کرنا، اسلام میں اطاعت ظاہر کرنا معتبر ہے اور "ایمان" چھپی ہوئی چیز ہے۔

اگر کسی کے عقائد درست نہ ہوں لیکن وہ اپنے آپ کو "مومن" ظاہر کرتا ہو جیسے منافقین تو وہ مسلم ہوگا مومن نہ ہو گا۔ ایسے ہی اگر کوئی شخص ایمان لایا مگر اس کو اپنا ایمان ظاہر کرنے کا موقع نہ ملا تو وہ مومن ہوگا مسلم نہ ہوگا۔ جس شخص کے عقائد بھی درست اور اقرار بھی کرتا ہو لیکن اعمال خراب وہ فاسق ہے۔ جس کے اعمال بھی درست وہ متقی۔

خیال رہے! کہ جاننا پہچاننا اور ہے، ماننا کچھ اور۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جاننے پہچاننے کا نام ایمان نہیں ماننے کا نام ایمان ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: **یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم**۔ کفار مکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانتے تھے مگر کافر کے کافر رہے۔ کیونکہ مانتے نہ تھے۔ ماننا بھی تین قسم کا ہے۔ (1) محض ڈر سے ماننا (2) محض لالچ سے ماننا (3) دلی محبت سے ماننا۔ پہلے دو طرح کا ماننا ایمان نہیں، کہ منافق بھی ڈر اور لالچ سے مانتے تھے۔ محبت سے ماننا ایمان ہے۔ (تفسیر نعیمی جلد اول صفحہ ۱۲۳۔ ۱۲۴) **الذین یومنون بالغیب** کے تحت۔)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

کیا شیعہ اور سنّی میں اتحاد ممکن ھے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ کیا شیعہ اور سنّی میں اتحاد ممکن ہے؟ اگر ہے تو اسکی کیا کیا صورتیں ھیں ۔اور اگر نہیں تو کیوں؟ برا مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ناممکن ہے کیونکہ ہمارے پیارے نبی مخبر صادق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے چودہ سو سال پہلے فرمایا ہے کہ: انَّ بنِی اسرائیل تَفَرقت علی ثنتین وسبعین مِلَّة و تفترق اُمَّتی علی ثلٰث و سَبعِین ملةٍ کُلّھُم فِی النّار اَلّا ملّة واحِدة۔ یعنی! بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سب فرقے ناری و دوزخی ہوں گے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰)

بے شک زبان مصطفیٰ ترجمانِ خدا ہے۔ ہے قول محمد قول خدا کہ شانِ مصطفیٰ میں قرآن ناطق ہے: وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الّا وحی یوحٰی جب سرکار مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمادیا کہ میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے تو اب اس پر بند نہیں لگایا جاسکے گا۔ جو میرے آقا نے فرمادیا وہ ہو کر رہے گا۔ یہ سب فرقے ایک ہونے کے لئے تھوڑے ہی پیدا ہوں گے۔ تہتر فرقوں میں سے صرف ایک ہی فرقہ جنتی ہوگا اور اس جنتی فرقہ میں دوسرے ناری و جہنمی فرقوں کے اتحاد کا تصور خیالِ خام ہے۔

آج کل کچھ لوگ کہتے ہیں سب کو ایک ہو جانا چاہئے! ارے جب چودہ سو سال کا عرصہ ہوگیا نہیں ملے تو اب کیسے ملیں گے؟ رسول کے عاشقوں و رسول کے دشمنوں کو ملایا نہیں جاسکتا۔ قرآن ناطق ہے: ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیه حتّٰی یمیز الخبیث من الطّیب۔ پس براہمیت سے نمرودیت ملایا نہیں جاسکتا، موسویت سے فرعونیت ملایا نہیں جاسکتا، مصطفویت سے بوجہلیت ملایا نہیں جاسکتا، یزیدیت سے حسینیت ملایا نہیں جاسکتا، ہاں! یہ ہو سکتا ہے حق والے حق والوں سے مل جائیں، غوث والے غوث والوں سے مل جائیں' خواجہ والے خواجہ والوں سے مل جائیں، رسول والے رسول والوں سے مل جائیں، سنی سنی سے مل جائیں سنی کو غیر سنی سے ملانے کی بات کرنا ایسے ہے جیسے

کوئی اجالے کو اندھیرے سے،دن کو رات سے،ایمان کو کفر سے،نور کو ظلمت سے،جنتی کو جہنمی سے پاک حلوے کو گوبر سے ملانے کی ناکام کوشش کرے۔فرمانِ ربانی ہے:لا یستوی اصحٰب النار و اصحٰب الجنۃ ؛ اصحٰب الجنۃ ھم الفآئزون۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کس صاحبـــزادے کے وصال کے وقت سورج گرھن ھوا؟

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کس صاجزادے کے وصال کے وقت سورج گرہن ہوا۔ نیز حضرت ابوبکر کو غسل کس نے دیا۔محبوب رضا دہلی۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا جس دن وصال ہوا اس دن سورج گرہن ہوا تھا۔(حدثنا زیاد بن علاقہ قال سمعت المغیرہ بن شعبۃ یقول انکسفت الشمس یوم مات ابراھیم۔۔)(بخاری شریف اول باب الدعاء فی الکسوف ص 145)

(2) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو غسل وکفن دیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور فرمایا اے علی جب میں فوت ہوجاؤں تو مجھے اپنے ان ہاتھوں سے غسل دینا جن سے تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تھا اور مجھے خوشبو لگانا اور حضور کے روضہ کے پاس لیجا کر تدفین کے لئے اجازت طلب کرنا۔۔الخ۔(سیرۃ الحلبیہ سوم ص 493)(خصائص الکبری لسیوطی دوم ص 492)(تاریخ دمشق ابن عساکر ج 30 ص 436۔)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد شہروز عالم رضوی اکرمی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

(تاریخ/17/10/2018)

فال کھولنا کیسا ہے

فال کھولنا کیسا ہے؟ اس کے تعلق سے شاید فتاوی فقیہ ملت میں دیکھا تھا۔ اگر کوئی ذی علم فرصت میں ہیں تو رہنمائی فرمائیں سائل عبد الستار قادری

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فال کھولنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت کا فتویٰ میرے آقا اعلیٰحضرت، امام اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے ایسے شخص کے بارے میں سُوال کیا گیا کہ جو شخص فال کھولتا ہو، لوگوں کو کہتا ہو: تمہارا کام ہو جائے گا یا نہ ہوگا، یہ کام تمہارے واسطے اچھا ہوگا یا بُرا ہوگا، اس میں نفع ہوگا یا نقصان؟ تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا:) اگر یہ احکام قطع ویقین کے ساتھ لگاتا ہو جب تو وہ مسلمان ہی نہیں، اس کی تصدیق کرنے والے کو صحیح حدیث میں فرمایا: فَقَدْ كَفَرَ بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ' یعنی اس نے اس چیز کے ساتھ کُفر کیا جو محمد صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم پر اُتاری گئی اگر یقین نہیں کرتا جب بھی عام طور پر جو فال دیکھنا رائج ہے معصیت یعنی گناہ سے خالی نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۲۳/۱۰۰ ملخصًا)

فال کی اُجرت لینے کا حکم مُفَسّر شَہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان تفسیرِ نعیمی میں لکھتے ہیں: فال کھولنا یا فال کھولنے پر اُجرت لینا یا دینا سب حرام ہے۔ (نور العرفان پ ۷ المائدہ)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

بلا وجہ شرعی عالم دین سے بغض رکھنا

حضرت اگر کوئی شخص یہ کہے کہ سارے مولانا حرام خور ہیں تو اس شخص پر شریعت اسلامیہ کا کیا قانون نافذ ہوگا جب کہ آقا کا فرمان ہے کہ اگر کوئی شخص عالم باعمل کو دیکھے تو اس نے مجھے دیکھا، جلد از جلد جواب بھیجیں مہربانی ہوگی! جواب درکار ہے فقط والسلام سائل فقیر محمد عرش عالم

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

حدیث شریف میں ہے: العلماء ورثة الانبياء یعنی علمائے کرام انبیاء علیھم السلام کے وارث ہیں (ابوداود و ابن ماجہ ومشکوۃ صفحہ 34) اور حدیث شریف میں ہے کہ: اکرموا العلماء فانهم ورثة الانبياء فمن اكرمهم فقد اكرم الله ورسوله یعنی عالموں کی عزت کرو اس لئے کہ وہ انبیاء کے وارث ہیں تو جس نے ان کی عزت کی تحقیق اس نے اللہ ورسول کی عزت کی۔ (کنزالعمال جلد دھم صفحہ 85)

اور حدیث شریف میں ہے: من اهان العالم فقد اهان العلم ومن اهان العلم فقد اهان النبی یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عالم کی توہین کی تحقیق اس نے علم دین کی توہین کی۔ اور جس نے علم دین کی توہین کی تحقیق کہ اس نے نبی کی توہین کی۔ (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 281)

اور جو بلاوجہ شرعی عالم دین سے بغض وعناد رکھے اور اس کی توہین کرے تو اس کے کافر ہونے کا اندیشہ ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا برکاتی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں اگر عالم سے بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد نہم نصف اول صفحہ 140) (ھکذا فی فتاوی فقیہ ملت دوم)

صورت مذکورہ میں اس شخص پر توبہ ول استغفار لازم ہے اضافہ برائے افادہ از قلم برکاتی جبکہ حدیثِ مبارکہ ہے: اغد عالمًا او متعلمًا او محبهما اور خادمهما و لا تكن الخامس فتهلك۔ ترجمہ:- عالم بنو یا متعلم بنو، یا عالم ومتعلم سے محبت کرنے والا بنو، یا عالم ومتعلم کے خادم بنو، پانچواں نہ بننا کہ ہلاک ہو جاؤ گے (برکاتی) اللہ اسے علماء سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: عبد الستار احمد القادری

11، شوال المکرم 1439ھ

الجواب صحیح: الفقیر الی اللہ سید شمس الحق برکاتی مصباحی

دیوبندی وہابی کی عبادت قبول ہوتی ہے یا نہیں

دیوبندی وہابی مردود جو بھی عبادت کرتا ہے کیا اسکی عبادت قبول ہوتی ہے؟؟؟ ایمان کے بغیر نماز روزہ وغیرہ عبادات کیسا ہے تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں حوالہ کے ساتھ برائے مہربانی سائل حافظ توحید عالم اشرفی۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وہابی دیوبندی اپنے عقائد کفریہ قطعیہ کی بنا پر بمطابق فتاویٰ حسام الحرمین مسلمان نہیں۔علمائے حرمین شریفین نے ان کے کفر کے بارے میں بالاتفاق فرمایا ہے کہ من شك فى كفره و عذابه فقد كفر۔ کفر کے ساتھ کوئی کتنا بھی اچھا عمل کرلے اللہ کے نزدیک مقبول نہیں ہوتا ہے۔ مَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ‌ۚ وَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ۔ ترجمہ: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے۔(کنزالایمان) بلکہ حالت ایمان میں جو اعمال صالحہ کیا اگر وہ (معاذ اللہ) مرتد ہو جائے تو اعمال صالحہ بھی اکارت ہو جائیں گے۔ "وَمَنۡ يَّرۡتَدِدۡ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ فَيَمُتۡ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓـئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ‌ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ○" (سورة البقرة) ترجمة: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں، اور وہ دوزخ والے ہیں، انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔(کنزالایمان)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: اشفاق احمد علیمی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۷/صفرالمظفر ۱۴۴۰/17/اکتوبر 2018

معبود برحق کو ایشور کہنے پر شرعی حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سوال: اللہ کو اِشور کہنا کیسا ہے؟ سائل: محمد عاقب رضوی (اندور)

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔صورت مستفسرہ میں عرض ہے کہ: فتاویٰ شارح بخاری جلد اول صفحہ ۱۷۳ بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم صفحہ ۲۱۰ پر ہے کہ: سرکار اعلی حضرت مجدد اعظم امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایشور کو معبود برحق کے اسماء میں شمار کیا ہے۔اس لحاظ سے اللہ عزوجل کو ایشور کہنے میں کوئی حرج نہیں۔لیکن! یہاں ایک خاص بات یہ ہے کہ ایشور خدا کو کہنا ہندوؤں کا عرف ہے۔اگر کوئی اجنبی آدمی کے سامنے یہ کہے کہ: ایشور چاہے تو یہ ہوگا! تو سننے والا اسے ہندو سمجھے گا۔اس سے معلوم ہوا کہ معبود برحق کو ایشور کہنا ہندوؤں کا شعار ہے اس لئے مسلمان ایشور کہنے سے احتراز کریں۔آخر کس نے؟ کس پر؟ پابندی لگائی ہے کہ: معبود برحق کو اللہ تعالیٰ یا خدا نہ کہو! بلکہ بے عقل، صلح پسندی کے مدعی ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے ایشور کہنے لگے ہیں۔اس سے احتراز ضروری ہے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: اسماء للہ تعالیٰ الحسنی اللتی امرنا بالدعاء بہا تسعتہ و تسعون اسما من احصھا دخل الجنۃ۔ (رواہ البخاری ومسلم وغیرھما)

ہمیں حکم ہوا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اچھے نام کے ساتھ پکاریں! بلائیں! یاد کریں! دعا مانگیں! یہ ۹۹ نام ہیں۔جو شخص اس کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔اب ان پیارے اچھے ناموں کے ہوتے ہوئے کیا ضرورت پڑی ہے کہ ایسے نام سے معبود برحق کو ایشور کہہ کر پکارا جائے جسے سن کر کوئی یہ سمجھے کہ یہ ہندو ہے اور ہندو لوگ بھی خوش ہوں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نام پاک سے ندا کرنا کیسا ہے؟

سوال:- آقا کریم کو یا محمد یا احمد کہکر پکارنا مدد کے لیے یا ویسے بھی پکارنا جائز ہے یا نہیں؟ حوالہ کے ساتھ جواب عطا ہو سائل: شہزاد رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مستفسرہ میں عرض ہے کہ: فتاویٰ شارح بخاری جلد اول صفحہ ۲۸۴ / ۲۸۵ کتاب العقائد میں ہے کہ: 'یا' حرف ندا ہے۔یعنی عربی میں کسی کو پکارنے کے لئے بولا جاتا ہے۔جیسے اردو میں اے اس لئے یا محمد کے معنی ہوئے اے محمد

یعنی کہنے والا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو ان کا نام لے کر پکار رہا ہے۔اس میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بے ادبی ہے۔کوئی لڑکا اپنے باپ کو ان کا نام لے کر پکارے تو وہ گستاخ سمجھا جائے گا۔باپ کو پکارا جاتا ہے تو نام نہیں لیا جاتا ہے بلکہ، ابا یا بابا کہا جاتا ہے۔جو ان کا منصب ہے۔ایسے ہی حضور سرکار مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو نام لے کر پکارنا اور یا محمد یا یا احمد کہنا حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بے ادبی ہے۔

اگر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو پکار رہا ہے تو ان کا منصب ذکر کر کے پکارے۔یعنی یا نبی اللہ، حبیب اللہ، یا رسول اللہ کہہ کر پکارو۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: لا تَجعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بینکم کدُعاءِ بَعضُکم بَعضا۔ (پارہ ۱۸ آیت ۶۳ سورہ نور) تفسیر جلالین شریف میں ہے کہ: بان تَقُولُوا یَامُحَمَّد بَل قُولُوا یَانَبِیَ الله یَارَسُولَ الله (تفسیر جلالین شریف ص ۲/ ۳ سورہ نور) اور تفسیر صاوی شریف میں ہے کہ: لا تنادوہ باسمہ فقولوا یامحمد ولا بکنیتہ فتقولوا یا ابا القاسم بل نادوہ و خاطبوہ بالتعظیم والتکریم والتوقیر بان تقولوا یارسول اللہ یانبی اللہ۔ (تفسیر صاوی شریف) جس طرح زبان سے نام لینا منع ہے اسی طرح حرف ندا کے ساتھ نام نامی لکھنا منع ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب الصحیح: محمد شکیل اختر قادری برکاتی

کافر کے مجلس میں بیٹھ کر گیتا؛ سننا کیسا ہے

سوال السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ علمائے کرام کیا فرماتے ہیں اس مسئلے کے بارے میں کی کافر کے مجلس میں بیٹھنا اور کتھا بھاگ وت سننا کیسا ہے اور جو لوگ جا کر سنتے ہیں انکے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائے مہربانی ہوگی۔سائل محمد رضوان خان قادری صحبتیا بہرآئچ شریف یوپی انڈیا۔

اَلجَوَاب بِعَونِ المَلِكِ الوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الحَقِّ وَالصَّوَاب

ایسی مجلسوں میں مسلمانوں کو ہرگز شریک نہیں ہونا چاہئے مجمع کفار محل لعنت ہے خصوصاً ایسا مجمع جو اظہار و اعلان کفر کا ہو محل لعنت سے مسلمانوں کو یوں بھی بچنا ضروری ہے بلکہ حضور مفتی اعظم ہند نے تو کفار میں بغرض تجارت جانے کو بھی منع

کرتے ہیں اگر جائے بھی تو اس سے علیحدہ رہے اس کے مجلسوں میں جانا گیتا وغیرہ سننا جسمیں نہ جانے کتنے کفریہ الفاظ ہے حضور مفتی اعظم ہند نے میلوں کے بارے میں یہاں تک بیان فرماتے ہیں کہ اس اتنا دور رہیں کہ ان کی باتوں کو نہ سن سکیں اور نہ دیکھ سکیں۔(فتاوی مصطفویہ ص۹۶) اور اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں ارشاد فرمایا کہ واما ینسینك الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین ـ

والله تعالیٰ و رسوله اعلم

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب الصحیح: محمد شکیل اختر قادری برکاتی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پاک کا سایہ نہ ہونا ثابت شدہ ھے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پاک سایا نہیں تھا یہ حدیث کی کون سی کتاب میں ھے راوی کون ہیں اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے موضوع ہے یا ضعیف ہے حوالے کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں۔ سائل محمد وسیم فیضی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الحَقِّ وَالصَّوَاب

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے اس مسئلہ پر مبسوط بحث فرمائی ہے اور مفصل و مدلل طور پر ثابت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سایہ نہ ہونے کا عقیدہ عوام کا اختراع نہیں ہے بلکہ ائمہ سلف کی تصریحات اور روایات سے ثابت ہے۔ اس موضوع پر سرکار اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی تین کتابیں ہیں: (۱) قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام، (۲) نفی الفی عمن بنورہ، (۳) ھدی الحیران فی نفی الفی عن سید الاکوان۔ تسلی وتشفی کے لئے مذکورہ بالا کتب کا مطالعہ فرمائیں!

عزیزم! آج کے اس فتنہ آشوب دور میں ذہن وفکر کا الحاد جتنا بھی سر چڑھ جائے کم ہے۔ آپ سایہ نہ ہونے کے ثبوت میں احادیث کے دلائل طلب کر رہے ہیں؟ حالانکہ آپ ہی کے ملک میں ایک ایسا طبقہ بھی موجود ہے جو سرے سے احادیث ہی کو نہیں مانتا اور یہ انکار کی حد تک نہیں ہے بلکہ ان کا دعویٰ ہے کہ اس انکار کے پیچھے ان کے پاس دلائل کے انبار موجود ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اسلام کے احکام کی بنا صرف قرآن ہے۔ احادیث کا مجموعہ قطعاً اعتماد کے قابل نہیں۔ کل

اس پر بھی بحث چھڑ سکتی ہے اور دلائل کے سہارے سے احادیث کا انکار کر کے بھی ایک شخص مسلم معاشرہ سے اپنا مذہبی تعلق برقرار رکھ سکتا ہے۔ پس! ایسے گمراہ کن اور غیر یقینی حالات میں سلامتی کا بجز اس کے اور کوئی راستہ نہیں ہے کہ اسلاف کی اصابت رائے پر بھرپور اعتماد کرنا چاہیے۔ فکری الحاد اور خود روذہانت کے طوفان میں بہہ گئے تو ایک تنکا بھی سلامت نہیں رہ جائے گا۔ ابھی تو سایۂ جسم رسول ہی کا مسئلہ ہے۔ بدمست شرابیوں کی طرح بھٹکنے کا یہی انداز رہا تو ایک دن اصل رسول ہی کا مسءلہ ہماری مجلسوں میں زیر بحث آجائے گا۔ احادیث کا مقام اعتبار مجروح ہو جانے کے بعد قرآن کی بنیاد ہلنے میں کتنی دیر لگتی ہے؟ اس لئے فریب زدہ ملحدین کا شیوہ اختیار کرنے کے بجائے ہمیں یقین واعتماد کرنے والے اخلاص پیشہ مومنین کا رویہ اپنانا چاہئے۔ اب ذیل میں اپنے سوال سے متعلق چند احادیث ملاحظہ فرمائیں!

امام المحدثین حضرت حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نوادر الاصول میں حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ:- سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا سایۂ مبارک نہ سورج کے دھوپ میں نظر آتا تھا، نہ چاند کی چاندنی میں۔ سیدنا عبداللہ ابن مبارک اور حافظ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہما حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جسم پاک کا سایہ نہیں تھا نہ سورج کے دھوپ میں نہ چراغ کی روشنی میں۔ سرکار کا نور سورج اور چراغ کے نور پر غالب رہتا تھا۔ امام نسفی تفسیر مدارک شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ خدا عزوجل نے آپ کا سایہ زمین پر پڑنے نہیں دیا تا کہ اس پر کسی کا قدم نہ پڑ جائے۔ حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصائص کبریٰ شریف میں ابن سبع سے یہ روایت نقل فرمائی: ابن سبع نے کہا کہ یہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خصوصیات میں سے ہے کہ سرکار کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ کیونکہ وہ نور ہیں۔ آفتاب وماہتاب کی روشنی میں جب چلتے تھے تو سایہ نظر نہیں آتا تھا۔ بعض ائمہ نے کہا ہے کہ اس واقعہ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی وہ حدیث ہے جس میں حضور کی یہ دعا منقول ہے کہ اے پروردگار! مجھے نور بنا دے!

نمونے کے طور پر یہ چار حدیثیں اس دعوے کے ثبوت کے لئے کافی ہیں کہ سرکار کے جسم پاک سایہ نہ ہونے کا عقیدہ بے بنیاد نہیں بلکہ اس کی جڑیں روایات واحادیث کی تہ میں ہیں۔ ہوسکتا مذکورہ بالا حدیثوں پر کسی کو کلام ہو اور وہ انہیں فنی نقطۂ نظر سے قابل استناد نہ سمجھتا ہو۔ ویسے ہم کسی کے خیال پر پابندی نہیں لگا سکتے۔ لیکن! اتنا ضرور کہیں گے کہ آج کے اہل علم معلومات کی وسعت، نور ایمان کی فراست، انشراح صدر، اخلاص نیت اور طہارت و دیانت کے اعتبار سے وبزرگان سلف

کے مقابلے میں کسی طرح بھی ترجیح کے قابل نہیں ہو سکتے -: جبکہ ہر دور کے اءمہ اسلاف نے ان روایات کی روشنی میں اس عقیدے کی توثیق کی ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کے جسم پاک کا سایہ نہیں تھا۔

وقت کی تنگی کے باعث مشاہیر کی تصریحات نقل نہیں کرسکتا اس لئے اس عقیدے کے متعلق اءمہ سلف کیا فرماتے ہیں صرف حوالجات پر اکتفا کرتا ہوں۔(۱)۔(شفاء قاضی عیاض جلد ۳۴۲' ۳۴۳)(۲)۔(نسیم الریاض جلد سوم صفحہ ۳۱۹ مصری)(۳)۔(المواہب للدنیہ جلد اول صفحہ ۱۸۰)(٤)۔(زرقانی جلد چہارم صفح ۳۲۰)(٥)۔(فتوحات احمدیہ شرح ہمزیہ صفحہ ٥)(٥)۔(مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ ۲۱)(٦)۔(مجمع بہار الانوار مطبوعہ نولکشور جلد سوم صفحہ ٤۰۳)(۷)۔(سیرت حلبیہ مطبوعہ مصری جلد دوم صفحہ ٤۲۲) مذکورہ بالا حوالجات کے علاوہ اور حوالے ہیں کافی مصروفیات کے باعث حوالے بھی تحریر کرنے سے قاصر ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو ان حوالجات کو ضرور ضرور مطالعہ فرمائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب صحیح: محمد شکیل اختر قادری بر کاتی

دیوبندی، اور وھابی سے خرید و فروخت کرنے کا حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت اس مسئلہ میں کہ بدمذہب دیوبندی یا وہابی یا کافروں سے خرید وفروخت کرنا جائز ہے یا نہیں:۔۔۔۔۔۔ برائے مہربانی حوالے کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں۔ سائل / : اسیر غوث اعظم محمد توصیف رضا: کالپی شریف

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ و برکاتہ۔ آپ بھی عجیب و غریب انوکھی بات کرتے ہیں: (جبکہ بخاری شریف: جلد 2 اور مشکوٰۃ المصابیح میں تفصیلاً بیان موجود ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ نہ اٹھو، نہ بیٹھو، نہ سلام نہ کلام کرو۔ جو دین سے پھیر گئے ہیں اور دیوبندی اور وہابی کے عقائد باطلہ ہیں اس لئے ان سے کوئی بھی ربط وضبط نہ کریں ہاں حقانیت پیش کرے حق کی دعوت ان کو دے مگر ان کو کھانے اور پینے اور کسی بھی خوشی کے موقع پہ شریک نہ کیا جائے اور نہ ہی بدعقیدہ کی خوشی وغمی میں شریک ہو اور یہ معاملات بدعقیدہ کو عار ان کے دل کو ملال دلانے کے لئے ہو اس سے احساس ہو جائے گستاخی اللہ جل جلالہ کی

شان وشان نبی کریم (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) میں کرنے کی وجہ سے اہل ایمان نفرت کرتے ہیں اور بھی وجہ ہے کہ بدعقیدہ سے دور رہے تاکہ ان کی بدعقیدگی کا اثر اہل ایمان پہ نہ ہو۔معاملات دینیات میں بدعقیدہ سے الگ رہنے کو کہا گیا ہے۔معاملات دنیاوی،خرید وفروخت میں سختی نہیں برتی گئی ہے اگر سامان بدعقیدہ کی دوکان سے خریدا جاتا ہے تو خرید سکتا ہے خرید وفروخت تو کرنا جائز ہے ہاں گوشت بدعقیدہ سے نہ خریدا جائے اگر کچھ بھی نہ خریدے تو اور بہتر ہے ہوسکتا ہے غلط عقیدہ سے باز آجائے اور (اہل سنت والجماعت) جیسا عقیدہ قبول کرکے پھر سے سچے دل سے عمل کرنے لگے۔

واللہ اعلم ورسولہ اعلم

کتبہ: عبدالوھاب رضوی اشرفی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیم

اللہ رب العزت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد کب رکھا

اللہ رب العزت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد کب رکھا؟؟ سائلہ زبیدہ خاتون دہلی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کا اسم گرامی محمد کب رکھا؟ اس تعلق سے کوئی روایت میری نظر سے نہیں گزری لیکن ہاں اتنا ضرور ہے کہ جس طرح تمام مخلوق کی تخلیق سے قبل اپنے محبوب کے نور کو پیدا فرمایا یوں ہی خلقت انسانیت سے قبل ہی اپنے محبوب ﷺ کا نام ''محمد'' رکھا تھا اور یہ اسم گرامی عرش وجنت پر مرقوم بھی تھا، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی مصیبت کے وقت پڑھتے: اللھم بحق محمد اغفر لی خطیئتی ترجمہ: اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے میری خطا معاف فرما۔تو اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم! تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا ہے؟ عرض کیا کہ میں نے جنت میں ہر جگہ لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اسی سے میں نے جان لیا وہ ساری مخلوق میں سے افضل واعلی ہیں۔اسکے بعد حق تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی۔(بحوالہ مدارج النبوۃ) (رسول پاک کے اسماء گرامی مع تشریحات، صفحہ نمبر ٦)

ھذا ما ظھر لی واللہ سبحانہ وتعالی أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

۲۸/۱/۱۴۴۰ھ محرم الحرام =2018/10/09

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

سنی لڑکے کا نکاح وھابیہ لڑکی کے ساتھ کرنا کیسا؟

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ سوال علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلے ذیل کے بارے میں کی زید نے اپنے لڑکے کی شادی کی بکر کے لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔زید سنی ہے۔۔۔۔۔اور بکر وہابی ہے اور نکاح بھی وہابی نے پڑھایا ہے۔۔۔۔اب زید کا کہنا ہے کہ ہم دوبارہ نکاح پڑھوائنگے۔۔۔تو کیا نکاح پڑھانا ضروری ہے یا پھر نیں۔۔۔اور جو لوگ بارات میں گئے ہوے تھے انکے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔۔۔۔اور گاوں کے امام صاحب بھی گئے تھے انکے بارے میں کیا حکم ہے۔حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائے مہربانی ہوگی؟سائل محمد رضوان خان قادری صحبتیا بہرآئچ یوپی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔صورت مسؤلہ میں دیوبندی واہلحدیث اپنے کفریات قطعیہ مندرجہ (حفظ الایمان ص ۸؛) (تحذیر الناس ص ۳؛ ۱۴؛ ۲۸؛) اور براہین قاطعہ کی بنیاد پر بمطابق فتاوی حسام الحرمین اور الصوارم الھندیہ کافر مرتد ہیں اور مرتدہ کا نکاح کسی سنی لڑکے سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔جیسا کہ عالمگیری مع خانیہ جلد اول ص ۲۸۲ میں ہے: لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا کافرة اصلیة و کذالك لا یجوز نکاح المرتدة مع احد کذالك فی المبسوط ہ یعنی مرتد کا نکاح مرتدہ مسلمہ اور کافرہ اصلیہ کسی سے جائز نہیں اور ایسے ہی مرتدہ کا نکاح کسی سے جائز نہیں ایسا ہی مبسوط میں ہے (فتاوی عالمگیری مع خانیہ جلد اول ص 282)

لہذا اہلحدیث و دیوبندی لڑکی کا نکاح سنی لڑکے سے ہرگز نہیں ہوا اگرچہ ساتواں کلمہ پڑھانے کے بعد نکاح پڑھایا گیا ہے اس لئے کہ دیوبندی و اہلحدیث تو کلمہ پڑھتا ہی رہتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ دیوبندی یا اہلحدیث کو کلمہ پڑھا کر اس کا نکاح پڑھا دینا شیطانی فریب ہے اور یہ ہرگز جائز نہیں البتہ اگر وہ دیوبندی یا اہلحدیث کے عقائد باطلہ سے توبہ کرلے اور اپنے دیوبندی و اہلحدیث کے پیشواؤں کو کافر مرتد کہے اور سنی صحیح العقیدہ ہونے کا اقرار کرے تو اس کے بعد ایک زمانہ دراز تک اسے چھوڑ دیں اور اس کے احوال پر گہری نظر رکھیں جب پورا یقین ہوجائے کہ واقعی وہ سنی صحیح العقیدہ ہوگئی ہے اور نیاز فاتحہ وغیرہ کرتی ہے اور دیوبندیوں یا اہلحدیثوں سے بالکل

مل جل نہیں رکھتی اور سب گمراہ فرقوں سے نفرت کرتی ہے تب اس کا نکاح سنی لڑکے سے جائز ہوگا۔
نیز فتاوی عالمگیری مع خانیہ جلد سوم ص 468 میں ہے: الفاسق اذا تاب لا تقبل شهادته مالم یمض علیه زمان یظهر علیه اثر التوبة اھ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے _ واما ینسینك الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین (القرآن پارہ، رکوع 14) (ایضاً فتاوی شامی جلد اول ص 560 میں ہے)_ الفاسق کالمبتدع تکره امامته بکل حال بل مشی فی شرح المنیة علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم اھ ،(اور درمختار مع شامی جلد اول ص 475 میں) _ کل صلاة ادیت مع کراهة تحریم تجب اعادتها (فتاوی فقیہ ملت جلد اول ص 441)
نوٹ: سوال میں مذکور اشخاص جو شریک بارات یا نکاح مجلس ہیں اگر انکے عقائد کفریہ سے مطلع ہو کر بھی انہیں حق پر جانتے اور مانتے ہوں تو سب پر توبہ واستغفار لازم ہے اگرچہ گاؤں کا امام صاحب کیوں نہ ہو؛؛

واللہ تعالی اعلم

ازقلم: ابو الصدف محمد صادق رضا

الجواب صحیح والمجیب نجیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

غیر مسلم سے جھاڑ پھونک کروانا کیسا ہے

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ زید ایک غیر مسلم کے پاس جھاڑ پھونک کرواتا ہے اسے جب منع کیا جائے تو کہتا ہے کہ اس میں مَیں نے خلاف شرع کوئی بات نہیں دیکھی ہے؟؟ علمائے کرام یہ بتائیں کہ غیر مسلم کے پاس جھاڑ پھونک کروانا کیسا ہے اور زید کے لئے کیا حکم ہے؟؟ سائل محمود رضا شمسی (کٹیہار بہار

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ واضح رہے کہ غیر مسلموں سے پھونک جھاڑ کرانا مطلقا کفر نہیں ہے۔ اگر وہ اوجھا اپنی دیوی ودیوتا کا نام لیکر جھاڑتا ہے اور اسکی دہائی دیتا ہے اور اس جھاڑ پھونک کرانے والے کے علم میں بھی ہے تو رضا بالکفر کفر کے باعث یہ کفر ہوگا اعلانیہ توبہ وتجدید ایمان اور شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح لازم ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے پھر بھی غیر

مسلم کی جھاڑ پھونک کو صحت کا اعتقاد رکھنے کے باعث سخت گنہ گار گرفتار عذاب و مستوجب عقاب ہے توبہ واستغفار کرے اور نیک کام کرے۔(فتاوی شارح بخاری ج دوم ص 566)

واللہ اعلم بالصواب

ازقلم:-محمد شرف الدین رضوی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

جو شخص یہ کہے کہ وہابی دیوبندی کو برا نہیں کہنا چاہئے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جو شخص یہ کہے کہ وہابی دیوبندی کو برا نہیں کہنا چاہئے۔اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟۔کیا واقعی میں کسی کو برا نہیں کہنا چاہئے؟۔حضور والا سے گزارش ہے کہ قرآن وحدیث سے مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

سائل۔شاداب احمد القادری الرضوی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسؤلہ میں عرض یہ ھیکہ وہابی دیوبندی بمطابق حسام الحرمین کافر ومرتد ہیں اور جو شخص ان کے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر ان کے کافر اور لائق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ علمائے حرمین شریفین بالاتفاق فرماتے ہیں: من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر (فتاوی رضویہ جلد سوم ص 235)

لھذا شخص مذکور جو کہ دیوبندیوں وہابیوں کے باطل عقائد پر مطلع ہے پھر بھی وہابیوں دیوبندیوں کو ٹھیک کہتا ہے اور بدعقیدہ کافر ومرتد کو برا نہیں کہتا ہے بلکہ برابر جانتا ہے تو وہ درحقیقت مومن وکافر کو برابر سمجھتا ہے اور یہ کفر ہے شخص مذکور پر تجدید ایمان وتجدید نکاح وتجدید بیعت لازم ہے من اعتقد ان الایمان والکفر واحد فھو کافر کذا فی الذخیرہ ھ ا۔(فتاوی عالمگیری جلد دوم ص 257)

واللہ تعالی اعلم

از قلم: محمد صادق رضا

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

عالم دین کی توہین کرنے والے پر حکم شرع کیا ہے

سوال کیا حکم ہے اہل شریعت کا مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک عورت نے لڑائی جھگڑے کے درمیان ایک عالم دین کے بارے میں توہین کی اور کہا کہ اس کی داڑھی میں سات خنزیر باندھ دیں گے غور طلب ہیکہ اس عورت پر از روئے شرع کیا حکم نافذ ہوتا ہے؟ جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں جواب دلائل کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔

سائل نوشاد احمد رضوی صدیقی مدھوبنی بہار مقیم مٹیہانی مہوتری نیپال

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں یہ بہت سخت جملہ ہے بعض صورتوں میں یہ کفر ہے اس لئے عورت اس جملہ سے رجوع کرے اور توبہ کرے اور اگر توبہ نہیں کرتی ہے تو اس کا سماجی بائیکاٹ کیا جائے۔ (فتاویٰ شارح بخاری: جلد 2: صفحہ 357)

هذا ما ظهر لی و سبحانه تعالیٰ أعلم بالصواب

کتبہ: محمد شرف الدین

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

دیوبندی وہابی کی نماز جنازہ پڑھنے والے پر شرعی حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: ۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے دیوبندی کی نماز جنازہ پڑھائی اور علانیہ توبہ کی ہیں مگر تجدید نکاح نہیں کیا تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟ اور جو شخص اس کے پیچھے نماز پڑھے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جواب حوالے کے ساتھ عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔سائل غلام یاسین

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں عرض ہے کہ دیوبندی وہابی بمطابق فتاویٰ حسام الحرمین کافر و مرتد ہیں اور علمائے حرمین شریفین نے ان کے بارے میں بالاتفاق فرمایا: من شك فی کفره و عذابه فقد کفر۔

تو اگر شخص مذکور نے دیوبندی وہابی کی دیوبندیت اور وہابیت سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کو مسلمان سمجھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی تو اس پر توبہ وتجدید ایمان اور شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح فرض ہے۔اور اگر کسی کے دباؤ میں، یا چاپلوسی میں آ کر اس کے جنازے کی نماز پڑھائی تو اس پر لازم ہے کہ علانیہ توبہ واستغفار کرے اور آیندہ کسی دیوبندی وہابی کی نماز جنازہ نہ پڑھانے کا عہد کرے۔اور اگر شخص مذکور امام بھی ہو تو جب تک توبہ وغیرہ نہ کرے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔اگر مسلمان اسے امام بنائیں گے تو گنہگار ہوں گے۔شرح عقائد صفحہ ۱۶۰ پر ہے کہ: لا کلام فی کراھۃ الصلوٰۃ خلف الفاسق والمبتدع ھذا۔اور غنیہ میں ہے کہ: لو قدموا فاسقًا یاثمون۔اور جن سنیوں نے دیوبندی کی نماز جنازہ پڑھی ان کے لئے بھی وہی حکم ہے جو امام کے لئے ہے۔(فتاویٰ فقیہ ملت جلد اول صفحہ ۲۶۰ / ۲۶۱ کتاب الجنائز)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

بدمذہبوں سے دوستی کرنا اور ان کے باطل معبودوں کو حق ماننا کیسا ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کسی دوسرے مذہب کے لوگوں سے دوستی کرنا انکے خدا کو حق ماننا کیسا ہے اور اگر کوئی مسلم مانتا ہو تو اسکے لئے کیا حکم ہے۔۔حوالہ کے ساتھ جواب طلب ہوں۔۔　سائل رفاقت رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

ہدایۃ الحق والصواب صورت مستفسرہ میں عرض ہے کہ اس عقیدہ قبیحہ وکفریہ شنیعہ کی وجہ سے ایسا شخص دائر اسلام سے نکل گیا۔اس پر لازم ہے کہ تجدید ایمان کرے، اگر شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بھی کرے اور اگر اپنے مشرکانہ عقیدے سے توبہ نہ کرے تو اسلامی معاشرے سے اس کا بائیکاٹ کریں۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام کے سوا کوئی دین نہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: ان الدین عند اللہ الاسلام۔(پارہ ۳ سورہ ۳) ترجمہ کنزالایمان شریف: بے شک! اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ ہندوؤں، مشرکوں کا دھرم کالپنک (خیالی) ہے۔جس پر خود ان کو اعتبار نہیں۔ایسے دھرم کی دیوی دیوتاؤں کو حق ماننا پاگل پن ہے۔مشرکوں سے اس طور دوستی نہ کی جائے کہ اپنے ایمان ہی کو بیچ ڈالے۔کافروں سے

دوستی ناؤں وندی کی طرح ہونی چاہیئے کہ ندی میں ناؤں ضرور ہو مگر ناؤں میں ندی (پانی) نہ آنے دو! یعنی ان سے ایسی دوستی نہیں چاہیئے کہ ایمان ہی خطرہ میں پڑ جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ محمد جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک رکھنا اسلام درس دیتا ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر آپکا پڑوسی وہابی۔ دیوبندی۔ غیر مسلم۔ شیعہ ہے۔ تو اسکا حساب وہ خود دیگا۔ لیکن اگر وہ بھوکا۔ تنگدست۔ پریشان ہے تو اسکا حساب آپکو دینا ہوگا۔ کیا شریعت میں ایسا ہی ہے؟ اور اگر پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک اس نیت سے کیا جائے کہ وہ اسلام کی طرف راغب ہوگا۔ مسلمان کے اچھے سلوک سے متاثر ہوگا۔ اسکو اسلام کی طرف رغبت ہوگی۔ تو کیا یہ دعوت الی اللہ ہے؟ اللہ کی طرف بلانے کا اسلام کی طرف رغبت دلانے کا ایک بہترین طریقہ ہے؟ یا اس بنا پر بھی یہ فعل حرام ہوگا؟ مع حوالہ کرم فرمائیں۔ سائل عبد اللہ لکھنؤ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پڑوسی کے ساتھ واقعی اسلام ہمیں حسن سلوک کا درس دیتا ہے اور دین اسلام میں پڑوسی کے حق کو اس حد تک بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر مسلمان کا پڑوسی ذمی کافر (وہ کافر ہے جو اسلامی مملکت میں رہتا ہے اور وہاں کے قوانین کی پیروی کرتا ہے) بھی ہو پھر بھی اس کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے، لیکن صورت مستفسرہ میں ہندوستان کے کفّار (جو کہ حربی ہیں) اور دیوبندی، وہابی اور شیعہ اگر ان کے عقائد باطلہ حد کفر تک پہنچ گئے ہیں تو وہ بھی مثل کافر حربی یا اس سے بدتر مرتد ہیں اور حربی کفّار اور مرتد کے ساتھ کسی بھی قسم کا حسن سلوک کرنا قطعی جائز نہیں بلکہ فقہائے کرام اسے حرام کہتے ہیں۔

جیسا کہ سورہ ممتحنہ میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے جس کے تحت تفسیر احمدی میں یوں مرقوم ہے: والحاصل ان الاية الاولى ان كانت فى الذمى و الثانية فى الحربى كما هو الظاهر و عليه الا كثرون كان دالا على جواز الاحسان الى الذمى دون الحربى، ولهذا تمسك صاحب الهداية فى باب الوصية , ان الوصية للذمى جائزة دون الحربى لانه نوع احسان و لهذا المعنى قال فى باب الزكوٰة ان

الصدقة النافلة یجوز اعطاء ها للذمی دون الحربی۔
التفسیرات الاحمدیۃ، سورۃ الممتحنہ، المطبع الکریمی بمبئی ص ۷۰۰۔ ۶۹۹ نیز انہیں آیات و احادیث کی روشنی میں علمائے احناف کے موقف پر سیدی اعلٰی حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوٰی رضویہ میں یوں نقل فرمایا ہے: معراج الدرایہ میں ہے: صلته لایکون بِرًّا شرعًا و لذا لم یجز التطوع الیه۔ حربی سے نیک سلوک شرعا کوئی نیکی نہیں اسی لئے اسے نفل خیرات دینا بھی حرام ہے۔ (صحیح مسلم، باب جواز قتل النساء والصبیان الخ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲/ ۸۴) (ردالمحتار بحوالہ معراج الدرایۃ، باب المصرف، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۲/ ۶۸)

عنایہ امام اکمل میں ہے: التصدق علیهم مرحمة لهم و مواساة و هی منافیة لمقتضی الاٰیة۔ انہیں خیرات دینا ان پر ایک طرح کی مہربانی اور ان کی غمخواری ہے اور یہ حکمِ قرآن مجید کے خلاف ہے۔ (العنایہ شرح الہدایہ مع فتح القدیر، باب من یجوز دفع الصدقۃ الیہ الخ، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر، ۲/ ۲۰۷) امام برہان الدین صاحب ذخیرہ نے محیط پھر علامہ جوی زادہ پھر علامہ شرنبلالی نے غنیہ میں فرمایا: لایجوز للمسلم بر الحربی۔ حربی کے ساتھ نیک سلوک مسلمان کو حرام ہے۔ (غنیہ ذوی الاحکام حاشیۃ الدرر للحاکم، کتاب الوصایا مطبعۃ احمدی کامل الکائنۃ دار السعادۃ مصر ۲/ ۴۲۹) (فتاوٰی رضویہ، کتاب السیر، جلد ۱۴، صفحہ نمبر ۴۵۸) پس ترغیب الی الاسلام کا بہانہ مرتدین کی مراعات و مواسات یعنی میل جول کی صورت میں ہرگز جواز کیلئے کافی نہیں۔

هذا ما ظهر لی و الله سبحانه و تعالی أعلم بالصواب

کتبہ محمد امتیاز حسین قادری

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

۱۳/صفر المظفر/۱۴۴۰ھ۔23/اکتوبر/2018

کافر کے بچے کو کب تک مسلمان سمجھا جائے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ علمائے کرام کی بارگاہ میں ایک سوال ہے کہ کافروں کے بچے کو کب تک مسلمان سمجھا جائے گا۔ یعنی اگر وہ بچہ بچپن ہی میں 54 سال ہی کی عمر میں بت پرستی شروع کردے تو کتنے سال کی عمر میں وہ کافروں میں شامل ہو جائے گا علما کرام سے گزارش ہے ضرور اس سوال کو حل فرمائیں نظر انداز نہ کریں اللہ جزائے خیر

عطا فرمائے گا۔ سائل محمد منہاج رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں عرض ہے کہ اگر اس بچے کا ماں اور باپ دونوں کافر ہیں تو بچہ بچپن سے ہی کافر مانا جائے گا اور اگر ماں اور باپ میں سے ایک مسلمان ہے وہ بچہ مسلمان مانا جائے گا۔ (فتاوی شارح بخاری جلد دوم ص ۴۸۵)

والله تعالی اعلم

از قلم محمد سلطان رضا شمسی

۲۹/صفر المظفر ۱۴۴۰ ..... 8/نومبر 2018

الجواب صحیح: محمد منظور احمد یار علوی

دیوبندی کی لڑکی سے نکاح کرنا درست نہیں

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل میں کہ زید دیوبندی کی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے یا نہیں۔ برائے مہربانی مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ سائل: عرش عالم ضیائی خیروا، سیتامڑی (بہار)

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسؤلہ میں مولوی اشرف علی تھانوی رشید احمد گنگوہی خلیل احمد انبیٹھی کے کفریات قطعیہ مندرجہ حفظ الایمان صفحہ (8) تحذیر الناس 3 / 14 / 28 اور براہین قاطعہ صفحہ (51) کی بنیاد پر مکہ معظمہ مدینۂ منورہ ہندستان پاکستان اور بنگلہ دیش و برما وغیرہ کے سیکڑوں علمائے کرام ومفتیان کرام نے مذکورہ بالا مولویوں کے کافر و مرتد ہونے کا فتوی دیا اور فرمایا کہ (من شك کفرہ وعذابہ فقد کفر) یعنی جو انکی کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے جس کی تفصیل فتوی حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ میں ہے اور سارے وہابی دیوبندی انکو اپنا پیشوا مانتے ہیں لہذا وہ بھی کافر و مرتد ہیں اور مرتد کے ساتھ کسی کا نکاح ہرگز نہیں ہوسکتا۔

جیسا کہ فتویٰ عالمگیر مع خانیہ جلد اول صفہ (282) میں ہے: لایجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولامسلمۃ ولاکافرۃ أصلیۃ و کذالك لایجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذا فی المبسوط یعنی مرتد کا نکاح مرتدہ مسلمہ اور کافر اصلیہ کا نکاح کسی سے جائز نہیں اور ایسے ہی مرتد کا نکاح کسی کے ساتھ جائز نہیں

ایسا ہی مبسوط ہے۔

لہذا اگر زید وہابی لڑکی کے ساتھ نکاح کرے تو جائز نہیں ہوگا مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس کو وہابی کے یہاں رشتہ کرنے سے سختی کے ساتھ منع کریں اگر نہ مانے تو اس کا سماجی بائیکاٹ کریں خدائے تعالی کا ارشاد ہے: واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔(پارہ(7) سورہ انعام آیت(68) (فتوی فقیہ ملت جلد اول(436)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد راشد مکی

۱۳/صفر المظفر ۱۴۴۰ـ23/1 کتوبر 2018

الجواب صحیح: محمد شرف الدین رضوی

نجدی دیوبندی وغیرہ کو سلام کرنا کیسا ہے

نجدی دیوبندی وغیرہ کو سلام کرنا کیسا ہے؟ ثبوت چاہئے بھائی۔سائل/مولانا نعمان مصباحی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

لیجئے ثبوت آیاتِ مبارکہ سے بدمذہبوں کا رد قرآن پاک (ترجمہ): اے غیب بتانے والے (نبی): کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا ہے انجام۔حوالہ: (القرآن: پارہ۔(28): سورۃ التحرم,آیت,(9):

احادیث مبارکہ سے بدمذہبوں کا رد:

(1) جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترش روئی سے پیش آؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔حوالہ (ابن عساکر,جلد(43)۔صفحہ(337)

(2) اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے,نہ نماز,نہ زکوٰۃ, نہ عمرہ, نہ جہاد اور نہ کوئی فرض, نہ نفل, بدمذہب دین اسلام سے ایسے نکلجاتا ہے جیسے گندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔حوالہ (ابن ماجہ,صفحہ۔(6)۔: کنز العمال, جلد 1: صفحہ,(220)

(3) بدمذہب دوزخ کے کُتے ہیں: حوالہ کنزالعمال: جلد 1: صفحہ, (223)

(4) ان (بدمذہبوں) سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں, کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالیں۔ حوالہ (مشکوٰۃ شریف, صفحہ (28): صحیح مسلم شریف: جلد 1: صفحہ (10)

(5) بدمذہب اگر بیمار پڑ جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو, اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو, ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو, ان کے پاس نہ بیٹھو, ان کے ساتھ پانی نہ پیو, ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ, ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو, ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو, اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ حوالہ (صحیح مسلم شریف: کنزالعمال, جلد (11)۔ صفحہ, (324)

(6) جس نے کسی بدمذہب کی عزت کی اس نے اسلام ڈھانے (یعنی گرانے) پر مدد کی؟۔ حوالہ (مشکوٰۃ شریف: کنزالعمال, جلد 1،: صفحہ (219)

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب نبی اکرم نورِ مجسم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے ہمیں یہ تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں کہ بدمذہبوں کی صحبت سے بچو آپ نے ان کی بُری صحبت کے نقصانات بھی بیان فرمائے ہیں اب اگر کوئی شخص پیارے آقا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے حکم کو ٹھکرا کر بے دینوں, گستاخوں, بدمذہبوں سے دوستی رکھے تو وہ ضرور گمراہی اور ہلاکت کے راستے پر ہے: کچھ لوگ یہ آیت کریمہ پڑھ کر دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں **واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و تفرقوا** حوالہ (القرآن: پارہ (4): سورہ آل عمران: آیت: (103) ترجمہ۔ اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں جدا نہ ہو جاؤ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں آیا ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ پڑو: لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرقے بالکل نہیں ہوں گے۔ فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے مطابق اُمت محمدیہ میں (73) فرقے ہونگے لیکن جنتی صرف ایک ہوگا اس آیت مبارکہ کا مفہوم اور اشارہ یہی ہے کہ (72) گمراہ فرقوں کو چھوڑ دو اور ایک گروہ جو (اہل سنت و جماعت) جنتی ہے اس کے ساتھ ہو جاؤ دوسرے فرقوں میں نہ پڑو جنتی جماعت پیارے آقا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: بے شک بنی اسرائیل کے (72) فرقے ہو گئے تھے اور میری اُمت کے (73) گروہ ہو جائیں گے جن میں سے (72) دوزخی ہونگے اور ایک 1 گروہ جنتی ہوگا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) وہ ایک جنتی گروہ کون ہے؟ فرمایا! جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا۔ حوالہ (جامع ترمذی: جلد 2: صفحہ (93) حوالہ (مشکوٰۃ شریف: صفحہ (31): باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ: دوسری فصل)

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ: اسی حدیث شریف کو بیان کر کے فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ وہ جنتی گروہ (اہل سنت و جماعت ہی ہے۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ)

واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ اعلم

کتبہ: جاوید القادری رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

دیوالی کے موقع پر جو میٹھائی دیتا ہے اس سے لینا درست نہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ پر کہ دیوالی کے موقع پر کارخانہ وغیرہ میں مالک کارخانہ کام کرنے والوں کو کچھ پیسے اور مٹھائی وغیرہ دیتے ہیں تو یہ سب لینا کیسا ہے برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔ سائل: امتیاز عالم گیا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ صورت مسئولہ میں مٹھائی پرشاد سمجھ کر نہ لے نہ پرشاد سمجھ کر لینا جائز نہ پرشاد سمجھ کر کھانا جائز بلکہ جو اسے پرشاد سمجھے یعنی اسے تبرک جانے اس پر توبہ اور تجدید ایمان اور اگر بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح لازم۔ ہاں بغیر پرشاد سمجھے اور روپیہ پیسہ "مال موذی نصیب غازی" سمجھ کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ان کی پوجا کے دن نہ لے۔ (فتاوی شارح بخاری جلد سوم صفحہ 139)

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ سے سوال ہوا ہنود جو اپنے معبودان باطل کو ذبیحہ کے سوا اور قسم طعام وشیرنی وغیرہ چڑھاتے ہیں اور اسے بھوگ یا پرشاد نام رکھتے ہیں اس کا کھانا شرعاً حلال ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں حلال ہے۔ مگر مسلمان کو احتراز چاہیے۔ (فتاوی رضویہ جلد نہم صفحہ 6)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبد الستار رضوی احمد القادری

۱۴۔ صفر المظفر ۱۴۴۰ھ 23۔ اکتوبر 2018

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

مسلم عورت کو دیوی کہنا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ایک سوال ہے حضرت رہنمائی فرمائیں۔اگر کوئی شخص کسی مسلم عورت کو دیوی کہے اور مراد اچھی عورت لے تو شریعت کے اعتبار سے ایسا کہنا کیسا ہے؟ کیا کہنے والے کو گناہ ملے گا؟ یا صرف نہ کہنا بہتر ہے۔اور اگر مصروفیات نہ ہو تو حضرت حوالہ بھی دے دیجیے گا۔ سائل محمد جمال احمد

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مندرجہ بالا صورت کے مطابق اگر واقعی خوبصورتی کے لیے بولا ہے جو صرف تشبیہ کی حد تک محدود ہو تو کچھ مضائقہ نہیں البتہ ایسے تعبیرات سے اجتناب بہتر ہے، ایسا نہ کہا جائے کیونکہ حقیقت میں وہ خوبصورت نہیں بلکہ ام الخبائث اور سراپا بدصورت ہے، لیکن اگر قائل نے بت (دیوی) پوجا اور پرستش کے معنیٰ میں، قابل احترام و قابل قدر گمان کرتے ہوئے مسلمہ عورت کو عورت کو دیوی کہا تو بلا شبہ کافر ومشرک و مرتد ہو گیا۔

جیسا کہ طریقہ محمدیہ میں ہے: کل تحسین للقبیح القطعی کفر۔جو قطعی طور پر قبیح ہو اس کی تحسین کفر ہے۔(ت) (الطریقۃ المحمدیۃ السابع عشر الغناء التغنی حرام فی جمیع الادیان مکتبہ حنیفہ کوئٹہ ۲ / ۱۴۰)

لہٰذا ثابت ہو گیا کہ اس قسم کی تشبیہات سے گریز کرنا ضروری ہے اور جو قابل پرستش تصور کرتے ہوئے تشبیہ دے اس پر توبہ واستغفار و تجدیدِ ایمان فرض ہے اور اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی ضروری ہے ورنہ اس کی بیوی مانند اجنبی ہے۔

هذا ما ظهر لي و الله سبحانه و تعالى أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

۱۴/صفر المظفر/۱۴۴۰ھ۔24/اکتوبر/2018

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خاندان و نسب نجابت و شرافت میں اشرف و اعلی ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ علمائے کرام مفتیان عظام کی بارگاہ میں ایک مسئلہ پیش خدمت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین قریشی قبیلہ سے تھیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سید گھرانے سے کس نسبت سے کہا جاتا ہے علماء کرام رہنمائی فرمائے۔سائل محمد نور عالم (آسام)

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔سید کا لغوی معنی ہے سردار عالی مرتبت سید اسے کہتے ہیں جو حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا کی اولاد میں سے ہیں اور۔حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا حسن وحسین میرے شہزادے ہیں انھیں دونوں شہزادوں سے میرا نسل دنیا میں ہے۔(عامۂ کتب احادیث)

نسب نامہ:حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نسب شریف والد ماجد کی طرف سے یہ ہے:

(۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (۲) بن عبد اللہ (۳) بن عبد المطلب (۴) بن ہاشم (۵) بن عبد مناف (۶) بن قصی (۷) بن کلاب (۸) بن مرہ (۹) بن کعب (۱۰) بن لوی (۱۱) بن غالب (۱۲) بن فہر (۱۳) بن مالک (۱۴) بن نضر (۱۵) بن کنانہ (۱۶) بن خزیمہ (۱۷) بن مدرکہ (۱۸) بن الیاس (۱۹) بن مضر (۲۰) بن نزار (۲۱) بن معد (۲۲)۔بن عدنان (بخاری جلد ا باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم) اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا شجرۂ نسب یہ ہے (۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (۲) بن آمنہ (۳) بنت وہب (۴) بن عبد مناف (۵) بن زہرہ)(۶)۔بن کلاب (۷) بن مرہ۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے والدین کا نسب نامہ کلاب بن مرہ پر مل جاتا ہے اور آگے چل کر دونوں سلسلے ایک ہو جاتے ہیں۔عدنان تک آپ کا نسب نامہ صحیح سندوں کے ساتھ باتفاق مؤرخین ثابت ہے اس کے بعد ناموں میں بہت کچھ اختلاف ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی اپنا نسب نامہ بیان فرماتے تھے تو عدنان ہی تک ذکر فرماتے تھے۔(کرامانی بحوالہ حاشیہ بخاری جلد ا ص ۵۴۳) مگر اس پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ عدنان حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے فرزند ارجمند ہیں۔

خاندانی شرافت:حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا خاندان ونسب نجابت وشرافت میں تمام دنیا کے خاندانوں سے اشرف واعلی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمن کفار مکہ بھی کبھی اس کا انکار نہ کر سکے۔چنانچہ حضرت ابوسفیان نے جب وہ کفر کی حالت میں تھے بادشاہ روم ہرقل کے بھرے دربار میں اس حقیقت کا اقرار کیا کہ:هو فينا ذو نسب یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم عالی خاندان ہیں۔(بخاری جلد ا ص ۴) حلانکہ اس وقت وہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بدترین دشمن تھے اگر ذرا بھی کوئی گنجائش ملے تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات پاک پر کوئی عیب لگا کر بادشاہ روم کی نظروں سے آپ کا وقار گرا دیں۔مسلم شریف کی روایت ہے کہ اللہ تعالی حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے

کنانہ کو برگزیدہ بنایا اور کنانہ میں سے قریش کو چنا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب فرمایا اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو چن لیا (مشکوۃ فضائل سید المرسلین)۔

بہر حال یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ: له النسب العالی فلیس کمثله حسیب نسیب منعم متکرم یعنی حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا خاندان اس قدر بلند مرتبہ ہے کوئی بھی حسب نسب والا اور نعمت و بزرگی والا آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مثل نہیں ہے۔

قریش: حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خاندان نبوت میں سبھی حضرات اپنی گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے بڑے نامی گرامی ہیں چند ہستیاں ایسی ہیں جو اسمان فضل وکمال پر چاند تارے بن کر چمکے ان باکمالوں میں سے فہر بن مالک بھی ہیں ان کا لقب قریش ہے ان کی اولاد قریشی یا قریش کہلاتی ہے فہر بن مالک قریش اس لئیے کہلاتے ہیں قریش ایک سمندری جانور کا نام ہے جو بہت ہی طاقتور ہوتا ہے اور سمندری جانوروں کو کھاڈالتا ہے یہ تمام جانوروں پر ہمیشہ غالب ہی رہتا ہے کبھی مغلوب میں ہوتا چونکہ فہر بن مالک اپنی شجاعت اور خداداد طاقت کی بنا پر تمام قبائل عرب پر غالب تھے اس لئیے تمام اہل عرب ان کو قریش کے نام سے پکارنے لگے۔

چنانچہ اس بارے میں شمرخ بن عمرو حمیری کا شعر بہت مشہور ہے کہ وقریش ھی التی تسکن البحر بها سمیت قریش قریشا یعنی قریش ایک جانور ہے جو سمندر میں رہتا ہے اسی کے نام پر قبیلہ قریش کا نام قریش رکھ دیا گیا (زرقانی علی المواہب ج ا ص ۷۶) حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ماں باپ دونوں کا سلسلہ نسب فہر بن مالک سے ملتا ہے اس لئیے حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ماں باپ دونوں کی طرف سے قریشی ہیں۔ (سیرت مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ص ۴۹۔۵۰۔۵۱) دور حاضر میں قصائی (گوشت کاٹنے والے) خود کو قریشی لکھتے ہیں حالانکہ وہ قریش کے خاندان سے نہیں ہیں۔ بس عام مسلمانوں کی طرح ہیں۔

والله تعالی و رسوله اعلم

کتبہ: محمد معصوم رضا نوری

۱۸/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ---28/اکتوبر 2018

الجواب صحیح: عبدہ محمد عطاء اللہ النعیمی

مورتی دھن کرنے والے جلوس میں شرکت کرنا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص ہندوں کے مورتی بھسم (bhasam) یا دَہن کرنے (جلانے) کے جلوس میں شرکت کرے اور اپنے ماتھے پر جے شری رام یا پھر جے ماتادی کا پٹّہ باندھے اور مورتی بھسم کرنے جائے تو اس شخص پر از روئے شرع کیا حکم ہے؟ بیان فرمائیں عین کرم ہوگا۔ العارض مختار برکاتی جھارکھنڈ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔شخص مذکور اگر پہلے مسلمان تھا تو اب کافر ومرتد ہوگیا کیونکہ اپنے سر پر (معاذ اللہ) جے شری رام،سری رام، جے ماتادی، وغیرہ کا پٹہ باندھنا ضرور شعارِ کفر منافی اسلام ہے۔جیسے زنّار (جنیو) بلکہ اس سے زائد کہ وہ جسم سے جدا ایک ڈورا ہے جو اکثر کپڑوں کے نیچے چھپا رہتا ہے اور یہ خاص بدن پر اور بدن میں بھی کہاں؟ چہرے پر، اور چہرے میں کس جگہ؟ ماتھے پر، جو دور ہی سے کھلے حرفوں میں منہ پر لکھا ہوا دکھائی دے کہ ھذا من شعار الکافرین (یہ کفّار کی علامت میں سے ہے۔ت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من تشبہ بقوم فھو منھم ۔ترجمہ: جو کوئی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ ان ہی میں سے ہے۔(سن ابی داؤد، کتاب اللباس باب فی لبس الشھرۃ، آفتاب عالم پریس لاہور، ۲/ ۲۰۳) نیز فقہا کرام فرماتے ہیں: امرأۃ شدّت علی وسطھا حبلا و قالت ھذا زنار تکفّر ۔ترجمہ: کسی عورت نے اپنی کمر میں رسی باندھی اور کہا یہ جنیو (جو شعار کفار سے ہے) ہے کافرہ ہوگئی۔(خلاصہ الفتاوی، کتاب الفاظ الکفر الجنس السادس، مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ، ۴/ ۳۸۷)

لہٰذا ثابت ہوگیا کہ جب ایسے فعل کے مرتکبہ پر کافرہ ومرتدہ ہوجانے کا حکم ہے تو صورت حال میں شخص مذکور پر تو بدرجہ اولی حکم کفر وارتداد ہوگا بشرطیکہ اس پر زبردستی نہ کی گئی ہو کیوں کہ اگر جبراً اس سے ایسا کروا گیا تو وہ معذور ہے، جیسا کہ فقہ اکبر کی شرح میں مرقوم ہے: لو شد الزنّار علی وسطہ فقد کفّر ای اذا لم یکن مکرھًا ۔ترجمہ: اگر کسی نے اپنی کمر پر زنّار (علامت کفر کا دھاگہ) باندھا تو بیشک کافر ہوگیا بشرطیکہ اس پر زبردستی نہ کی گئی ہو۔(منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر، فصل فی الکفر صریحاً وکنایۃً، مصطفی البابی مصر ص ۱۸۵) (فتاویٰ رضویہ، کتاب الحظر وال اِباحۃ، جلد 24، صفحہ نمبر 550)

لہٰذا شخص مذکور بلاشبہ کافر ومرتد ہوگیا اس پر لازم ہے توبہ واستغفار کرکے نئے سرے سے اسلام کو سچے دل سے قبول کرے اور تجدید نکاح کرے ورنہ اس پر اس کی بیوی مانند اجنبیہ حرام ہے۔

مسلمانو! اللہ واحد قہار سے ڈرو، اسلام کو کھیل تماشہ نہ بناؤ، بہر حال تجدید ایمان فرض ہے اور بعد تجدید ایمان بے تجدید نکاح عورتوں کو ہاتھ نہیں لگا سکتا، جیسا کہ علمائے کرام ایسے شخص کے متعلق تحریر فرماتے ہیں جو کفر بک دے اس پر کیا کیا احکام جاری ہوتے ہیں: الدُّرِّ المختار عن شرح الوهبانية للعلامة حَسَنِ الشُّرُنبُلالی مایکون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح و اولاده اولادُ الزنا۔ و ما فیه خِلاف یؤمر بالاستغفار و التوبة و تجدید النکاح ۔ترجمہ: دُرمختار میں علامہ حسن شُرنبلالی کی شرح وہبانیہ سے منقول ہے۔ جو بالاتفاق کفر ہو اس سے عمل اور نکاح باطل ہو جائیں گے بلا تجدیدِ ایمان و نکاح اس کی اولاد اولادِ زنا ہوگی، اور جس میں اختلاف ہے اس میں قائل کو استغفار، توبہ، تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (الدر المختار کتاب الجہاد۔ باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۹)

نیز شخص مذکور جس طرح علی الاِعلان اس فعل بد کا مرتکب ہوا ہے اسی طرح سب کے سامنے اعلانیہ توبہ و تجدید ایمان کرے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اذا عملت سیئةً فاحدث عندها توبة السرّ بالسّر و العلانیة بالعلانیة (رواہ الامام احمد فی کتاب الزھد) والطبرانی فی المعجم الکبیر عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن ۔ترجمہ: جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً از سرنو توبہ کر، پوشیدہ کی پوشیدہ، اور آشکارا کی آشکارا۔ اس کو امام احمد نے کتاب الزہد میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں سند حسن کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

و الله سبحانه و تعالیٰ أعلم بالصواب

کتبہ محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

۱۴/صفر المظفر /۱۴۴۰ھ۔24/اکتوبر /2018

علوم خمسہ کیا ہے اور اس کا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا ہے یا نہیں؟

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔سوال: علوم خمسہ کیا ہیں؟ اور ان کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء کیا گیا ہے یا نہیں؟ فقط

والسلام ۔سائل احمد رضا:اتر دیناج پور:بنگال

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ و برکاتہ ۔علوم خمسہ پانچ ہیں ۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ :۔ ان اللہ عندہ علم الساعتہ و ینزل الغیث و یعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ما ذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر (پارہ۲۱،سورہ لقمان،آیت ۶۷,۶۸)یعنی بے شک! اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے،اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کماءے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی، بے شک اللہ جاننے والا اور بتانے والا ہے ۔(ترجمہ: کنزالایمان شریف)

انھیں کی نسبت سورہ جن میں ارشاد ہوا کہ: علم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارضی من رسول (پارہ ۲۹ سورہ جن آیت ۲۶)یعنی غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے(ترجمہ:کنزالایمان شریف)

غرض یہ کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ان خبروں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتاءے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورہ جن میں دی ہے ۔خلاصہ یہ کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریق معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے ۔

ان پانچوں علم کے متعلق علامہ احمد بن صاوی مالکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: حق یہ ہے کہ بے شک! ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم دنیا سے تشریف نہ لے گئے یہاں تک کہ ان کو پانچوں علوم پر بھی مطلع کیا گیا ۔لیکن ! ان کے چھپانے کا حکم ہوا ۔(تفسیر صاوی جلد سوم صفحہ ۲۴۳)

حضرت علامہ ملا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: اور تو یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ ان پانچوں علوم کا اگر چہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں لیکن یہ جاءز ہے کہ اللہ اپنے محبوبوں اور ولیوں میں سے جس کو چاہے سکھا دے ۔اللہ تعالیٰ کے اس قول کے قرینے سے کہ: اللہ جاننے والا اور خبر دینے (بتانے)والا ہے ۔اور خبیر بمعنی خبر دینے والا،بتانے والا ہے ۔(تفسیرات احمدیہ صفحہ ۳۹۷)

حضرت سیدی امام عبدالوہاب اشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو کل شیء کا علم

دیا گیا ہے حتیٰ کہ روح اور ان پانچ غیبوں کا بھی جن کا بیان آیت ان اللہ عندہ علم الساعتہ میں ہے۔(کشف الغمۃ جلد دوم صفحہ ۵۷)

حضرت امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ ابو عبد اللہ شیرازی سے نقل فرماتے ہیں کہ: ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقی مقامات پا کر جب صفت روحانی تک پہونچتا ہے تو اسے علم غیب حاصل ہوتا ہے۔(مرقات شرح مشکوٰۃ)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: یعنی مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بارگاہ اقدس سے فائض ہوا بندہ کیونکر اپنی جگہ سے مقام قدس تک ترقی کرتا ہے کہ ہر شئی اس پر ظاہر ہو جاتی ہے، جیسا کہ معراج میں آپ نے اس مقام سے خبر دی۔(فیوض الحرمین صفحہ ۵۹)

یہی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ: عارف مقام حق تک کھینچ کر بارگاہ قرب میں ہوتا ہے تو ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے۔(فیوض الحرمین صفحہ ۶۱)

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: لوح محفوظ پر مطلع ہونا اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا مطالعہ کرنا بھی بعض اولیاء سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔(تفسیر عزیزی، سورہ جن)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء اولیاء کو نہیں ہوتا، میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبیات ان کو حاصل ہوتا ہے-اصل میں یہ علم حق ہے۔(شمائم امدادیہ صفحہ ۱۱۵)،(امداد المشتاق صفحہ ۷۶)

بس اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں حالانکہ اس تعلق سے اور بہت سارے دلائل ہیں، اللہ تعالیٰ حق لکھنے، حق بولنے، حق سمجھنے اور بات پر عمل کرنے اور حق والوں کے نقش قدم پر چلتے رہنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح والمجیب نجیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

علم غیب نبی پر حدیث عائشہ صدیقہ کا خلاصہ

سوال: دیابنہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر حضور کو علم غیب تھا تو حضرت عائشہ کا فرمان جو کہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کل کی

بات جانتے ہیں وہ جھوٹا ہے برائے کرم جواب جلد عطا فرمادیں۔ سائل/ داؤد سلیمان

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

اس حدیث سے مراد ہے بالذات نہ جاننا ورنہ صدہا احادیث اور قرآنی آیات کی مخالفت لازم آئیگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی دجال کی امام مہدی کی شفاعت کی جنگ بدر سے پیشتر کفار کے قتل کی اور جگہ قتل کی خبر دی نیز اگر حضرت عائشہ صدیقہ کے فرمان سے ظاہری معنی بھی مراد لیے جائیں تو مخالفین کے بھی خلاف ہے وہ بھی بہت سے غیوب کا علم جانتے ہیں اور اس میں بالکل نفی ہے مجھے یقین ہے کہ کل سورج نکلے گا رات آئیگی یہ بھی کل کا علم ہے۔(جاء الحق ص ۱۱۸)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی حدیث شریف کا خلاصہ معراج کی تعلق سے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موافق یہ ہے کی شب معراج حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوا کیا یہ صحیح ہے برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں سائل/ عبداللہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے انکار سے اس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے کیونکہ حضرت عائشہ نے یہ نہیں کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میں نے اپنے رب کو نہیں دیکھا۔حضرت عائشہ نے اپنے طور سے قرآن مجید سے استدلال کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے اور جب صحابی کوئی مسئلہ بیان کرے اور دوسرا اصحابی اسکی مخالفت بیان کرے تو اس کا قول کوئی حجت نہیں ہوتا اور جب صحیح روایات کیساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ ثابت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے شب معراج اللہ تعالی کو دیکھا ہے تو ان روایات کو قبول کرنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالی کو دیکھنے کا واقعہ ان مسائل میں سے نہیں ہے جس کو عقل سے مستنبط کیا جاسکے یا ان کو ظن سے بیان کیا جاسکے یہ صرف اسی صورت پر محمول کیا جاسکتا ہے کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو اور کوئی یہ نہیں کہ سکتا کہ حضرت

ابن عباس نے اپنے ظن اور قیاس سے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کو دیکھا ہے۔

علامہ معمر بن راشد نے کہا اس مسئلہ میں حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس کا اختلاف ہے اور حضرت عائشہ ابن عباس سے زیادہ عالم نہیں ہیں حضرت ابن عباس کی روایات رویت باری کا اثبات کرتی ہیں اور حضرت عائشہ وغیرھا کی روایات رویت کی نفی کرتی ہیں اور جب مثبت اور منفی روایات میں تعارض ہو تو مثبت روایات کو منفی روایات پر ترجیح دی جاتی ہیں حاصل بحث یہ ہیکہ اکثر علماء کے نزدیک راجح یہ ہیکہ شب معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کی آنکھوں سے رب تبارک وتعالی کو دیکھا ہے اور حضرت عائشہ نے کسی حدیث کی بناء پر رویت کا انکار نہیں کیا ہے اگر اس سلسلہ میں انکے پاس کوئی حدیث ہوتی تو وہ اس کا ذکر کرتیں۔(مزید تفصیل اور انکے استنباط کردہ آیات کے جوابات علامہ ابن شرف نووی کی کتاب شرح مسلم ج اول ص ۹۷ میں دیکھیں)

واللہ اعلم باالصواب

کتبہ: محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: محمد شہروز عالم اکرمی

مورخہ:-۱۸/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ اتوار//18/10/28

اگر بالغ شخص اسلام قبول کیا تو کیا ختنہ کروانا ضروری ہے یا نہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی نوجوان آدمی ہندو سے مسلمان ہوا تو کیا اسے ختنہ کروانا ضروری ہے۔سائل محمد شمیم القادری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

بوڑھا آدمی مشرف باسلام ہوا جس میں ختنہ کرانے کی طاقت نہیں تو ختنہ کرانے کی حاجت نہیں۔بالغ شخص مشرف باسلام ہوا، اگر وہ خود ہی اپنی مسلمانی کرسکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے کرلے ورنہ نہیں، ہاں اگر ممکن ہو کہ کوئی عورت جو ختنہ کرنا جانتی ہو، اس سے نکاح کرے تو نکاح کرکے اس سے ختنہ کرالے۔(عالمگیری و بہار شریعت حصہ شانزدہم ختنہ کا بیان)

واللہ تعالی اعلم

ازقلم: محمد اسماعیل خاں امجدی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء الله النعیمی

کیا دیوبندی کا دیا ھوا پنکھا مسجد میں لگا سکتے ھیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ سنی مسجد میں ایک دیوبندی نے فین (پنکھا) دیا اس کو مسجد میں لگانا کیسا ہے؟ سائل/غلام یاسین

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

کافر حربی یا وہابیہ، دیابنہ جو اپنے عقائد کفریہ کی بنا پر کافر و مرتد ھو چکے ھیں ان کا مال معصوم نہیں اسلئے ان سے کسی بھی طرح کا انتفاع کیا جا سکتا ھے۔ بشرطیکہ دغا فریب اور بدعہدی نہ ھو کہ یہ کام غیر مسلم کے ساتھ بھی روا نہیں۔ اور یہاں جبکہ وہ خود دے رھا ہے لے سکتے ہیں۔ لھذا ان سے حاصل شدہ رقوم یا سامان مسجد کے لیے لیا جا سکتا ہے شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ ماخوذ از (فتاوی فیض الرسول وکتب الفقھیہ) البتہ اگر انکے تعاون پر انکا عمل دخل ھو تو نہ لیا جائے یہی بھتر ہے۔

ھذا ما ظھر لی والعلم عند الله وعلمه احکم

از قلم: منظور احمد یار علوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

وھابی کا جنازہ پڑھنا یا پڑھانا کیسا ھے

سوال: وہابی کا جنازہ پڑھنا یا پڑھانا کیسا ہے؟ سائل شہزاد رضا۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

ایسے وہابی دیوبندی جنکے عقائد حد کفر تک پہنچ چکے ہوں ان وہابیوں دیوبندیوں کے عقائد کو جانتے ہوئے ان کو مسلمان سمجھکر ان کی نماز جنازہ پڑھنا کفر ہے وہابیوں کے عقائد کو جانتے ہوئے ان کو مسلمان سمجھ کر ان کی نماز جنازہ پڑھنا کفر ہے اور پڑھنے والے پر تجدید ایمان (نکاح والا ہے) تو تجدید نکاح لازم ہے اور محض تملق و چاپلوسی یا کسی اور غرض سے پڑھنا حرام ہے پڑھنے والے پر توبہ واستغفار لازم ہے۔ (فتاوی علیمیہ جلد 1 صفحہ 309)

والله تعالی اعلم

کتبہ: محمد اشفاق احمد علیمی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

دیوبندی وھابی کا نکاح پڑھانا جائز نہیں ھے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کے وہابی دیوبندی کا نکاح پڑھانا کیسا اوران کی شادی میں شریک ہونا کیسا حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔سائل غلام یاسین

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الحَقِّ وَالصَّوَاب

وہابی دیوبندی کا نکاح پڑھانا جائز نہیں ہے اگر نہ جانتے ہوئے پڑھا دیا ہے تو تجدید ایمان اور تجدید نکاح کے بغیر اقتداء درست ہے بشرطیکہ اور کوئی وجہ مانع امامت نہ ہو لیکن آئیندہ بلا تحقیق کوئی نکاح نہ پڑھائے لوگوں کے سامنے عہد کریں اور نکاحانہ پیسہ واپس کرے اور اگر ایسا نہ کریں تو اس کی اقتداء نہ کریں ان کا بائکاٹ کریں اور اگر جان بوجھ کر پڑھا دیا تو سخت گنہگار لائق عذاب قہار ہے اس پر لازم ہے کہ مجمع عام میں لوگوں کے سامنے اعلانیہ توبہ واستغفار کرے اگر ایسا نہ کریں تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ایسے لوگ سخت فاسق فاسق و فاجر ہے۔(فتاوی فیض الرسول جلد اول صفح ۳۰۷/۳۳۵)

(حدیث شریف) ایا کم و ایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم یعنی تم ان سے دور رہو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں اگر بیمار پڑ جائیں تو انکی عیادت نہ کرو اگر وہ مر جائیں ان کے جنازے میں شریک نہ ہوان سے ملاقات ہو تو ان سے سلام نہ کروان کے ساتھ نہ بیٹھو۔ان کے ساتھ نہ پانی پیو ان کے ساتھ نہ کھانا کھاؤ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کروان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو اوران کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ (مسلم شریف)(ابوداؤد شریف)(ابن ماجہ شریف) عقیلی اور ابن حبان کی روایات کا مجموعہ ہے۔(انوارالحدیث صفحہ 103)

واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

ولی سے وسیلہ جائز ہے

سوال: کیا ولی سے وسیلہ جائز ہے؟ جواب واستعینو باالصبر والصلاۃ حضرت تسلی بخش جواب دیں وسیلہ کی اہمیت قرآن اوراحادیث کی روشنی میں۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الحَقِّ وَالصَّوَاب

وسیلہ کی اہمیت قرآن اوراحادیث کی روشنی میں بہت زیادہ ہے اورتمام امت اسلامی میں جیسا کہ تاریخ گواہ ہے ساتویں ہجری تک کوئی بھی اعتراض توسل پرنہیں ہوتا تھالیکن جب وھابیت کے افکار کے بانی ابن تیمیہ(جوسنہ 661 ہجری کو دنیامیں آیااور 727 ہجری کوان کے افکار باطلہ کی وجہ سے شام میں کسی زندان میں اس دنیاسے چلاگیا) سب سے پہلاشخص ہے جس نےتوحید کے نام پرمعاذاللہ توحید کابیڑاغرق کیااس کی سب سے بڑی وجہ توحیداوراسکی اقسام کوصحیح طریقے سےنہیں سمجھنااورادراک نہیں کرناہے۔وہ بہت سارے شعائر دینی سے شرک یابدعت کہہ کرمنکر ہوگیااور بعد میں اسکے شاگرد نامدارمحمدابن عبدالوھاب نےبھی اسلام کواختلاف وسیلہ کے فتنہ سے دوچار کردیا۔آج بھی ایسے افرادنظرآنے لگے ہیں جوتوحید کےمعنی ومفہوم کوصحیح ادراک نہ کرنے کےسبب توسل سے اگرصراحتاانکارنہ کرےتوکم ازکم شبہات رکھتے ہیں۔ لہذا آج ہم توسل کے بارے میں کچھ مطالب آپ کی خدمت میں پیش کرینگے۔

وسیلہ انتخاب کےمعنی میں استعمال ہوتاہےاوروسیلہ اس چیز کوکہاجاتاہے جوانسان کوکسی دوسرے سے قریب کرے خداکی طرف توسّل کرنااوروسیلہ منتخب کرنایہ ہےکہ انسان ایساعمل انجام دے جس سے اسے خداکاقرب نصیب ہو،اوروسیلہ اس چیز کےمعنی میں بھی ہے جس کے ذریعے انسان دوسری چیز سےنزدیک ہوتاہےوسیلہ،تقرب حاصل کرنے کےمعنی میں بھی ہےاوراس چیز کےمعنی بھی ہے جس کے ذریعے انسان دوسری شے کاقرب حاصل کرتاہے۔اوریہ ایک وسیع مفہوم ہے دینی اصطلاح میں اس کی مختصرتعریف یہ ہوسکتی ہے بارگاہ الہی میں اولیائے الہی (حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرفہرست) سےتوسّل کے ذریعہ مادّی اورمعنوی مشکلات حل کرانا۔

وسیلہ کی کئی اقسام ہیں لیکن ہمارامورد بحث قسم توسل انبیاء اوراولیائے الہی کے ذریعے سے ہےتوسل قرآن مجید میں:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ وَابْتَغُواْ إِلَيهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُواْ فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ

تُفۡلِحُوۡنَ)(سورہ مائدہ آیت 35)اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف (قربت کا) ذریعہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو شاید تمہیں کامیابی نصیب ہو اس آیت میں وسیلہ کے ضمن میں علماء اور مفسرین مختلف اقوال بیان کرتے ہیں لیکن ان سب اقسام کو جمع کیا جاسکتا ہے لیکن ان میں اولیائے الٰہی کو وسیلہ بنانا سب سے زیادہ واضح اور روشن ہے جو روایات سے ثابت ہے:(وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا)(سورہ نساء ایت 64)اور کاش جب ان لوگوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا تو آپ کے پاس آتے اور خود بھی اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے حق میں استغفار کرتے تو یہ خدا کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاتے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں لوگ آ کر آپ سے توسل کرتے تھے اور یہ سلسلہ تا قیامت تک جاری رہے گا وسیلہ از روئے احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔سب احادیث کا نقل کرنا تو نہایت دشوار ہے البتہ ایک حدیث پیش کی جاتی ہیں:

(1) چنانچہ حضرت عثمان بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا فرمادیں کہ میری آنکھیں تندرست ہو جائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے تو تیرے لیے دعا کرتا ہوں اور اگر تو چاہتا ہے تو اس پر صبر کر کیونکہ یہ تیرے لیے بہتر ہے۔اس نے عرض کی کہ حضور ﷺ آپ دعا فرمادیں تو آپ نے اسے فرمایا وضو کرو اور دو رکعت نماز نفل ادا کرو اور پھر یہ دعا مانگو: ''اللھم انی اسئلك واتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة يا محمد انی اتوجهت بك الی ربی حاجتی هذه فتقضی لی اللهم شفعه فی۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری رحمت والے نبی محمد کے وسیلے سے، تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت کے لیے متوجہ ہوتا ہوں۔پس میری اس حاجت کو پورا فرما۔اے اللہ! میرے حق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کو قبول فرما۔حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ ''ففعل الرجل فابصر''اس شخص نے اس طرح کیا تو آنکھ والا ہوگیا(بینائی حاصل ہوگئی) ملاحظہ ہو۔(مسند احمد ج٤،ص ١٣٩،حدیث ١٧٢٤٠)،(سنن ابن ماجہ ج١،ص ٤٤١حدیث ١٣٨٥،باب صلوۃ الحاجت)

واللہ تعالی اعلم

از قلم: محمد امتیاز القادری

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

ہمارے سرکار کے غسل مقدس کا پانی کہاں گیا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔حضور اقدس ﷺ کے غسل مقدس کا پانی کہاں گیا جواب عنایت فرمائیں۔سائل ناظم رضا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔ فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ نے مدارج النبوۃ کے حوالے سے اپنی کتاب خطبات محرم صفحہ 51 پر تحریر فرماتے ہیں کہ غسل وصال میں حضرت علی،حضرت عباس،حضرت فضل بن عباس،حضرت قثم بن عباس اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہم نے مل جل کر آپ کو غسل دیا اور حضرت اوس بن خولی انصاری رضی اللہ تعالی عنہ پانی کا گھڑا بھر بھر کر لاتے تھے۔غسل کے بعد حضور ﷺ کی ناف مبارک اور پلکوں پر پانی کے جو قطرے اور تری رہ گئی تھی۔جوش عقیدت میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کو اپنی زبان سے چاٹ کر پی لیا۔آپ فرماتے تھے کہ اس کی برکت سے میرا علم اور قوت حافظہ بہت بڑھ گئی۔اور باقی پانیوں کے بارئے میں غالباً سیرت مصطفی میں ہے کہ فرشتوں نے آسمان میں اٹھالے گئے۔

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: عبد الستار رضوی احمد القادری

۷/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ -- 17 اکتوبر 2018

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

قرآن و حدیث کا فیصلہ نہ ماننے والا کیسا؟؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے ساتھ کوئی زمین کا مسئلہ ہوا تو زید نے کہا کہ اس کا حل قرآن و حدیث سے نکالا جائے تو اس مسئلہ کو مفتی صاحب کی بارگاہ میں لے گئے تو مفتی صاحب نے قرآن و حدیث کے حوالے سے جواب دیا اب زید کہتا ہے کہ ہم اس کو نہیں مانتے ہیں۔جب قرآن کی آیت و حدیث کی روشنی میں جواب دے دیا گیا تو

اب کہ زید قرآن کے فیصلے کو نہیں مان رہا تو زید پر کیا حکم لگے گا؟ اسکا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں دیں۔ سائل غلام احمد رضا ازہری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

جو شخص حدیث کا منکر ہے وہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا منکر ہے اور جو نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا منکر ہے وہ قرآن مجید کا منکر ہے اور جو قرآن مجید کا منکر ہے اللہ واحد قہار کا منکر ہے اور جو اللہ کا منکر ہے صریح کافر ہے اور جو مرتدو کافر ہے اسے اسلامی مسائل میں دخل دینے کا کیا حق؟ نیز اسکی بات کیونکر مسموع ہوگی؟ اللہ عزوجل فرماتا ہے ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنه فانتھوا رسول جو کچھ تمھیں دیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور رفقہ کا انکار قرآن مجید کا انکار ہے "قال اللہ:- فلولا نفر من کل فرقة منھم طائفة لیتفقھوا فی الدین (فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ 46 / 134) لہذا مذکور شخص پر توبہ واستغفار وتجدید ایمان وتجدید نکاح وتجدید بیعت لازم ہے۔

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: عبد الستار رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت سے نور ہونے میں کچھ فرق نہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں یا بشر؟ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں! سائل حسن رضا مجبیؔ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، صورت مسئولہ میں عرض ہے کہ: نور محمدی اور حضور سرکار مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کوئی دو چیز نہیں بلکہ ایک ہی ذات پاک کے دو نام ہیں۔ جب تک ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پردہ غیب میں رہے اور اس دنیا میں ظاہر نہ ہوئے تھے اس وقت تک کے لئے آپ کی ذات پاک کو نور محمدی کے

نام سے یاد کیا جاتا ہے۔اور جب سرکار مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مقدس پیدا ہو کر اس دنیا میں جلوہ نما ہوئے تو اس وقت سے سرکار مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک کو محمد رسول اللہ کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔

سرکار مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جس طرح ہماری دنیا میں تشریف لانے سے پہلے نور تھے یونہی اس دنیا میں تشریف لانے کے بعد بھی نور رہیں۔فرق یہ ہے کہ پہلے صرف نور تھے اور اب نور ہونے کے ساتھ بشر بھی ہیں۔اور ہاں! بشر ہونے کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے میں کچھ فرق نہ آسکا۔بس یوں سمجھو! کہ جس طرح کسی شیشی میں عطر رکھ دیا گیا ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ نے گوشت پوست، ہڈی اور خون سے بنے ہوئے بشری سانچے میں نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رکھ دیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ: قد جاء کم من اللہ نور۔ یعنی اے لوگو! واقعی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور فرمایا۔دوسری جگہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے کہ: قل انما انا بشر مثلکم۔یعنی اے پیارے! تم فرماؤ!! (اے لوگو!) خدا نہ ہونے میں تو تم جیسا بشر ہوں۔قرآن کریم کی ان دو آیات مقدسہ سے ثابت ہوا کہ سرکار مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور بھی ہیں اور بشر بھی۔

لہذا وہ شخص جو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بشر ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے، مسلمان نہیں اور جو سرکار کو نور نہ مانے اور اپنے جیسا بشر بتائے وہ مردود وشیطان ہے۔(تعمیر ادب حصہ پنجم صفحہ ٦٦۔٦٧۔٦٨)

واللہ تعالیٰ اعلم

از قلم: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

ہندو کی طرح ماتھے پر ٹیکہ لگانا جائز نہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ قوم ہندو اپنی پیشانی پر ٹیکہ لگاتے ہیں کیا مسلمان اس کو لگا سکتا ہے؟ اگر کسی مسلمان نے اس کو درست سمجھ کر لگا لیا تو اس پر شریعت کا کیا

حکم لگے گا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں المستفتی محمد سیف الدین صدیقی اشرفی شمسی {ایم پی}

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔غیر مسلم اقوام کے شعائر اپنانا حرام ہے ہر ایک کام جو کسی قوم کا مذہبی شعار ہو مثلاً پوجا پاٹ کرنا، پرشاد لینا یا دینا، ماتھے پر ٹیکہ لگانا، ہاتھوں میں راکھی باندھنا وغیرہ یہ کسی مسلمان کے لئے ہرگز ہرگز درست نہیں۔اس سے ایمان کو بھی خطرہ ہوتا ہے اور کفر لاحق ہونے کا خدشہ ہوتا ہے یا دوسری اقوام کو خوش کرنے کے لئے یہ کیا جائے۔بہر حال یہ حرام ہے۔غیر مسلم اقوام کے مذہبی شعائر چاہے کراہت وانکار کے ساتھ ہی کیوں نہ اپنائے جائیں یہ بہر حال شرعاً سنگین حرام ہے چنانچہ صلیب لٹکانے کی سخت ممانعت کا حکم بخاری شریف میں موجود ہے اس لئے ہر مسلمان کو کسی بھی کام کے انجام دینے سے پہلے یہ سوچنا اپنا ایمانی فریضہ ہے کہ یہ کام اس کے ایمان ودین کے لئے نقصان دہ تو نہیں۔

حدیث میں ہے مومن چھوٹے گناہ کو بھی ایسا سمجھتا ہے جیسے سر پر پہاڑ ہو اور منافق پہاڑ جیسے گناہ کو ایسا سمجھتا ہے جیسے ناک پر مکھی ہو۔(بخاری شریف)(حاصل جواب یہ ہیکہ عند المتکلمین یہ حرام اور اشد حرام ہے جبکہ عند الفقہاء شعارِ کفّار اپنانا کفر ہے اور قشقہ کھینچنا یعنی ماتھے پر ٹیکہ لگانا شعارِ ہنود ہے لھٰذا بحکمِ فقہاء شخصِ مذکور فی السوال پر توبہ وتجدیدِ ایمان نیز بیوی والا ہو تو تجدید نکاح اور تجدیدِ بیعت سب لازم ہے)(برکاتی)

واللہ تعالیٰ اعلم

ازقلم: محمد اسماعیل خاں امجدی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

معاذاللہ تعالیٰ یہ کہنا کہ "حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قطرہ ناپاک سے پیدا ہوئے" کفر ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں اور مسئلہ یہ ہے کہ۔حضور قطرہ ناپاک سے پیدا ہوئے۔یہ کہنا کیسا ہے؟ جواب دیکر رہنمائی فرمائیں مہربانی ہوگی سائل محمد نوشاد عالم نظامی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں عرض ہے کہ مذکورہ بالا جملہ کہنے والے پر تجدید ایمان ونکاح لازم ہے۔

بعینہ سوال فتاویٰ شارح بخاری جلد اول صفحہ ۴۰۳ پر ہے۔میں حسن ظن رکھتا ہوں کہ آپ نے یہ سوال وہاں سے اخذ نہیں کیا ہوگا۔مگر اکثر احباب فتاوے کی کتابوں سے سوال لے کر گروپ میں سوال ڈال دیا کرتے ہیں۔جبکہ سوال تو عمل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔تاہم اس سوال کا جواب اسی کتاب سے نقل کرتا ہوں! ملاحظہ فرمائیں:

مذکورہ بالا کتاب میں ہے کہ: یقیناً یہ جملہ سخت توہین آمیز ہے۔کسی بھی شخص کو اگر یہ کہہ دیا جائے کہ تو قطرہ ناپاک سے پیدا ہوا ہے۔ تو اس کہنے والے شخص کا دماغ صحیح کر دے گا۔اس لئے یہ جملہ کہنے والا توبہ وتجدید ایمان اور (شادی شدہ ہے تو) تجدید نکاح بھی کرے۔اور اگر شخص مذکور تجدید ایمان ونکاح نہ کرے تو مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں! صحیح ومحقق یہ ہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی تخلیق جن مبارک نطفوں سے ہوئی ہے وہ ناپاک نہیں بلکہ پاک تھے۔جس طرح سے ان حضرات کے بول وبراز پاک ہیں۔اور ناچیز عرض کرتا ہے کہ: کون نہیں جانتا کہ نور مجسم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب پیدا ہوئے تو پیدا ہوتے ہی حمد الٰہی کا خطبہ پڑھا، اور سر سجدہ معبود میں رکھ کر یہ حق سے عرض کی، یارب! ھب لی امتی!! یارب ھبلی امتی اور خدا کا سجدہ کرنے کے لئے جسم کا پاک ہونا لازم ہے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کر کے بتا دیا کہ میری پیدائش تمہاری پیدائش کی طرح نہیں۔میں بھی پاک، میری ماں بھی پاک، اور جس زمین پر پیدا ہوا وہ زمین بھی پاک۔جب ہم پیدا ہوتے ہیں تو زچہ بچہ ناپاک اور جہاں پیدا ہوتے تو کئی گز زمین بھی ناپاک۔

اس لئے حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کو اپنی پیدائش پر قیاس کرنا جہالت و حماقت وگمراہی ہے۔اس لئے ایسا جملہ بولنے والا اگر امامت کرتا ہو تو اس کے پیچھے نماز درست نہیں۔واعظ ہو تو اس کا وعظ سننا جائز نہیں اس سے فاتحہ نیاز کرانا جائز نہیں! جب تک کہ اپنے اس کفریہ جملہ سے توبہ وتجدید ایمان ونکاح نہ کرلے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

نبی پاک ﷺ افضل ھیں یا قرآن مجید؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!!! کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام کہ ہمارے نبی کریم صل اللہ علیہ والہ وسلم افضل ہیں یا قرآن مجید افضل ہے- برائے کرم خلاصہ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی- سائل محمد سلیم رضا کشن گنج بہار

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ۔اصل مسئلہ سمجھنے کے لئے پہلے قرآن کریم کے دو اطلاق ذہن نشین کر لیجئے!!! قرآن مجید حقیقت میں اللہ عزوجل کا کلام اور اس کی صفت ہے جو واجب قدیم غیر مخلوق ہے۔ یہ قرآن کا حقیقی معنی ہے۔لیکن!!! ہمارے عرف میں قرآن اس مصحف یعنی کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں قرآن مجید لکھا ہو۔مثلاً:- ہم بولتے ہیں کہ یہ قرآن ہے یہ قرآن مجید بہت خوبصورت لکھا ہوا ہے اس قرآن کریم کا ہدیہ کیا ہے فلاں نے قرآن مجید مسجد پر وقف کیا قرآن کریم کی سنہری جلد بندھوا دو وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام محاورات میں قرآن سے مراد مصحف اور کتاب ہے اور یہ بلاشبہ حادث اور مخلوق ہے۔قرآن مجید بمعنی اول یعنی اللہ عزوجل کی صفت قدیم تمام مخلوقات حتیٰ کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے بھی افضل ہے اس معنی کر کسی کو قرآن سے افضل بتانا کفر ہے۔لیکن! بہ معنی مصحف جو مخلوق اور حادث ہے اس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا افضل ہونا بالکل واضح ہے کیونکہ امت کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تمام مخلوقات سے افضل ہیں۔

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جد الممتار میں فرمایا: قرآن سے مراد اگر مصحف ہو یعنی کاغذ اور روشنائی کا مجموعہ (کتاب) تو کوئی شک نہیں کہ وہ حادث ہے۔اور ہر حادث مخلوق ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اس سے افضل ہیں۔اور اگر قرآن سے مراد اللہ کا کلام اور اس کی صفت ہو تو کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات تمام مخلوقات سے افضل ہیں۔اور جو غیر باری تعالیٰ ہے وہ اس کے برابر کیسے ہوسکتا ہے؟ (جد الممتار جلد اول صفحہ ۱۱۹)

اس لئے یہ کہنا کہ قرآن کریم سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم افضل ہیں یہ ایک اعتبار سے کفر ہے جب کہ قائل کی نیت قرآن سے قرآن کا حقیقی معنی ہو یعنی اللہ کا کلام جو اس کی صفت ہے۔اور قرآن سے اس کا عرفی معنی مراد ہو یعنی مصحف اور کتاب تو درست ہے۔بہرحال! ایسے کلام سے بچنا ضروری ہے جس کا ایک معنی کفر ہو اور جس سے عوام میں انتشار پیدا ہو۔(فتاویٰ شارح بخاری جلد اول کتاب العقائد صفحہ ۲۷۵-۲۷۶)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

لفظ ذات اللہ کے لئے استعمال کرنا کیسا ہے؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جب حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے تو ساری چیزیں فنا ہو جائیں گی صرف خدا کی ذات باقی رہے گی۔ خدا کی ذات کہنا کیسا ہے؟ سائل طیب علی جھنگہا چوراہا گورکھپور یو پی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ کے لیئے لفظ ذات کہنا جائز ہے کوئی قباحت نہیں ہے۔ صاحب شرح تہذیب نے لفظ اللہ کی تعریف کرتے ہوئے لفظ ذات کا استعمال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں واللہ علم علی الاصح لذات الواجب الوجود المستجمع لجمیع صفات الکمال لفظ۔ اللہ اصح مذہب پر اس واجب الوجود ذات کا علم (نام) ہے جو تمام کمال کی صفتوں کا جامع ہے۔

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

شر دھانجلی یعنی کسی کافر کی تصویر پر پھول چڑھانا کیسا ہے؟

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسلمان کا کسی کافر کو شر دھانجلی میں تصویر یا مجسمہ پر پھول چڑھانا کیسا ہے؟ شر دھانجلی کا مطلب عزت کرنا احترام کرنا۔ سائل اویس رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ صورت مستفسرہ پر روشنی ڈالنے سے پہلے یہ واضح ہو جائے کہ شر دھانجلی کسے کہتے

ہیں؟ شر دھانجلی یعنی کافر کے موت کے بعد اس کی تصویر کو عزت کے ساتھ کسی بلند جگہ پر رکھ کر اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر اس کے لیے دعا کرنا تا کہ اسے سورگ (آرام کی جگہ یا بلفظ دیگر جنّت) ملے اور اس کی عزت افزائی کے لیے اس کی مورتی یا فوٹو پر پھول چڑھانا۔ معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ صورت مستفسرہ میں کسی مسلمان کا مردہ کافر کی تصویر (مورتی) پر پھول چڑھانا حرام حرام اَشد حرام ہے اور اگر بنیت تعظیم چڑھایا جیسا کہ سوال میں ذکر ہے پھر تو کفر ہے۔

جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: مجمع الانہر، شرح ملتقی الابحر وفتاوی ظہیریہ اور الاشباہ والنظائر وتنویر الابصار ودرمختار وغیرہا میں ہے: یکفر بتبجیل الکافر حتی لو سلّم علی الذمی تبجیلًا کفر و بقوله للمجوسی یااستاذ تبجیلًا۔ ترجمہ: کافر کی تعظیم کفر ہے حتی کہ اگر کسی نے ذمی کو تعظیمًا سلام کہا تو یہ کفر ہے، کسی نے مجوسی کو بطور تعظیم یا استاد کہا تو یہ بھی کفر ہے۔(الاشباہ والنظائر، کتاب السیر والردۃ، ادارۃ القرآن کراچی ۱/ ۲۸۸)(درمختار، کتاب الحظر)(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۴، صفحہ ۶۷۲، رضافاؤنڈیشن لاہور)

لہٰذا ثابت ہوگیا کہ کافر کو جب بحالت حیات برائے تعظیم سلام کرنے کو علماء کفر کہتے ہیں تو بعدِ موت برائے تعظیم اس پر پھول چڑھانا تو بدرجہ اولیٰ کفر اَشد کفر ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ یہ کفار کے عقیدہ کفر کو بڑھاوا دینا ہے جو اشد کفر ہے اور شعارِ کفار کو اختیار کرنا اور اس پر راضی ہونا بالِاجماع کفر ہے۔

جیسا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے: منح الروض الازہر میں ہے: من رضی بکفر نفسه فقد کفر ای اجماعا و بکفر غیرہ اختلف المشائخ۔ ترجمہ: جو اپنی ذات کے کفر پر خوش ہوا وہ بالاتفاق کافر ہے اور جو کسی دوسرے کے کفر پر خوش ہوا اس کے بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے۔(منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی الکفر صریحا وکنایۃ مصطفی البابی مصر ص ۱۸۰۔ ۱۷۹) اور کفر پر رضا جیسی سو برس کے لئے ویسے ہی ایک لمحہ کے لئے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۴، صفحہ نمبر ۶۷۲)

تو کفار کے عقائد باطلہ کو اختیار کرنا تو اَشد کفر ہوگا۔ نیز فقیہ ملت علیہ الرحمہ تو مطلقًا کسی کافر کی مورتی پر پھول چڑھانے کو کفر وشرک لکھتے ہیں: لہٰذا مورتیوں پر پھول مالا چڑھانے والے کافر ومرتد ہیں خواہ وہ کسی کی مورتی ہو۔ ایسے لوگوں پر لازم ہے کہ علانیہ توبہ واستغفار کریں اور جو بیوی والے ہوں وہ تجدید نکاح بھی کریں۔(فتاوی فقیہ ملت، جلد ۱ صفحہ ۲۵) ایسا کرنے والا کافر ومرتد اسلام سے نکل گیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے، اس پر ویسے ہی مجمع کثیر میں علی الاعلان توبہ کرنا از سرِ نو مسلمان ہونا فرض ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السرّ بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃِ، رواہ الامام احمد فی الزھد والطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ترجمہ: جب تو کسی برائی کاارتکاب کرے تو توبہ بھی اسی طرح کی جائے مثلاً خفیہ گناہ پر خفیہ توبہ اور اعلانیہ گناہ پر اعلانیہ توبہ ضروری ہے، اسے امام احمد نے زہد میں اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں سند حسن کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے ۔(کنز العمال، بحوالہ احمد بن حنبل فی الزھد، حدیث ۱۰۱۸۰، موسسۃ الرسالہ بیروت ۴ / ۲۰۹)

هذا ما ظهر لی و الله سبحانه وتعالی و رسوله الكريم أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

۱۴/۱۲/۱۴۳۹ ذی الحجہ_2018/8/26

الجواب صحیح: فقط سید شمس الحق برکاتی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کے بموجب کملی کا لفظ استعمال کرنا کیسا ہے؟

السلام علیکم ورحمتہ اللہ تعالیٰ و برکاتہ سوال سرکار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو کالی کملی والا کہنا کیسا ہے۔ برائے کرم جواب عطا فرمائیں! سائل حشمت خان

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔فرہنگ آصفیہ جلد دوم ص 565 میں ہے کملی کمبل کی تصغیر ایک قسم کی اونی پوستین جو بکریوں اور بھیڑوں کی کھال سے تیار کی جاتی ہے اسے غریب درویش لوگ پہنا کرتے ہیں۔ فیروز اللغات ص 766 میں ہے کملی کمبل کی تصغیر چھوٹا کمبل بناءً علیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کو کملی کہنا ممنوع ہے۔

شامی میں ہے: مجرد ایھام المعنی المحال کافٍ للمنع کسی ناروا معنی کا ایہام منع کے لئے کافی ہے اس کی نظیر ,راعنا, ہے عربی زبان میں یہ مراعات باب مفاعلت سے امر کا صیغہ ہے جس کے ساتھ ,نا, ضمیر منصوب متصل جمع متکلم ہے جس کے معنی عربی زبان میں یہ ہیں ہماری رعایت فرمائیں یہود کی لغت میں راعی کے معنی احمق کے ہیں حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو جب صحابہ کرام اچھی طرح سن نہ پاتے یا سمجھ نہ پاتے تو عرض کرتے راعنا ہماری رعایت فرمائیے چونکہ یہود کی لغت میں راعی کے معنی احمق کے ہیں یہ گستاخ قوم اپنی فطری بدباطنی کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو راعنا کہتے قران مجید میں راعنا کہنے سے منع فرمایا گیا لھذا انھیں ہدایت کردی گئی کہ بجائے راعنا کے انظرنا کہو ارشاد ہے یا ایھا الذین امنوا لا تقولوا راعنا قولوا انظرنا اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں یہاں لغات دو ہیں تلفظ بھی الگ الگ تھا پھر بھی منع فرمایا گیا اور یہاں کملی میں ایک ہی زبان میں تصغیر ہے اگر چہ دوسرا معنی بھی ہے اس لئے یہ بدرجہ اولی ممنوع ہوگا اگر چہ بولنے والے کی نیت تصغیر کی نہ ہو دوسرا معنی ہو اس لئے کہ معاذ اللہ اگر تصغیر کی نیت سے بولے گا تو کفر ہے۔اور یہاں کملی میں ایک ہی لغت ہے تصغیر کا بھی معنی ہے اس لئے بدرجہ اولی ممنوع ہوگا۔

یہ حکم اس وقت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقا کملی والے کہا جائے لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کبھی چھوٹا کمبل بھی استعمال فرماتے تھے اب اگر حدیث میں اس کو بیان کرنے کے لئے کوئی لفظ وارد ہو تو اس کے ترجمہ میں کملی استعمال کیا جاسکتا ہے اسی طرح بعض صوفیائے کرام چھوٹا کمبل استعمال فرماتے ہیں اس کے ذکر میں کملی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ان دونوں صورتوں میں متعین ہے کہ کملی تصغیر کے لئے نہیں بلکہ بیان واقعہ ہے لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقا کملی والے کہیں گے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عام لباس کو کملی کہا حالاں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عام لباس کمبل نہیں علاوہ ازیں حضرات انبیا کرام کا ذکر ایسے صفات سے کرنا ممنوع ہے جس میں کوئی فضیلت نہ ہو۔

جیسا کہ شفاء اور اسکی شروح میں مذکور ہے یعنی حضور کے محاسن بیان کرنے کے دوران جیسا کہ لوگ کملی والے لفظ کو استعمال کیا کرتے ہیں عموماً نعت خواں اس کو استعمال کرتے ہیں جس کا مقصد فضائل کمالات بیان کرنا ہے ظاہر ہے کہ کملی والے ہونے میں کوئی فضیلت نہیں اس لئے مقام مدح میں استعمال سے بچنا لازم ہے۔(فتاوی شارح بخاری کتاب العقائد باب عقائد متعلقہ نبوت ص 535)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: محمد اسماعیل خان امجدی

۱۸/۱۲/۱۴۳۹ ذی الحجہ-2018/8/30

الجواب صحیح و جانب المنع فی استعمال لفظِ " کملی "رجیح سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

دیوبندی وھابی کے یہاں کھانا پینا کیسا ھے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ ۔کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ دیوبندی کے ہاتھ کا کھانا، کھانا کیسا ہے مومن کیلئے جائز ہے یانا جائز برائے کرم دلیل کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں ۔ سائل: محمد عرش عالم (بہار)

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، برما، بنگال، اور ہندوستان و پاکستان کے سیکڑوں علماء کرام ومفتیان عظام نے دیوبندیوں کے متعلق بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اسلام سے خارج کافر و مرتد ہیں، اور فرمایا من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر یعنی جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ۔ایسا ہی فتوی رضویہ جلد چہارم صفحہ (222) میں ہے اور فتوئ حسام الحرمین میں تفصیلا موجود ہے ۔

اور حدیث شریف میں ہے ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم وان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلاتشھدوھم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتواکلوھم ولا تناکحوھم ولاتصلوا علیھم ولا تصلو معھم یعنی بدمذہبوں سے دور رہو انہیں اپنے قریب نہ آنے دو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں، اگر وہ بیمار پڑھیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اور وہ مرجائیں تو ان کے جنازے میں نہ شریک ہو، ان سے ملاقات ہو تو ان سے سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے پاس پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان سے شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو، اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ۔ یہ حدیث مسلم شریف، ابو داود، ابن ماجہ، عقیلی، اور ابن حبان کی روایتوں کا مجموعہ ہے ۔

جو لوگ دیوبندی جانتے ہوئے ان کے یہاں دعوتیں کھاتے ہیں وہ فعل حرام کے مرتکب ہیں ان پر لازم ہے کہ علانیہ توبہ واستغفار کریں اور پھر کبھی ایسا نہ کرنے کا عہد کریں اگر وہ توبہ واستغفار نہ کریں ان سے دور رہیں اور انہیں اپنے سے دور رکھیں خدائے تعالی کا ارشاد ہے واما ینسینك الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم

الظالمین اور جوکہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔(القرآن پارہ 7 سورہ انعام آیت (68)
(فتوی فقیہ ملت جلد دوم ص (315)

والله ورسوله اعلم بالصواب

کتبہ: محمد راشد مکی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

۱۰/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ ۔20/اکتوبر 2018

تبلیغی جماعت کسے کہا جاتاہے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین تبلیغی جماعت کس کو بولا جاتاہیں اور ان کا عقیدہ کیاہے اور یہ کس کی کتاب پڑھتے ہیں۔اور جوان کہ مولانانے کفر لیکھا جس کتاب میں وہ بھی بتائے۔سائل عبد الرحمان

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔تبلیغی جماعت کے عقائد وہی ہے جو دیوبندی وہابی کے ہیں اور اسکا بانی مولوی الیاس کاندھلوی کے عقائد وہی تھے جو اشرف علی تھانوی کے تھے جیسا کہ انکی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ سے ظاہر ہے جسکے وجہ سے مکہ مکرمہ مدینہ منورہ ہندو پاک کے سینکڑوں علماء کرام ومفتیان عظام نے کفر کا فتویٰ دیا اور تحریر فرمایا کہ من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ۔ اور مولوی الیاس کاندھلوی کی تبلیغی جماعت کا مقصد چونکہ اشرف علی تھانوی اور رشید احمد گنگوھی کی کفری تعلیم کی نشرواشاعت اور مسلمانانِ ہندکو وہابی بنانا ہے اس لئے اسکا قیام ناجائز ہے۔

تبلیغی جماعت کے چلوں میں جانا اسکے اجتماع میں بیٹھنا اور اس کے ساتھ گشت کرنا جائز نہیں کہ دین وایمان کے لئے زھر قاتل ہے اور تبلیغی نصاب جو اجتماع میں پڑھا جاتا ہے اگرچہ اس کی سب باتیں غلط نہیں کہ اسمیں قرآن کریم کی آیتیں اور حدیث بھی ہے مگر بد مذہب وگمراہ سے قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

مسلم شریف کی حدیث ہے: انظروا عمن تاخذون دینکم یعنی جس سے اپنا علم دین حاصل کرواسے دیکھ لوکہیں گمراہ بدمذہب تو نہیں۔(مشکوۃ شریف صفحہ ۲۷)

مولوی الیاس کاندھلوی کی ذات اگرچہ بظاہر توہین رسول سے بری ہے لیکن جب وہ مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ توہین رسول کرنے والوں کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور انکی تائید کرتے ہیں تو وہ بھی مجرم ہے صرف ظاہر میں انکی جماعت کا کام کلمہ ونماز کی تبلیغ ہے اصل میں مسلمانانِ اہلسنت کو وہابی بنانا ہے اس لئے اس جماعت میں شریک ہونا حرام وناجائز ہے۔(فتاویٰ فیض الرسول جلد اول صفحہ ۴۴)

والله تعالی اعلم

کتبہ محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء الله النعیمی

۲/صفر المظفر ۱۴۴۰.12/۱ کتوبر 2018

کسی نے کہا کہ میں ھندو بن جاؤنگا اس کے بارے میں کیا حکم ھے

السلام علیکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ زید غصہ کی آغوش میں آکر بھرے مجمع میں عوام الناس کے سامنے پنچایت مکھیا اور پولیس فورس کے سامنے غصے میں کہ دیا کہ ہم ہندو بن جائیں گے مورتی خرید کرلائے گے بجرنگدل میں شامل ہوجائیں گے اور گالی دیا کافی دیا گاؤں کے لوگوں کو اور یہ کہا کہ داڑھی نوچ لینگے اور یہ بھی کہا کہ داڑھی والا بیمان ہے برا بھلا گالی دیا۔برائے کرم اس مسئلہ میں رہنمائی فرمائیں بڑی مہربانی ہوگی۔المستفتی اسرائیل رضا۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔اعلیحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں جس نے جس فرقہ کا نام لیا اسی فرقہ کا ہوگیا مذاق سے کہے یا دوسری وجہ سے (فتوی رضویہ جلد ششم صفحہ (102) (احکام شریعت جلد دوم صفحہ (2524) (فتاویٰ شارح بخاری جلد دوم صفحہ (582) اور فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی قدس سرہ فرماتے ہیں مذکورہ شخص دو وجہ سے کافر ہوا (1) کفر پر راضی ہونے سے دوسرا ارادہ کفر کرنے سے۔

عالمگیری میں ہے من یرضی بکفر نفسہ فقد کفر (عالمگیر جلد دوم صفحہ 257 الباب التاسع فی احکام المرتدین رشیدیہ پاکستان)

داڑھی کی توہین اس نیت سے کرنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اسلام کے شعار میں سے ہے تو کفر ہے لیکن لڑائی جھگڑے میں پکڑ لینا، نوچ لینا یا داڑھی کو لیکر کوئی سخت کلمہ کہنا حرام ضرور ہے۔ (فتاویٰ شارح بخاری جلد دوم صفحہ 359)

والله ورسوله اعلم بالصواب

کتبہ محمد راشد مکی

الجواب صحیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۳/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ۔13/اکتوبر 2018

وہابی و دیوبندی کی تقریر سننا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین وہابی دیوبندی کا بیان سننا کیسا ہیں اور اگر وہ کوئی اچھی بات بتائے تو اس کو لینا کیسا ہے۔ سائل دانش رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔آدھا لفظ بھی نہ سنا۔اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس بارے میں اَسلاف کا عمل نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں (حضرت) سَیِّدُنا سعید بن جُبَیْر شاگردِ عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو راستہ میں ایک بدمذہب ملا۔کہا، کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔عرض کی ایک کلمہ۔(آپ نے) اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا: "وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ"۔(یعنی) آدھا لفظ بھی نہیں۔لوگوں نے عرض کی، اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا: یہ ان میں سے ہے یعنی گمراہوں میں سے ہے۔

سَیِّدُنا امام ابن سیرین کی بدمذہبوں سے نفرت (اسی طرح) امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پاس دو بدمذہب آئے۔عرض کی، کچھ آیاتِ کلام اللہ آپ کو سنائیں! فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔عرض کی کچھ احادیثِ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنائیں! فرمایا، میں سننا نہیں چاہتا۔انہوں نے اصرار کیا۔فرمایا: تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔آخر وہ خائب و خاسر چلے گئے۔لوگوں نے عرض کی: اے امام! آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیتیں یا

حدیثیں سناتے؟ فرمایا: میں نے خوف کیا کہ وہ آیات واحادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو میں ہلاک ہو جاؤں۔

(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ واقعات نقل کرنے کے بعد) پھر فرمایا: آئمہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو تو یہ خوف اور اب عوام کو یہ جُرأت ہے وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ۔ دیکھو! امان کی راہ وہی ہے جو تمہیں تمہارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بتائی "اِیَّاکُمْ وَ اِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ "ان (بدمذہبوں) سے دُور رہو اور انھیں اپنے سے دُور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ دیکھو! نجات کی راہ وہی ہے جو تمہارے رب عَزَّ وَجَلَّ نے بتائی: فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (۶۸) (پ۷، الانعام: ۶۸) ترجمۂ کنز الایمان: تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ بھولے سے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھ گئے ہو تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہو جاؤ۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ۱۰۶، ۱۰۷ ملخصاً)۔ (صراط الجنان، ۳/ ۱۳۴)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے!!!! اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو۔ (وسائل بخشش مرمم ص ۳۱۵)

واللہ اعلم تعالیٰ بالصواب

کتبہ محمد یوسف قادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۳/صفر المظفر ۱۴۴۰. 13/اکتوبر 2018

مولیٰ حسین (رضی اللہ عنہ) کہنا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کو مولا حسین یا پھر نعت کے اشعار جیسے کہ پڑھا جاتا ہے میرا مولا حسین ہے یہ کہنا کیسا ہے کیا کہہ سکتے ہیں۔ برائے مہربانی بتائیں۔ محمد محبوب رضا دہلی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جی ہاں! امام حسین رضی اللہ عنہ کو مولیٰ حسین کہہ سکتے ہیں کوئی قباحت نہیں کیوں کہ لفظ مولی

کا معنی ہیں: ممالک، آقا، صاحب، والی، سردار، سلطان، بادشاہ، حاکم، خدائے تعالیٰ، شہنشاہ، حضرت۔(اردو فیروز اللغات، صفحہ نمبر ۱۳۱۷)

لہٰذا ثابت ہوگیا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے لفظ مولی بمعنی سرکار و سردار، محترم و معظم، حضرت و والی، سلطان و حاکم کے کر سکتے ہیں کوئی قباحت نہیں انہیں معنی میں لفظ مولی کا استعمال ہمارے اسلاف کرام رحمہم اللہ نے بزرگ ہستیوں کے لیے کیا مثلاً: واقره الشرنبلالی وعبد الحليم والمولى حسن العجيمي وابن الخادمي بقوله والقول ان ما في الهداية غير رواية النهاية كما توهم بعيد اه شرنبلالی، عبدالحلیم اور مولی ملاحسن عجیمی نے اس کو ثابت کیا اور خادمی نے اس کی تائید کرتے ہوئے یوں کہا کہ یہ کہنا کہ ہدایہ کا بیان نہایہ کی روایت کے خلاف ہے، یہ وہم بعید ہے اھ (خادمی شرح درر، کتاب الطہارۃ، دار سعادۃ مصر، ص ۲۰)

خادمی کی مذکورہ بالا عبارت میں حضرت ملا حسین علیہ الرحمہ کے لیے لفظ مولی کا استعمال کیا گیا ہے تو ہمارے آقا و مولی امام حسین رضی اللہ عنہ کے مولی کا لفظ بدرجہ اَتم استعمال کیا جا سکتا ہے اور علماء حق کرتے بھی ہیں اس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ بوجہ احترام باعث اجر و ثواب ہے۔

هذا ما ظهر لی والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

کتبہ محمد امتیاز حسین قادری

۱۳/صفر المظفر/۱۴۴۰ھ۔23/اکتوبر/2018

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

غنیتہ الطالبین سرکار غوث اعظم کی تصنیف کردہ کتاب ھے

سوال: زید یہ کہتا ہے کہ غنیتہ الطالبین اور الملفوظ اعلی حضرت اور فتاوی رضویہ اعلیٰ حضرت کے کتاب نہیں ہیں کیونکہ اس میں حنفیات کو غلط کہا گیا ہے زید کا ایسا کہنا کیسا ہے؟ تفصیل کے ساتھ مہربانی ہوگی۔ زید نے کہا میں بتادوں سرکار اعلیٰ حضرت نے اور حضور محدث ہند علیہ الرحمتہ نے غنیتہ الطالبین حضور غوث پاک کہ کتاب نہیں ہے کیوں کے اس کتاب میں حنفیات کو غلط کہا گیا ہے آپ الملفظ علیٰ حضرت اور فتاوی رضویہ غور سے پڑھنا آپ کو سب معلوم ہوجائے گا۔ سائل آسرار

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مستفسرہ میں مذکورہ مکمل قول قطعی درست نہیں ہے کیونکہ مجدد دین وملت اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قطعی یہ نہیں فرمایا کہ غنیۃ الطالبین حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف نہیں ہے بلکہ آپ نے اس کو مزید دلائل کی روشنی میں واضح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ غنیۃ الطالبین سید الاولیا کی تصنیف نہ ہونے کے قائل محض حضرت شیخ محدث دہلوی علیہ الرحمہ ہیں جیسا کہ آپ کی تحریر سے روز روشن کی طرح عیاں ہے:

کتاب غنیۃ الطالبین شریف کی نسبت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ خیال ہے کہ وہ سرے سے حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ہی نہیں مگر یہ نفی مجرد ہے۔اور امام حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی کہ اس کتاب میں بعض مستحقین عذاب نے الحاق کر دیا ہے،فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:وایاك ان تغتر بما وقع فی الغنیۃ لامام العارفین و قطب الاسلام والمسلمین الاستاذ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ فانہ دسہ علیہ فیھا من سینتقم اللہ منہ والا فھو برء من ذلك ۔ترجمہ: یعنی خبردار دھوکا نہ کھانا اس سے جو امام اولیاء سردار اسلام و مسلمین حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غنیہ میں واقع ہوا کہ اس کتاب میں اسے حضور پر افتراء کر کے ایسے شخص نے بڑھا دیا ہے کہ عنقریب اللہ عزوجل اس سے بدلہ لے گا، حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے بَری ہیں ۔(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب ان مافی الغنیۃ للشیخ عبدالقادر،مطبعۃ الجمالیہ مصر،ص ۱۴۸)

ثانیاً: اسی کتاب میں تمام اشعریہ یعنی اہلسنت و جماعت کو بدعتی،گمراہ،گمراہ گر لکھا ہے کہ: خلاف ماقالت الاشعریۃ من ان کلام اللہ معنی قائم بنفسہ واللہ حسیب کل مبتدع ضال مضل ۔ترجمہ: بخلاف اس کے جو اشاعرہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ایسا معنی ہے جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بدعتی،گمراہ وگمراہ گر کے لیے کافی ہے۔ الغنیۃ لطالبی طریق الحق فصل فی اعتقاد ان القرآن حروف مفھومۃ دار احیاء التراث العربی بیروت کیا کوئی ذی انصاف کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ یہ سرکار غوثیت کا ارشاد ہے جس کتاب میں تمام اہلسنت کو بدعتی،گمراہ گمراہ گر لکھا ہے اس میں حنفیہ کی نسبت کچھ ہو تو کیا جائے شکایت ہے ۔لہذا کوئی محل تشویش نہیں۔

ثالثاً: پھر یہ خود صریح غلط اور افترا بر افترا ہے کہ تمام حنفیہ کو ایسا لکھا ہے غنیۃ الطالبین کے یہاں صریح لفظ یہ ہیں کہ: ھم بعض اصحاب ابی حنیفۃ ۔وہ بعض حنفی ہیں ۔(الغنیۃ لطالبی طریق الحق فصل واما الجھمیۃ الخ ادارہ نشر،اشاعت علوم

اسلامیہ پشاور، ۱ / ۹۱) اس نے نہ حنفیہ پر الزام آسکتا ہے نہ معاذ اللہ حنفیت پر، آخر یہ تو قطعاً معلوم ہے اور سب جانتے ہیں کہ حنفیہ میں بعض معتزلی تھے، جیسے زمخشری صاحب کشاف و عبدالجبار و مطرزی صاحب مغرب و زاہدی صاحب قنیہ و حاوی و مجتبیٰ، پھر اس سے حنفیت و حنفیہ پر کیا الزام آیا۔ بعض شافعیہ زیدی رافضی ہیں اس سے شافعیہ و شافعیت پر کیا الزام آیا۔ نجد کے وہابی سب حنبلی ہیں پھر اس سے حنبلیہ و حنبلیت پر کیا الزام آیا، جانے دو رافضی خارجی معتزلی وہابی سب اسلام ہی میں نکلے اور اسلام کے مدعی ہوئے پھر معاذ اللہ اس سے اسلام و مسلمین پر کیا الزام آیا۔ (فتاویٰ رضویہ، کتاب الشتی، جلد ۱۹، صفحہ نمبر ۲۱۹)

لہٰذا ثابت ہوگیا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا ضرور یہ خیال تھا کہ غنیۃ الطالبین حضور غوث اعظم کی نہیں ہے اس وجہ سے اس میں کچھ تبدیلیاں کی گئیں ہیں جو خلاف شرع ہیں لیکن۔ مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قطعی غنیۃ الطالبین شریف کو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف کے منکر ہیں بلکہ آپ نے تو دلائل کی روشنی میں یہ واضح کیا کہ یہ تصنیف ضرور سید الاولیا، غوث اعظم عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کی ہے ہاں۔۔۔اس میں جو کچھ بھی خلاف شرع مرقوم ہے یہ شرپسندوں کا کام ہے قطعی غوث اعظم نے تمام حنفیوں کو غلط و گمراہ نہیں بتایا۔ آخر میں سنیوں سے گزارش ہے کہ وہ کسی بھی کتاب کی محض ایک سطر یا چند جملوں کو پڑھ کر بزرگ ہستیوں کی طرف کوئی بات منسوب نہ کریں پہلے اس موضوع پر مکمل بحث پڑھ لیں تاکہ علماء کرام و اسلاف عظام پر نادانستہ کوئی الزام آپ کے ذریعے عائد نہ ہو جائے جس کے باعث خسارہ ہو۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم بالصواب

کتبہ محمد امتیاز حسین قادری

۲۰/صفر المظفر/۱۴۴۰ھ۔30/اکتوبر/2018

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

مذہب اسلام کے عقائد کے خلاف تعلیم حاصل کرنا حرام ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام انگریزی تعلیم و سائنسی تحقیق کے لیے بچوں کو ان اداروں میں بھیجنا جہاں عقائد اسلام کے خلاف تعلیم دی جاتی ہے، مثلاً چاند و سورج گردش نہیں کرتے بلکہ زمین گردش کرتی ہے وغیرہ وغیرہ؟؟ سائل محمد منور حسین قادری۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مستفسرہ میں بہت میں علماء کرام نے ایسی تعلیمات کو حرام قرار دیا ہے جو اپنے مذہب حقہ (عقائد اسلام) کے خلاف ہو اس کا پڑھنا پڑھانا دونوں حرام ہے چاہے کسی بھی زبان میں ہو۔

جیسا کہ مجدد اعظم امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: غیر دین کی ایسی تعلیم کہ تعلیم ضروری دین کو روکے مطلقاً حرام ہے، فارسی ہو یا انگریزی یا ہندی، نیز ان باتوں کی تعلیم جو عقائد اسلام کے خلاف ہیں جیسے وجود آسمان کا انکار یا وجود جن وشیطان کا انکار یا زمین کی گردش سے لیل ونہار یا آسمانوں کا خرق والتیام محال ہونا یا اعادہ معدوم ناممکن ہونا وغیر ذلک عقائد باطلہ کہ فلسفہ قدیمہ جدیدہ میں ہیں ان کا پڑھنا پڑھانا حرام ہے کسی زبان میں ہو نیز ایسی تعلیم جس میں نیچریوں دہریوں کی صحبت رہے ان کا اثر پڑے دین کی گرہ سست ہو یا کھل جائے، اور اگر جملہ مفاسد سے پاک ہو تو علوم آلیہ مثل ریاضی وہندسہ وحساب وجبر ومقابلہ وجغرافیہ وامثال ذلک ضروریات دینیہ سیکھنے کے بعد سیکھنے کی کوئی ممانعت نہیں کسی زبان میں ہو اور نفس زبان کا سیکھنا کوئی حرج رکھتا ہی نہیں۔(فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والإباحۃ، جلد ۲۳، صفحہ نمبر ۷۰۹)

هذا ما ظهر لي والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۱۹/محرم الحرام/۱۴۴۰۔30/ستمبر/2018

دیوبندی سے میل جول رکھنے والے شخص کو مسجد کا صدر یا متولی بنانا درست نہیں

السلام علیکم۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا دعا سلام وہابیوں دیوبندیوں کے ساتھ رہتا ہے تو اسے مسجد اہلسنت کا متولی اور جلوس محمدی کا سرپرست اور دینی پروگرام کا سرپرست بنانا اور سنی کمیٹی کا ممبر بنانا شرعا کیسا ہے؟ اور زید پر حکم شرع کیا ہے مفصل جواب حوالے کے ساتھ عنایت فرمائیں۔سائل محمد وسیم فیضی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں کسی بھی صورت میں دیوبندی وہابی سے میل جول رکھنا سلام کلام وغیرہ رکھنا جائز نہیں ہے جیسا کہ حدیث میں ہے حدیث شریف ایاکم وایاھم لایضلونھم ولا یفتنونکم ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلاتشھدوھم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم لاتجالسوھم ولا تشاربوھم ولاتواکلوھم ولاتناکحوھم ولاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم یعنی تم ان سے دور رہو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں اگر بیمار پڑ جائیں تو انکی عیادت نہ کرو اگر وہ مر جائیں ان کے جنازے میں شریک نہ ہو ان سے ملاقات ہو تو ان سے سلام نہ کرو ان کے ساتھ نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو؛ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ؛ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو؛ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو (مسلم شریف)(ابو داؤد شریف)(ابن ماجہ شریف) عقیلی اور ابن حبان کی روایات کا مجموعہ ہے(انوار الحدیث ص 103)

اور اس سے میل جول رکھنے میں تعظیم کرنا بھی پایا جائے گا اور تعظیم کرنا اسلام کو ڈھانے کے مثل ہے عن ابراھیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام حضرت ابراہیم بن میسرۃ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بدمذہب کی تعظیم کی اس نے اسلام کو ڈھانے پر مدد کی اور ان لوگوں سے دور رہنے کا بھی حکم ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے واما ینسینك الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین لہذا ان لوگوں سے دور رہیں اور اگر کوئی نہیں مانے گا تو اپنے آپ کو ایسے انسان سے دور رکھے اور ایسے آدمی کو ہر گز مسجد کا صدر و غیرہ نہیں بنائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۱/صفر المظفر ۱۴۴۰ 1/11 اکتوبر 2018

قرآن شریف میں لفظ امی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کتنے مرتبہ استعمال ہوا

قرآن شریف میں لفظ امی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کتنے مرتبہ استعمال ہوا۔سائلہ زبیدہ خاتون دہلی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

قرآن مجید لفظ "امی" صراحتاً حضور ﷺ کے لیے صرف ایک سورہ میں دومرتبہ استعمال کیا گیا ہے، جو سورہ اعراف اور آیات مندرجہ ذیل ہیں :(أَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرسول النَّبِيّ الأُمِّيّ)و(فآمنوا باللهِ وَ رسولهِ النبيِّ الأُمِّيِّ)(القرآن الكريم، سورہ اعراف آیہ ۱۵۷ و ۱۵۸)

اس آیت کو لے کر مخالفین شان رسالت بے حد گستاخیاں کرتے ہیں اور اس کا "ان پڑھ نبی" (العیاذ باللہ) کرتے ہیں، اسی لیے میں نے مناسب سمجھا کہ ساتھ ساتھ اس کا صحیح ترجمہ اور اس کی تفسیر بھی نقل کر دی جائے، لفظ "امی" کا صحیح ترجمہ وضاحت کے ساتھ علماء کرام یہ تحریر فرمایا ہے: حضور سید المرسلین صلی تعالیٰ علیہ و سلّم " ان پڑھ" نہیں تھے بلکہ تلمیذ الرحمٰن تھے بارگاہِ رب العزت سے پڑھ کر آئے تھے۔ ایسا پڑھے کہ کسی سے پڑھنے کے محتاج ہی نہ تھے۔ یہ حضور صلی تعالیٰ علیہ وسلم کا بہت بڑا اعجاز اور کمال تھا۔ اصل میں اُمِّی کا ترجمہ جو اَن پڑھ کیا جاتا ہے وہ لغت کی رو سے بلکل غلط ہے۔ اُمِّی کا معنی ہے جو کسی شخص سے نہ پڑھا ہوا ہو۔ اُمِّی کے معانی یہ بھی ہیں جڑ، بنیاد، اصل اپنی حقیقت پر قائم ہو۔ اُمِّی کے معنی یہ بھی ہیں جو اپنی پیدائش کے وقت کی حالت پر ہو جس نے کسی سے لکھنا نہ سیکھا ہو۔ (رسول پاک ﷺ کے اسماء گرامی مع تشریح، صفحہ نمبر ۱۳)

مذکورہ بالا آیت کے تحت علامہ محمد کرم شاہ الازہری صاحب تفسیر ضیاء القرآن تحریر فرماتے ہیں: علامہ الوسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو اُمِّی مبعوث فرمانے میں اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی طرف اشارہ ہے جب وہ کسی کے سینے کو علوم و معارف سے لبریز کرتا ہے تو اسے کسی سے تحصیل علم میں مروجہ طریقوں کی ضرورت نہیں رہتی۔ علامہ اسماعیل حقی نے فرمایا: قلم اعلیٰ جس کا خادم کو اور لوح محفوظ جس کی نگاہوں میں ہو اس کو نوشت خواندگی کی کیا ضرورت اور جاننے کے باوجود نہ لکھنا یہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا روشن معجزہ ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن، جلد اول، تفسیر تحت آیت بالا)

نیز اسی آیت کے صاحب روح البیان نہایت خوش اصلوبی کے تفسیر تحریر فرماتے ہیں: ووصف عليه الصلاة والسلام بذلك تنبيهاً على أن كمال علمه مع حاله احدى معجزاته صلى الله عليه وسلم فهو بالنسبة إليه بأبي هو وأمي عليه الصلاة والسلام صفة مدح، وأما بالنسبة إلى غيره فلا، وذلك كصفة التكبير فإنها صفة مدح لله عز وجل وصفة ذم لغيره- ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صفت امی سے متصف فرما کر اس بات کو آشکار کیا کہ آپ کسی مخلوق سے پڑھنا لکھنا سیکھنے کے باوجود کمالِ علم رکھنا آپ کے معجزات میں ایک عظیم معجزہ ہے، لہذا صفت امی (پڑھنا لکھنا نہ سیکھنا) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تعریف والی صفت ہے، ۔میرے ماں باپ آپ پر قربانی ہوں ۔اور یہی صفت دوسروں کے لئے تعریف والی صفت نہیں اور یہ صفت تکبر کی طرح ہے کیونکہ صفات تکبر اللہ تعالی کے لئے صفت مدح ہے اور دوسروں کے لئے مذمت والی صفت ہے ۔(روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني ،سورۃ الاعراف، ۱۵۷)

هذا ما ظهر لی و الله سبحانه وتعالی أعلم بالصواب

کتبہ محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۸/۱/۱۴۴۰ محرم الحرام ۔ 2018/10/9

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ولادت کب ہوئی

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ولادت کب ہوئی ۔ سائلہ زبیدہ خاتون دہلی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت بقول ابن جوزی ۳ عیسوی میں یعنی اظہار نبوت سے پانچ سال قبل ہے ۔مشہور تر روایت یہی ہے ۔ایک قول یہ کہ آپ کی ولادت، ولادت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اکتالیسویں سال میں ہوئی ۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ یہ قول ابو بکر رازی کا ہے اور یہ قول اس کے مخالف ہے جسے ابن اسحاق نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کے بارے میں بیان کیا ہے کہ تمام اولاد کرام قبل از اظہار نبوت پیدا ہوئی ہیں بجز حضرت ابراہیم کے، اس لیے کہ اس قول کے بموجب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت اعلان نبوت کے ایک سال بعد ہوتی ہے ۔(مدارج النبوۃ، جلد دوم، صفحہ نمبر ۷۸۷)

هذا ما ظهر لی و الله سبحانه وتعالی أعلم بالصواب

کتبہ محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۸/۱/۱۴۴۰ محرم الحرام :9/2018/10

کوئی شخص یہ کھے کہ قرآن میں چالیس پارے ھیں تو اس پر کیا حکم ھے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ علمائے کرام کیا فرماتے ہیں اس مسئلے ذیل کے بارے میں کی اگر کوئی شخص یہ کہے کی قرآن شریف میں 40 پارہ ہیں تو اس کے اپر شریعت کا کیا حکم ہے اس کے گھر جانا اس کے ساتھ میل جول رکھنا اس کا جنازہ پڑھ نا کیسا ہے قرآن اور حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی؟ سائل محمد رضوان خان قادری صحبتیا بہرآئچ شریف یوپی انڈیا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں یہ من گھڑت باتیں ہیں اسکی کوئی اصل نہیں رافضی تو ویسے ہی کافر و مرتد ہے اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ قرآن مجید چالیس پارہ ہے وہ بھی کافر و مرتد ہے جیسا کہ فتاویٰ شارح بخاری کتاب العقائد میں ہے جس نے یہ کہا کہ قرآن چالیس پاروں میں ہے دس پارے خاص لوگ جانتے ہیں وغیرہ وغیرہ تو ایسا شخص کافر و مرتد اسلام سے خارج ہے ایسے شخص سے میل جول سلام وکلام حرام وگناہ ہے یہ سب جھوٹ اور فریب ہے لہذا ایسے انسان سے خود کو بھی دور رکھیں تا کہ گمراہ نہ کردیں کما قال اللہ تعالیٰ:واما ینسینك الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین (فتاویٰ شارح بخاری جلد اول کتاب العقائد عقائد متعلقہ قرآن حکیم صفحہ ۶۴۳)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۵/محرم الحرام ۱۴۴۰۔1/6 اکتوبر 2018

جس بارات میں وھابی شامل ھوں اس میں سنی حضرات شرکت کر سکتے ھیں یا نھیں

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس بارات میں وہابی دیوبندی شامل ہوں اس میں

سنیوں کو شرکت کرنا کیسا ہے اور اگر امام شرکت کرے تو اس کے لئے کیا حکم ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے عوام اور علما پر کیا حکم ہے اور اس ولیمہ میں شرکت کرنا کیسا ہے؟ برائے مہربانی حوالے کے ساتھ مفصل جواب عنایت فرمائیں۔
سائل محمد وسیم فیضی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

دیوبندی وہابی ضروریات دین کے منکر ہیں اور ضروریات دین کا منکر کافر ہے۔ ردالمحتار باب الامامۃ میں ہے لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اھل القلبۃ المواظب طول عمرہ علی الطاعات کما فی شرح التحریر (ردالمحتار علی الدرمختار جلد اول صفحہ 561) انہیں شادی وغیرہ میں دعوت دینا ناجائز و گناہ ہے۔

مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں وہابیہ، غیر مقلدین اور دیوبندی وغیرھم سب کفار و مرتدین ہیں ان کے پاس نشست برخاست حرام ہے اور ان سے میل جول حرام ہے (فتاوی رضویہ جلد نہم نصف آخر صفحہ 211)

لہذا جن لوگوں نے ایسی برات میں شرکت کی جس میں دیوبندی شریک تھے خواہ وہ شرکت کرنے والے عالم ہوں یا جاہل۔ عالم ہوں تو ان پر حکم اور سخت ہو جاتا ہے کہ ان کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی گمراہ ہونگے۔ ایسے لوگوں کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ اسے امام بنانا گناہ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے نوٹ: ایسی دعوتوں اور اجتماعات سے اجتناب ضروری ہے کہ گمراہوں بدمذہبوں کے ساتھ نشست برخاست لازم آتی ہو۔ (ھکذا فی فتاوی مرکز اہلسنت جلد دوم صفحہ 390)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ عبدالستار رضوی احمد القادری

الجواب صحیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۸ محرم الحرام ۱۴۴۰/ 8۔ اکتوبر 2018

حضرت خدیجتہ الکبریٰ کا مزار مبارک کہاں ہیں

حضرت خدیجتہ الکبریٰ کا مزار مبارک کہاں ہیں۔ سائل (محبوب رضا دہلی)

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ ایمن اور رسولِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چچی حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ فضل رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے آپ کو غسل دیا۔چونکہ جس وَقت آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کاوِصال ہوااس وقت تک نمازِ جنازہ کاحکم نہیں آیا تھااس لئے آپ پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی گئی۔

اعلیٰ حضرت،امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:”فی الْوَاقع (درحقیقت) کُتُبِ سِیَر (سیرت کی کتابوں) میں علَماء نے یہی لکھا ہے کہ اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے جنازۂ مُبارَکہ کی نماز نہ ہوئی کہ اس وقت یہ نماز ہوئی ہی نہ تھی۔اس کے بعد اس کا حکم ہوا ہے۔“(فتاوی رضویہ جلد نہم ص369)

آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کو مکہ مُکَرَّمہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں واقع حَجُون کے مقام پر دفن کیا گیا۔حُضور رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بہ نفسِ نفیس آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کی قبر میں اترے (شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب المقصد الاول وفاۃ خدیجہ و ابی طالب جلد دوم ص49) اور اپنے مقدس ہاتھوں سے دفن فرمایا۔

واللہ تعالی اعلم

کتبہ محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۳/۱/۱۴۴۰ محرم الحرام۔ 2018/10/04

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ کی تاریخ وفات کیا ہے

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ برکاتہ۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ کا وصال شریف کب ہوا یعنی کون سی تاریخ میں اور دن کون سا تھا بحوالہ جواب عنایت فرمائے۔ سائل/محمد آزاد

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمت اللہ و برکاتہ۔حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ: آپکی کنیت ابو عمرو، اور مکمل نام ونسب یہ ہے: اویس بن عامر بن جزء بن مالک قرنی، مرادی، یمنی۔آپ کی ولادت: 594 عیسوی میں ہوئی آپ کی وفات: 657 عیسوی

میں ہوئی ۔آپ کا شمار کبار تابعین اور نیک اولیاء میں ہوتا ہے ۔آپ نے عہد نبوی پایا ہے،لیکن ان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہیں ہوسکی،اور حافظ ابو نعیم رحمہ اللہ نے حلیۃ الأولیاء (2/87) میں اصبغ بن زید سے نقل کیا ہے کہ: اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنی والدہ کا خیال رکھنے کی وجہ سے سفر نہیں کر سکتے تھے، لہذا اویس قرنی رحمہ اللہ تابعی ہیں،صحابی نہیں ہیں ۔آپکی پیدائش و پرورش یمن ہی میں ہوئی ہے ۔آپ کے بارے میں امام ذہبی رحمہ اللہ سیر أعلام النبلاء (4/19) میں کہتے ہیں: آپ متقی وزاہد اور بہترین قدوہ تھے،اپنے وقت میں تابعین کے سربراہ تھے،آپکا شمار متقی اولیاء اللہ اور اللہ کے مخلص بندوں میں ہوتا تھا آپ 657ء میں شہید ہوئے ۔

واللہ تعالی اعلم

کتبہ منظور احمد یار علوی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

حضور سرکار غوث پاک کا سلسلہ نسب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔حضرت غوث پاک کا سلسلہ نسب والد اور والدہ کی طرف سے بتائیے ۔ برائے مہربانی حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں ۔ سائل محمد محبوب رضا دہلی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔حضور سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسب مبارک

باپ کی طرف سے:

حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید امام مثنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید عبد اللہ محض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید موسی الجون رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید عبد اللہ صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید موسیٰ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید ابو بکر داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید شمس الدین زکریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید یحییٰ زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید عبد اللہ جیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور ماں کی طرف سے

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید ابو علاؤ الدین محمد الجود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید کمال الدین عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید ابو العطا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید ابو جمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید عبد اللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدہ ام الخیر امتہ الجبار فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب صحیح والمجیب نجیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۱۲ ربیع الثانی ۱۴۴۰۔۔۔ 20/دسمبر۔۔ 2018

حدیث قدسی کسے کہتے ہیں

السلام علیکم۔سوال حدیثِ قدسی کسے کہتے ہیں؟ برائے کرم اس سوال کا جواب بہت ہی جلد درکار ہے۔علمائے کرام جلد از جلد اس سوال کا جواب عنایت فرما کر اس ناچیز پر کرم فرما دیں۔ السائل عبد اللہ قادری گوا۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔حدیث قدسی وہ حدیث ہے جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کریں یعنی نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے یا اللہ تعالیٰ ایسے فرماتا ہے۔چنانچہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کے کلام کو جو قرآن کریم کے علاوہ ہوتا ہے اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض اوقات کچھ چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے فرمایا کرتے تھے مگر قرآن میں وہ موجود نہیں ایسی احادیث کے صرف معانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء ہوئے الفاظ اور اسلوب خود نبیِّ کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہوتے تھے،اس طرح کی احادیث کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔(مباحث فی علوم القرآن ص 25) حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں الفاظ و معانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ہوتے ہیں البتہ حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی وحیِ الٰہی کے تابع ہوتی ہے اور حدیث قدسی کو قدسی اسی عظمت و رفعت کی وجہ سے کہا جاتا ہے یعنی قدسی کی نسبت قدس کی طرف ہے جو اس حدیث کے عظیم ہونے کی دلیل ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد معصوم رضا نوری

الجواب صحیح والمجیب نجیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۹ ربیع الاول شریف ۱۴۴۰ ـ ـ ـ 8 دسمبر ـ ـ 2018

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا نکاح (حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا) کس سے ہوا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا نکاح (حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا) کس سے ہوا تھا۔سائلہ زبیدہ خاتون دہلی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خالہ زاد بھائی حضرت ابو العاص بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو سیدتنا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہند بنت خویلد کے بیٹے تھے۔حضرت ابو عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور اپنی کنیت کے ساتھ ہیں اور ان کے نام میں اختلاف ہے۔لقیطؔ ہے یا مقسم یا قاسم یا یاسر۔اکثر کے نزدیک قول اول درست ہے یعنی لقیطؔ۔(مدارج النبوۃ،جلد دوم،صفحہ نمبر ۷۷۹)

ھذا ما ظھر لی و اللہ سبحانہ وتعالی أعلم بالصواب

کتبہ محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح محمد شہروز عالم اکرمی عفی عنہ

۲۸/۱/۱۴۴۰ھ محرم الحرام =2018/10/9

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والد کا نام کیا ھے

سوال:۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والد کا نام کیا ہے؟ سوال:۲ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات میں سودہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا نام کیا ہے؟ بحوالہ جواب عنایت فرمائیں؟ محبوب ازہری

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کے والد محترم کا نام۔حضرت مالک رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ (آپ رضی اللہ تعالی عنہ ۲۲۸۶ احادیث مبارکہ۔کے راوی۔ہیں)(عامۂ کتب احادیث)

(۲) حضرت سودہ رضی اللہ تعالی عنہا ان کے والد کا نام زمعہ ان کے والدہ کا نام شموس بنت قیس بن عمرو ہے یہ

پہلے اپنے چچازاد بھائی سکران بن عمرو سے بیاہی گئی تھیں یہ میاں بیوی دونوں ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہو گئے تھے اور ان دونوں نے حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی جب حبشہ سے واپس آ کر یہ دونوں میاں بیوی مکہ مکرمہ آئے تو ان کے شوہر سکران بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ وفات پا گئے اور یہ بیوہ ہو گئیں۔ان کے ایک لڑکا بھی تھا جن کا نام عبد الرحمن تھا۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ایک خواب دیکھا کہ حضور نبیِّ کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم طرف پیدل چلتے ہوئے ان کی طرف تشریف لائے اور ان کی گردن پر اپنا مقدس پاؤں رکھ دیا۔جب حضرت سودہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ خواب اپنے شوہر سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ اگر یہ تیرا خواب سچا ہے تو یقینا عنقریب ہی مر جاؤں گا اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تجھ سے نکاح فرمائیں گے۔اس کے بعد دوسری رات میں حضرت سودہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ خواب دیکھا کہ ایک چاند ٹوٹ کر ان کے سینے پر گرا ہے۔صبح اس خواب کا بھی اپنے شوہر سے ذکر کیا تو ان کے شوہر حضرت سکران رضی اللہ تعالی عنہ نے چونک کر کہا کہ اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو اب میں بہت جلد انتقال کر جاؤں گا اور تم میرے بعد حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے نکاح کرو گی چنانچہ ایسا ہی ہوا اسی دن حضرت سکران رضی اللہ تعالی عنہ بیمار ہوئے اور چند دنوں کے بعد وفات پا گئے۔(زرقانی ج ۳ ص ۲۲۷)(سیرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ص۔۶۵۵۔۶۵۶)

کتبہ محمد معصوم رضا نوری (عرب شریف)

الجواب صحیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۱/محرم الحرام/۱۴۴۰۔2/1کتوبر/2018

کیا انتقال کیا ہوا شخص کسی کے جسم پر آسکتا ہے یا نہیں

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔سوال:ایک شخص کا کچھ دن پہلے انتقال ہو گیا۔ایک شخص کو کسی شیطان نے پکڑا ہے اور وہ بول رہا ہے میں فلاں شخص ہوں (جو کچھ دن پہلے انتقال ہوا تھا) تو کیا سچ میں وہ انتقال کیا ہوا کا ہمسایہ ہے؟ مہربانی و کرم۔جواب سے نوازیں۔　سائل،شیخ صاحب

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ۔اس شخص پر خبیث سنوار ہو کر جھوٹ بولتا ہے کہ میں فلاں ہوں جبکہ ایسا کچھ نہیں حقیقت میں وہ شیطان ہی ہے۔(فتاوی شارح بخاری)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ عبدالستار رضوی احمد القادری

الجواب صحیح والمجیب نجیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

مسلک اعلی حضرت کیوں کہا جاتا ہے؟

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔سوال:علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلے ذیل کے بارے میں کی مسلک کے امام چار ہیں لیکن بد عقیدہ کے لوگ کہتے ہیں مسلک اعلیحضرت کیوں کہا جاتا ہے۔حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائے مہربانی ہوگی؟سائل:محمد رضوان خان قادری صحبتیا بہرآئچ شریف یوپی انڈیا۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

مسلک عربی کا اسم ظرف ہے،جس کے معنی ہیں چلنے کی جگہ۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے مسلک پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین،تابعین عظام علمائے کرام،اولیائے ذوی الاحترام اور اءمہ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم چلے اور مجدد مآتہ ماضیہ امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک بھی وہی ہے جو ان اکابرین کا ہے۔لیکن! وہابی،دیوبندی،قادیانی،رافضی سبھی فرقہ باطلہ کی نشاندہی اعلی حضرت نے زوردار طریقے پر کی اس لئے اب ان فرقہ باطلہ سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے مسلک اعلی حضرت کا نعرہ لگانا پڑے گا۔جس مسلک کا سلسلہ بھی سلسلہ وار بدعقیدوں سے بچتے ہوئے نکھر کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم تک نہایت ہی پاک اور ستھرے طریقے پر چلا گیا ہے- اس لئے مسلک اعلی حضرت ہی پر چل کر ہمارا ایمان و عقیدہ باطل کی یلغار سے محفوظ رہ سکے گا۔ہمارے اکابرین:

١-حضرت سید شاہ حسین اشرفی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،

٢-حضرت حسن میاں مارہرہ شریف نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،

٣-حضرت علامہ مولانا محمد عبد الرحمن محبی پوکھریروی نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،

٤-حضرت حجتہ الاسلام بریلوی نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،

۵-حضور صدر الشریعہ علامہ مولانا محمد امجد علی نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
٦-حضرت صدر الافاضل مراد آبادی نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۷-حضرت ملک العلماء علامہ مولانا ظفر الدین نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۸-حضرت علامہ مولانا عبد السلام جبل پوری نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۹-حضرت علامہ مولانا برہان ملت نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۱۰-حضور محدث اعظم کچھوچھہ شریف نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۱۱-حضرت شیر بیشہ اہل سنت نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۱۲-حضور مفتی اعظم ہند نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۱۳-حضرت علامہ مولانا ولی الرحمن پوکھریروی نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۱٤-حضور مجاہد ملت اڑیسوی نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۱۵-حضور حافظ ملت مبارک پوری نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۱٦-حضور امین شریعت علامہ مولانا رفاقت حسین نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۱۷-حضرت علامہ مولانا مبلغ اسلام عبد العلیم میرٹھی نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۱۸-حضرت پیر جماعت علی، علی پوری نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۱۹-حضور محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۲۰-حضور شعیب الاولیاء براءوں شریف نے ''مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۲۱-حضرت علامہ ارشد القادری نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے،
۲۲-حضرت پاسبان ملت علامہ مشتاق احمد نظامی نے مسلک اعلی حضرت کہنے پر مداومت کی ہے۔(اللہ تعالیٰ ہمارے ان سارے اکابرین پر رحمت و نور کی موسلا دھار برکھا فرمائے!!!)

حضرت پاسبان ملت، محافظ مسلک اعلی حضرت حضرت علامہ مولانا مشتاق احمد نظامی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا کہ: بریلی شریف اعلی حضرت کی مرکزی شخصیت کی بنیاد پر ہمارا مرکز ہے، منظر اور مظہر کی میم بھی باقی نہ رہے گی پھر بھی بریلی شریف ہمارا مرکز رہے گا۔ مذاہب باطلہ کے مقابل اگر ہمیں حق بولتا مسلک ملا ہے تو اعلی حضرت کی بارگاہ سے ملا ہے۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کھاتے ہیں اعلی حضرت کے نام پر اور گاتے ہیں کسی اور کا۔ یعنی نمک کھاتے ہیں اور نمک دان توڑنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ حالانکہ زمانے بھر کا یہ قاءدہ ہے کہ جس کا کھانا اسی کا گانا، تو نعمتیں جس کی کھا رہے ہیں اسی کی ہم گیت گا رہے ہیں، مسلک اعلی حضرت ایک بے غبار سچائی ہے، برصغیر ہندو پاک میں اہل حق اہل سنت و جماعت کی یہی شناخت ہے۔ اس شناخت کی حفاظت ہم سب کو مل جل کے کرنی چاہئے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد پاک ہے کہ: من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ- یعنی، جو اللہ کے بندوں کا شکر گزار نہیں، دراصل وہ اللہ تعالیٰ کا بھی ناشکرا ہے۔ محسن کش، احسان فراموش لوگوں کی اس زمانے میں کوئی کمی نہیں ہے۔ میرے امام نے دین وسنیت کی بے غرض خدمت کی ہے، رات و دن ایک کر دیے، وہ چاہتے تو اپنی زمین داری کے بل پر دنیا بھر کے عیش کرتے مگر انہوں نے اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دین کی تبلیغ وتشہیر اور دین کے دشمنوں کا منھ توڑ جواب دینے کے لئے خود کو وقف کر دیا، دنیا بھر کی دشمنی مول لے لی، مگر اپنے کام میں جٹے رہے۔ اپنے مشن پر اڑے رہے، جماعت اہل سنت کو ایک بند مٹھی کی طرح طاقتور بنائے رکھنے کے لئے انھوں نے بے انتہا قربانیاں دیں، دین کے دشمنوں سے مقابلہ کرنے اور انہیں منھ توڑ جواب دینے کے لئے آپ نے کیسی کیسی معرکتہ الآرا تصانیف سنی دنیا کو کو پیش کیں۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ سنی دنیا ہر سانس میں اعلی حضرت کا شکریہ ادا کرے کہ انھوں نے بد مذہبوں، بد دینوں کے مقابلے میں سر کرا اٹھا کر چلنے اور جینے کا سامان دیا مگر کچھ بدنصیب حسد اور عناد کی آگ میں جلتے ہوئے سرکار اعلی حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طرح طرح کی تنقیدیں کرنے میں جٹے ہوءے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کہ جو حضرات محسن اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض وعناد اور حسد رکھتے ہیں انھیں اکابرین واسلاف اہل سنت کے نقش قدم پر چلتے رہنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے! آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (مآخذ: پیغام رضا کا فکرو تدبر نمبر)

والله تعالی اعلم بالصواب

کتبـــــــــہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء الله النعیمی

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں کتنے دن ٹھہرے اور کیسے نجات

ملی؟

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ سوال حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں کیوں قید کردئے گئے تھے اور کتنے دن تک ٹھہرے اور کیسے نجات ملی؟ سائل زاہد رضا اشرفی پورنیہ بہار

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔واقعہ یہ ہے کہ نینوٰی علاقۂ موصل میں ایک قوم آباد تھی جو کُفر وشرک میں مبتلا تھی۔اللہ تعالٰی نے حضرت یونس علیہ الصلٰوۃ والسلام کو ان کی طرف بھیجا، آپ نے بُت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا ان کو حکم دیا۔ان لوگوں نے انکار کیا، حضرت یونس علیہ الصلٰوۃ والسلام کی تکذیب کی، آپ نے انہیں بحکمِ الٰہی نُزولِ عذاب کی خبر دی۔ ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ الصلٰوۃ والسلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے، دیکھو اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انہوں نے رات یہاں نہ گزاری تو سمجھ لینا چاہیئے کہ عذاب آئے گا۔

شب میں حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے صبح کو آثارِ عذاب نمودار ہو گئے، آسمان پر سیاہ ہیبت ناک اَبر آیا اور دھواں کثیر جمع ہوا تمام شہر پر چھا گیا یہ دیکھ کر انہیں یقین ہوا کہ عذاب آنے والا ہے تو انہوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا اب انہیں اور زیادہ اندیشہ ہوا تو وہ مع اپنی عورتوں، بچوں اور جانوروں کے جنگل کو نکل گئے، موٹے کپڑے پہنے اور توبہ واسلام کا اظہار کیا، شوہر سے بی بی اور ماں سے بچے جدا ہو گئے اور سب نے بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری شروع کی اور کہا کہ جو یونس علیہ السلام لائے اس پر ہم ایمان لائے اور توبہ صادقہ کی، جو مظالم ان سے ہوئے تھے ان کو دفع کیا، پرائے مال واپس کئے حتی کہ اگر ایک پتھر دوسرے کا کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اکھاڑ کر پتھر نکال دیا اور واپس کر دیا اور اللہ تعالٰی سے اخلاص کے ساتھ مغفرت کی دعائیں کیں، پروردگارِ عالم نے ان پر رحم کیا، دعا قبول فرمائی، عذاب اٹھا دیا گیا۔ (خزائن العرفان)

پھر حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ جو آزمائش ہوئی اسے رب تبارک وتعالٰی نے یوں بیان فرمایا وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ۝ فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۝ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ۝ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ۝ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ۝ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ (الصفات:۱۳۹۔۱۴۸) ترجمہ: اور بیشک یونس پیغمبروں سے ہیں۔جبکہ بھری کشتی کی طرف

نکل گیا تو قرعہ ڈالا تو ڈھکیلے ہوؤں میں ہوا۔ پھر اسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا۔ تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ضرور اس کے پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ہم نے اسے میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا۔ اور ہم اس پر کدّو کا پیڑ اگایا۔ اور ہم نے اسے لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ۔ تو وہ ایمان لے آئے تو ہم نے انہیں ایک وقت تک برتنے دیا۔ (کنزالایمان)

حضرت ابن عباس اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا اس میں تاخیر ہوئی تو آپ ان سے چُھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سبب ظاہر موجود نہ تھا ملّاحوں نے کہا اس کشتی میں اپنے مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہو جائے گا۔ قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کے نام نکلا، تو آپ نے فرمایا کہ میں ہی وہ غلام ہوں اور آپ پانی میں ڈال دیئے گئے کیونکہ دستور یہی تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے اس وقت تک کشتی چلتی نہ تھی۔ قرعہ ڈالا گیا جس میں آپ کا نام آیا، اب کشتی والوں نے آپ کو دریا میں ڈال دیا پھر مچھلی نے نگل لیا مچھلی کے پیٹ میں آپ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا ذکر کرنے لگے اس ذکر کی برکت سے رب تبارک و تعالیٰ نے آپ کو مچھلی کے پیٹ سے نکال کر (باختلاف روایت) اسی روز یا تین روز یا چالیس روز کے بعد میدان پر ڈال دیا۔ مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف ونحیف اور نازک ہو گئے تھے جیسا بچّہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہو گئی اور بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان پر کدّو کا پیڑ اگایا کدّو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے۔ مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ کدّو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتّوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے۔ اور بحکمِ الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے دہانِ مبارک میں دے کر آپ کو صبح وشام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسمِ مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی۔ (ماخوذ از خزائن العرفان)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد اشفاق احمد علیمی

الجواب ھو الجواب محمد نعمت اللہ رضوی

امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کو اعلی حضرت کس نے کہا

سوال: السلام علیکم ورحمت علماء کرام کی بارگاہ میں ایک سوال ہے کہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کالقب (اعلیحضرت) کیسے پڑا بعض اشخاص کہتے ہیں کہ وارث پاک رحمت اللہ کے یہاں سے کچھ کہتے ہیں مخدوم اشرف سمنانی رحمت اللہ علیہ کے یہاں سے۔۔۔اب علماء کرام بتائیں معتبر تاریخ کی روشنی میں تفصیلی جواب دے کرشکریہ کا موقع دیں۔سائل محمد مشکور علی ازہری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

لقب اعلٰی حضرت کی تحقیق یہ بات کلی طور پر پایہ تحقیق کو نہیں پہنچ سکی کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو پہلی بار کب اور کس نے اعلٰی حضرت کہا البتہ یہ بات ضرور ثابت ہے کہ انہیں ان کی حیات میں ہی اعلٰی حضرت کہا، اور لکھا جانے لگا تھا۔تحفہ حنفیہ پٹنہ کے شماروں سے پتہ چلتا ہے کہ 1323ء سے آپ کے لئے ”اعلٰی حضرت“ لکھا جانا شروع ہوا۔(تحفہ حنفیہ جلد 9 پرچہ نمبر 4)

بابت ماہ ربیع الآخر 1323ء میں امام احمد رضا احمد رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ”مجدد مائۃ حاضرہ، موئید ملت طاہرہ، جامع معقول ومنقول، حاوی فروغ واصول، عالم اہلسنت، اعلیحضرت، اعلم علمائے زماں، مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب مدظلہ رب العالمین وصانہ عن شرور الحاسدین لکھا گیا۔فتاوٰی رضویہ کی مختلف جلدوں میں بھی امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مریدین نے ”اعلٰی حضرت“ لکھا ہے۔(فتاوٰی رضویہ جلد ششم، رسالہ حجب العوار عن مخدوم بہار) اور ”اعلٰی حضرت“ کے ساتھ عظیم البرکت بھی لکھا گیا ہے۔ممکن ہے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو 1323ھ 1905ء سے پہلے بھی ”اعلٰی حضرت“ کہا گیا ہو۔ کیونکہ انہیں 1318ھ 1900ء میں پٹنہ کے روندوہ کے اجلاس میں پہلی بار حضرت علامہ مولانا عبد المقتدر بدایونی علیہ الرحمہ نے مشاہیر علماء فضلاء کی موجودگی میں مجدد کہا تھا الفاظ اس طرح ہیں۔جناب عالم اہلسنت، مجدد مائۃ حاضرہ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی (دبدبہ سکندری رام پور 11 اکتوبر 1948ء ص 5 ”“چودھویں صدی کے مجددؑ“ از ملک العلماء علامہ ظفر الدین قادری ص 11) بہر حال اگر امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو اعلٰی حضرت کہا گیا تو 1388ھ کے بعد ہی کہا گیا۔

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے لئے اعلٰی حضرت کہے جانے پر حاسدین واعدائے دین کو سخت اعتراض ہے۔ حالانکہ ظالمان زمانہ نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب کو اعلٰی حضرت کہا اور لکھا ہے۔اور عاشق الٰہی میرٹھی نے اپنی تالیف تذکرۃ الخلیل میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کو اعلٰی حضرت لکھا ہے۔یہی دنیا ساز دین کے دشمن رام پور اور حیدر آباد کے نوابین

کو تو بڑے فخر سے اعلیٰ حضرت کہا کرتے تھے۔لیکن جب ایک غیرت مند عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ایک غلام مصطفیٰ، عبد المصطفیٰ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو "اعلیٰ حضرت" کہا جاتا ہے تو جل اٹھتے ہیں۔"اعلیٰ حضرت" امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ایسا نام اور آپ کی ایسی پہچان بن گیا ہے۔جو امر ہے۔زندہ ہے۔اور رہتی دنیا تک چودھویں صدی؛ ہجری کے اس مجدد عاشق مصطفیٰ اور عبد المصطفیٰ کو زمانہ اعلیٰ حضرت کہہ کر یاد کرتا رہے گا۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز القادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

وہ کون ہیں جن کا جنازہ ستر بار پڑھایا گیا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل سوال کے جواب میں کے وہ ہے جسکی نماز جنازہ ستر بار پڑھایا گیا حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں سائل محمد جمال الدین

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ بحوالہ (زرقانی ج دوم ص 139) حضرت سعد بن معاذ انصاری اشہلی اوسی وہ خوش نصیب انسان ہیں جن کا نام سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الأنصار رکھا (أسماء رجال مشکوہ میں ہے) وسماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الأنصار کان مقدما مطاعا شریفا فی قومہ۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ: محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

دنیا کے پہلے قاتل و مقتول کا نام کیا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔سوال: حضرت آدم علیہ السلام کے اس دنیا میں آنے کے بعد، سب سے پہلے کس کا قتل

ہوا؟ اور وہ قتل کس نے کیا؟ نوٹ۔ حضور لکھنے میں جو غلطی ہو وہ بھی بتائیں اور ساتھ ساتھ جواب بھی دیں!۔ سائل/محمد رئیس

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے پیچھے مردوں پر زیادہ مضر فتنہ عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہ چھوڑا اس حدیث کے تحت حضرت علامہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی ارشاد فرماتے ہیں کہ علماء بیان فرماتے ہیں کہ زمین میں پہلا قتل عورت کیوجہ سے ہوا قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا (مراۃ المناجیح ج ۵ صفحہ ۲۰)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

مفسر قرآن ہونے کے لئے کتنے علوم کی ضرورت ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ مفسر قرآن ہونے کے لیے زیادہ سے زیادہ کتنے علوم کا ماہر ہونا ضروری ہے۔ سائل محمد شمیم القادری مظفر پوری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

شیخ المفسرین، حکیم الامت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ تفسیر نعیمی جلد اول صفحہ ۱۳ (ناشر کتب خانہ مفتی احمد یار خان روڈ چوک، پاکستان گجرات) علم تفسیر سے متعلق گذارشات کے تحت فرماتے ہیں کہ نصف صدی پیشتر عام مسلمان قرآنی علوم سے تھوڑے بہت آشنا ہونے کے باوجود بھی قرآن کریم کو بذات خود صرف تلاوت کی حد تک پڑھتے تھے، قرآن مجید سے خود کچھ بھی اخذ کرتے ہوئے انھیں ہچکچاہٹ محسوس ہوتی تھی، یہ کام انھوں نے مستند علمائے کرام کے لئے چھوڑ رکھا تھا کہ قرآن پاک کو سمجھیں اور اس کے مطالب ومسائل عام فہم زبان میں عوام تک پہونچائیں۔

اکثر جید علمائے کرام بھی قرآن شریف کے ترجمہ اور تفسیر کرنے سے عام طور پر اجتناب فرماتے تھے اور قرآن مجید کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے تقریبا اکیس (۲۱) علوم صرف نحو، معانی، بیان، بدیع، ادب، لغت، فلسفہ، حساب، جیومیٹری، فقہ، تفسیر، حدیث، علم کلام، جغرافیہ، تاریخ، تصوف، اصول وغیرہ پر مکمل دسترس حاصل کرنا ضروری خیال کرتے تھے، ان علوم کو

حاصل کرنے کے بعد بھی وہ تقریباً تمام گزشتہ مفسرین اور مترجمین کو پڑھنا ضروری خیال کرتے تھے، تاکہ کوئی ایسی بات تحریر وتفسیر میں نہ آجائے جس سے بجائے فائدے کے ان کی تحریر وتفسیر اسلام میں نئے فرقہ کا باعث بن جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب الصحیح: محمد شکیل اختر قادری برکاتی

گستاخی علماء کا انجام

حضرت اگر کوئی شخص یہ کہے ک سارے مولانا حرام خور ہیں تو اس شخص پر شریعت اسلام کا کیا قانون نافذ ہوگا جب کے آقا کا فرمان ہے ک اگر کسی شخص نے عالم باعمل کو دیکھا اس نے مجھے دیکھا جلد از جلد جواب بھیجے مہربانی ہوگی! السلام علیکم جواب کا منتظر۔سائل محمد محمد عرش عالم

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

ایسا کہنے والا گستاخ و بے ادب ہے اسکے سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے اسے چاہئے کہ اپنے قول سے رجوع کرے اور توبہ کرے بعض کی کمی دیکھ کر کل کی توہین یہ کہاں کا انصاف ہے؟ فرمان الٰہی ہے"انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اللہ سے علماء ہی ڈرنے والے ہیں (القرآن) العلماء ورثۃ الانبیاء" بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں (الحدیث) ان کی تعظیم و توقیر لازم ہے مسلمانوں پر اپنے علماء کا احترام فرض ہے، کیونکہ یہ انبیاء کے وارث ہیں۔انکی تضحیک انکے منصب کی تضحیک ہے اور انکے عہدے کی تضحیک اس وراثت اور علم کی تضحیک ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں ملا ہے، انکے عہدے، منصب، علم اور ان پر اسلام اور امت کی بہتری کی ذمہ داری کی وجہ سے مسلمانوں پر انکا احترام فرض ہے۔

اگر علماء کو قابل اعتبار نہیں سمجھا جائے گا تو پھر کس کو؟ اگر علماء پر سے لوگ اپنا یقین اٹھالیں تو پھر امت اپنے مسائل اور بنیادی اصولوں سے آگاہی کے لئے کن کی طرف رجوع کریگی؟ امت تباہ ہوجائے گی اور ہر طرف انتشار پھیل جائیگا۔

ھذا ما ظہر لی والعلم عند اللہ

کتبہ محمد منظور احمد یار علوی

الجواب الصحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

امام اعظم کو ابو حنیفہ کیوں کہتے ہیں؟

سوال: امام اعظم کو ابوحنیفہ کیوں کہتے ہیں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ایک عورت امامِ اعظم ابوحنیفہ کی بارگاہ میں آئی اور سوال کیا کہ ایک عورت چار شادی کیوں نہیں کر سکتی تو آپکی بیٹی حنیفہ نے کہا ابوجان اگر میں اس سوال کا جواب دے دوں تو کیا آپ اپنے نام کے ساتھ میرا نام جوڑیں گے تو آپنے فرمایا ہاں اسکے بعد بیٹی نے مسئلہ حل کر دیا تب سے آپکے بنام کے ساتھ ابوحنیفہ کہا جانے لگا کیا یہ صحیح ہے؟ برائے کرم مفصل ومدلل جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ السائل ارشدی اشرفی گوآ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مستفسرہ میں عرض یہ ہیکہ عوام میں جو معروف ہے کہ امام اعظم کی ایک بیٹی ہے جس کا نام حنیفہ ہے لہذا اسی نام سے حضرت امام اعظم کو یاد کیا جاتا ہے محض یہ بے اصل اور غلط ہے۔ دراصل امام اعظم حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی کوئی بیٹی نہیں ہے ایک ہی اولاد ہے جس کا نام حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

اور رہا ابوحنیفہ کیوں کہا جاتا ہے استاذ عبد الحکیم جندی نے لکھا ہے کہ آپ کے درس کا حلقہ وسیع تھا آپ کے شاگرد اپنے ساتھ قلم دوات رکھا کرتے تھے چونکہ اہل عراق دوات کو حنفیہ کہتے ہیں اس لئے آپ کو ابوحنیفہ کہا گیا ہے۔

اور بعض نے کہا ہے کہ آپ شدت سے حق کی طرف راغب اور کثرت سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اس لیے ابوحنیفہ کہا اور لکھا گیا ہے۔ آپ مستعمل پانی کے استعمال کو جائز نہیں سمجھتے تھے اس لیے آپ کے متبعین نے ٹونٹی کا استعمال شروع کیا چونکہ ٹونٹی کو حنفیہ کہتے ہیں اس لئے آپ کا نام ابوحنیفہ پڑ گیا۔ (بحوالہ سوانح امام اعظم ابوحنیفہ صفحہ 59 تا 60)

اور حضور تاج الشریعہ فرماتے ہیں کہ حنیفہ اوراق کو کہتے ہیں زیادہ لکھنے کی وجہ سے آپ کو ابوحنیفہ کہا جاتا ہے۔ (فتاوی ازھریہ جلد اول صفحہ 437)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

ازقلم. ابو الصدف محمد صادق رضا

بتاریخ۔ (۲۶/شوال ۱۴۳۹ھ چھار شنبہ)

الجواب الصحیح: العبد العاصی سید شمس الحق برکاتی مصباحی

دس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جنتی ہونے کی بشارت

وہ دس صحابہ کون ہیں جن کو اللہ کے رسول نے جنت کی بشارت دی۔سائل شریف نظامی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

یہ وہ مبارک جماعت ہے جس کو خصوصی طور پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں جنت کی بشارت دی جنکے متعلق ایک مکمل حدیث شریف ہے۔

عن عبد الرحمن بن عوف ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وعلی فی الجنة وطلحة فی الجنة والزبیر فی الجنة وعبد الرحمٰن بن عوف فی الجنة وسعد بن ابی وقاص فی الجنة وسعید بن زید فی الجنة وابو عبیدة بن الجراح فی الجنة۔ (رواہ الترمذی)(ورواہ ابن ماجہ)عن سعید بن زید۔

روایت ہے حضرت عبد الرحمن بن عوف سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابو بکر جنتی ہیں، عمر فاروق جنتی ہیں ،عثمان غنی جنتی ہیں علی جنتی ہیں اور طلحہ جنتی ہیں اور زبیر جنتی ہیں اور عبد الرحمن بن عوف جنتی ہیں اور سعد ابن ابی وقاص جنتی ہیں اور سعید ابن زید جنتی ہیں اور ابو عبیدہ بن جراح جنتی ہیں۔

یہ وہ حدیث شریف ہے جس کی بناء پر اس مبارک جماعت کو عشرہ مبشرہ بالجنّۃ کہا جاتا ہے یعنی ایک حدیث میں ان دسوں کو نام بنام جنت کی بشارت دی گئی ،ورنہ حضور کے ہر صحابی مُبَشَّر بالجنۃ ہیں۔رب فرماتا ہے،و کلًّا وعد اللہ الحسنٰی۔

اور اسی کے طرف اشارہ کرتے ہوئے سرکار اعلی حضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام۔اور ان دس حضرات کے نام ایک شعر میں جمع کیا گیا ہے دہ یار بہشت اندر قطعی، ابو بکر و عمر علی و عثمان سعد است وسعید و بوعبیدہ طلحہ زبیر عبد الرحمن۔(مراۃ المناجیح جلد ہشتم صفحہ ۳۶۱)

والله تعالی اعلم بالصواب

کتبـــــــہ محمد مظہر علی رضوی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

کیا مدینہ شریف میں بھی ایسی جگہ ہے جسے حرم کہا جاتا ہے؟

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ ایک شخص مدینہ کے آس پاس رہتا ہے اور وہ یہ کہتا ہیکہ میں حرم شریف جارہا ہوں تو برائے کرم یہ بتائیں کہ کیا مدینہ شریف میں بھی ایسی جگہ ہے جسے حرم کہا جاتا ہے؟ سائل: محمد امتیاز حسین لکھنؤ یوپی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور سیّدنا نبی کریم نے فرمایا: "حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں"۔ (مسند احمد جلد ۴ ص ۱۴۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۸۹۱، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۴ ص ۵۰۳، درمنثور جلد ا ص ۱۲۱)

مدینہ منورہ لوگوں کو پاک کرنے والا ہے۔ یہ مدینہ منورہ کی زمین کی تاثیر ہے کہ اِس نے وہاں سے مشرکین وکفّار کو یا تو مومن بنادیا یا وہاں سے نکال دیا۔ حضرت سیّدنا ابوھریرہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول کریم نے فرمایا: "مدینہ منورہ کی زمین لوگوں کو ایسے پاک کردے گی جیسے بھٹّی لوہے کی میل کو صاف کردیتی ہے"۔ (مسند احمد جلد ۲ ص ۷۳۲، درمنثور جلد ۵ ص ۸۸۱، شرح السنۃ جلد ۴ ص ۵۹۱)

حضرت سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضور سیّدنا رسول اللہ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: "اللہ نے مدینہ شریف کا نام طابہ رکھا"۔ یعنی لوحِ محفوظ پر مدینہ منورہ کا نام طابہ یا طیبہ ہے۔ اِس کے معنی ہیں پاک صاف اور خوشبودار جگہ۔ یہاں کے باشندوں کو بدخلقی سے بھی پاک فرمایا۔ مدینہ منورہ کے باشندے اَخلاق وعادات اور نرم طبیعت میں بہت اَعلیٰ ہیں۔ نیز مدینہ منورہ کی زمین بلکہ در و دیوار میں ایک خاص مہک ہے۔ وہاں کے خس وخاشاک اگرچہ گلی کوچوں میں جمع رہیں مگر بدبو نہیں دیتے۔ وہاں کی پاک مٹّی میں قدرتی خوشبو ہے مگر محسوس اُسے ہوتی ہے جس کے دماغ میں کفر اور منافقت کا نزلہ نہ ہو۔ (مسند احمد جلد ۵ ص ۹۷۔ ۴۹، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲۱ ص ۹۷۱)

زیارتِ روضہ اَنور شریف حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول اللہ نے فرمایا: "جو حج کرے اور میرے وصال کے بعد میری قبرِ منور کی زیارت کرے وہ اِس طرح ہوگا جو میری ظاہری زندگی میں زیارت کرے"۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۶۴۲، دارقطنی جلد ۲ ص ۸۷۲، مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۲۱ ص ۷۰۴، درمنثور جلد ا ص ۷۳۲)

امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی اَولاد میں سے کسی مرد سے روایت ہے' امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا میں نے رسول للہ سے سنا کہ جس نے میری قبر اَنور کی زیارت کی یا میری زیارت کی میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا اور اُس کے حق میں گواہی دوں گا اور جو دونوں حرم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں سے کسی ایک میں فوت ہو جائے وہ قیامت کے دن اَمن سے ہوگا۔ (الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۲۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۵۴۲، در منثور جلد ا ص ۲۳۷)

حضرت سیّدنا عبدللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول للہ نے فرمایا: "جو کوئی صرف میری قبر مبارک کی زیارت کے لئے آیا اور اُس کے سوا اُس کی کوئی حاجت نہیں تو مجھ پر اُس کا حق ہے کہ میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں۔" (مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲، در منثور جلد ا ص ۲۳۷، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۲ ص ۱۹۲)

اِنہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول للہ کا فرمان ہے: "جس نے حج بیت اللہ شریف کیا اور میری زیارت نہیں کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا"۔ (کنز العمال حدیث نمبر ۹۶۳۲۱، شفاء السقام مترجم ص ۱۴)

امیر المومنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول للہ نے فرمایا: "جسنے میری قبر شریف کی زیارت نہیں کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا ہے"۔ (کشف الخفا للعجلونی جلد ۲ ص ۴۸۳)

تمام علمائے کرام کا اِس پر اِتفاق ہے کہ حدود مدینہ منورہ کا اَدب و اِحترام مکہ مکرمہ کی حدود کی طرح ہے۔ لہٰذا جب مدینہ منورہ کی حاضری کے لئے سفر شروع ہوتا ہے تو دُرود و سلام کی کثرت ہوتی ہے۔ جب مضافاتِ مدینہ منوّرہ میں گاڑی یا بس پہنچ جاتی ہے تو کئی میل دور سے مسجد نبوی شریف کے مینار نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ بس' سڑکوں کے چکر کاٹتی ہوئی شہر مدینہ منوّرہ میں داخل ہو جاتی ہے اور مسجد نبوی کے مینار اور گنبد خضریٰ کا نظارہ ہوتا رہتا ہے۔ یہ موقع ہے خوب خوب دُرود و سلام پڑھنے کا۔ وہ گھڑی اور لمحے نزدیک سے نزدیک تر ہوتے جاتے ہیں جس کے لئے اکثر دُعائیں ہوتی رہتی ہیں اور وہ خوش نصیبی کا وقت آجاتا ہے کہ عُشّاق' مدینہ منورہ میں اپنے آقا کے حضور پہنچ جاتے ہیں۔ مسجد نبوی شریف کی زیارت: مسجد نبوی شریف میں حاضری دینے سے پہلے غُسل کر لینا اَفضل ہے کہ بارگاہِ محبوبیت میں حاضری کا وقت ہے۔ اگر حاضری کے وقت غُسل کی فضیلت حاصل نہ کر سکیں تو باوضو تو ہر صورت میں رہیں کہ عظیم پاک بارگاہ ہے۔ حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول اللہ نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مسجدوں کے لئے: ا۔ مسجد حِرام' ۲۔ مسجد* اقصیٰ اور ۳۔ میری مسجد یعنی مسجد نبوی شریف۔ (بخاری جلد ا ص ۱۵۹ مسلم جلد ص، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۴۰۱، مسند

احمد جلد ۲ ص ۴۳۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۲۴۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۲ ص ۰۱۳)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور سیدنا رسول للہ نے فرمایا: "مرد کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز ہے اور قبیلے کی مسجد میں ایک نماز کا درجہ پچیس یا ستائیس نمازوں کے برابر ہے اور جس مسجد میں جمعۃ المبارک پڑھا جاتا ہو، وہاں ایک نماز پانچ سو کے برابر فضیلت رکھتی ہے اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کا درجہ رکھتی ہے اور میری مسجد میں ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ مسجد نبوی میں حضور سیدنا نبی اللہ کے قریب عبادات کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے مسجد نبوی شریف میں صف کا بایاں حصہ دائیں سے افضل ہے کیونکہ وہ روضہ پاک سے قریب ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۱۲، درمنثور جلد ۲ ص ۳۵، کنز العمال حدیث نمبر ۳۲۲۰۲، قرطبی جلد ۸ جز ۱۵ ص ۳۱)

واللہ تعالی اعلم

از قلم: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب الصحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

طہارت، اذان، نماز کا بیان

نماز میں بغیر خامی سجدہ سہو کر لے تو کیا حکم ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ امام نے نماز جمعہ ادا کرائی اور کوئی ایسی خامی نا ہوئی جو سجدہ سہو کرنا واجب و ضروری کر دیتی مگر امام نے سجدہ سہو کیا اور کچھ لوگوں نے پہلی بار میں سلام پھیر کر نماز مکمل کر لی مگر جو قریب میں لوگ تھے انہوں نے امام کے ساتھ نماز کو مکمل کیا۔ اب جواب طلب یہ ہیکہ کیا سب لوگوں کی نماز ہو گی یا نہیں تفصیل کے ساتھ جواب عنایت فرمایں۔ سائل رفاقت رضا۔ ساکن امروہہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مستفسرہ میں اگر واقعاً امام نے بغیر کسی سہو کے سجدہ سہو کیا تو امام نے نماز میں زیادتی کی لیکن نماز ہو جائے گی نیز مقتدیوں کی بھی نماز ہو جائگی سوائے مسبوق مقتدی کے۔

جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: بے حاجت سجدہ سہو نماز میں زیادت اور ممنوع ہے مگر نماز ہو جائے گی۔ ہاں اگر یہ امام ہے تو جو مقتدی مسبوق تھا یعنی بعض رکعات اس نے نہیں پائی تھیں وہ اگر اس سجدہ بے حاجت میں اسکا شریک ہوا تو اس کی نماز جاتی رہے گی لانہ اقتدی فی محل الانفراد ترجمہ: کیونکہ اس نے محل انفراد میں اس کی اقتدا کی۔ (فتاویٰ رضویہ، کتاب الصلاۃ، جلد ۶، صفحہ نمبر ۲۲۷)

هذا ما ظهر لی و الله سبحانه و تعالی اعلم بالصواب

کتبہ محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۰/۱/۱۴۴۰ محرم الحرام۔ 2018/10/01

مسجد کی چھت پہ نماز پڑھنا کیسا ہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ حضرت اس مسئلہ میں رہنمائی فرمایا جائے مسجد کے اندر کام ہو رہا ہو اور مسجد کا صحن خالی ہے تو کیا اس صورت میں مسجد کی چھت پر نماز پنجگانہ با جماعت ادا کیا جا سکتا ہے؟ قرآن و حدیث کی

روشنی میں مدلل جواب عنایت فرمائیں آپ کی مہربانی ہوگی۔سائل: عبدالصمد رضوی برکاتی سیتامڑھی بہار

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام و رحمت اللہ و برکاتہ۔صورت مسئولہ میں جبکہ مسجد کی صحن خالی ہے جیسے مسجد سیفی کہتے ہیں تو بلاضرورت چھت پر جماعت کرنا مکروہ ہے۔(۔عالمگیری/ بہار شریعت حصہ شانزدھم صفحہ 103)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ عبدالستار رضوی

الجواب صحیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

شبینہ پڑھنا کیسا ہے؟

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ حافظ قرآن کا شبینہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ اُس علاقہ میں یہ برسوں سے رائج ہو, برائے کرم مفتیان کرام مفصل جواب عنایت فرمائیں نوازش ہوگی۔سائل: حسین احمد

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام و رحمت اللہ و برکاتہ۔افضل یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھے اور اگر چند حفاظ پڑھائے تو ہر ترویحہ کے بعد حافظ بدلے مثلاً آٹھ ایک کے پیچھے اور بارہ ایک کے پیچھے۔

شبینہ میں ایک بات یہ بھی دیکھی جاتی ہے کہ حافظ پڑھتے ہیں اور مقتدی بیٹھا ہوتا ہے اور جب رکوع میں جاتے ہیں تو کھڑے ہو جاتے ہیں یہ منافقین سے مشابہت ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے''واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالٰی'' منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے۔(ردالمحتار کتاب الصلاۃ باب الوتر والنفل بحث صلوۃ التراویح)

شبینہ ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن کریم پڑھا جاتا ہے جیسا کہ آج کل رواج ہے کہ کوئی بیٹھا باتیں کر رہا ہے کوئی لیٹا ہوا ہے کچھ لوگ چائے پینے میں مشغول ہیں کچھ لوگ مسجد کے باہر حقہ نوشی کر رہے ہیں اور جب جی میں آیا ایک آدھ رکعت میں شامل ہو گئے یہ ناجائز ہے۔(فتاوی ہندیہ)

اور تراویح ہو یا شبینہ قرآن کریم کی تلاوت صحیح طریقے سے کرنا چاہیئے تاکہ نماز خراب نہ ہو ورنہ اکثر حفاظ قرآن اس طرح پڑھتے ہیں خصوصاً یہی شبینہ میں کی '' یعلمون تعلمون'' کے علاوہ کچھ سمجھ نہیں آتا الفاظ وحروف کھا جایا کرتے ہیں ہمزہ

الف عین اور ذ ز ظ وغیرہ حروف میں تمیز نہیں کرتے جس سے قطعاً نماز نہیں ہوتی۔(بہار شریعت)

اور ایک ساتھ پانچ حفاظ ہو جسمیں ایک پڑھے باقی پیچھے سماعت کرے اسمیں کوئی حرج نہیں البتہ ایک جگہ ایک ساتھ تمام حفاظ بلند آواز کے ساتھ پڑھے یہ درست نہیں کما قال اللہ تعالی "واذا قری القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون" ان تمام باتوں کی رعایت کرتے ہوئے شبینہ درست ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی

پندرہ دنوں کے لئے عمرہ پر جائے تو نماز کا حکم کیا ھے

سوال: جو لوگ پندرہ دن کے لیے عمرہ کرنے جاتے ہیں جس میں آٹھ دن مکہ مکرمہ اور سات دن مدینہ منورہ میں رہیں گے۔اس عمرہ کے سفر میں نماز قصر ہی پڑھیں گے یا پوری پڑھیں گے؟ اور دہلی سے عمرہ پہ جانے والا احرام دہلی ائیر پورٹ سے باندھ کر چلے گا یا راستے میں ہوائی جہاز میں بھی باندھ سکتا ہے؟ کیا جدہ ہوائی اڈے پر بھی احرام باندھ سکتا ہے؟ مدلل اور مفصل جواب عنایت فرمائیں۔المستفتی علی شیر حوض رانی نئی دہلی 9--10--2018

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مستفسرہ میں زائرین کعبۃ اللہ نماز قصر ہی ادا کریں گے کیونکہ مقیم ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ ایک ہی جگہ کم ازکم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو۔اور یہاں پر ایک ہی جگہ نہیں بلکہ دو جگہ یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ مختلف مقامات پر ٹھہرنا ہے اور دونوں میں ۴۴۰ کیلومیٹر کا فاصلہ ہے جو کہ مقیم ہونے کے منافی ہے۔

جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: عرف میں منزل بارہ ۱۲ کوس ہے اور ان بلاد میں ہر کوس ۸ / ۵ میل یعنی اور میل کے تین خمس، اور تین میل کا ایک فرسنگ، تو ایک منزل چھ فرسنگ اور دو خمس فرسنگ کی ہوئی۔تین منزل پر قصر ہے۔نیز انگریزی کلومیٹر کے حساب سے ۵۷ کیلومیٹر۔(فتاویٰ رضویہ، کتاب الصلوۃ، جلد ۸، صفحہ نمبر ۲۵۴)

لہذا ثابت ہوگیا کہ مکہ مکرمہ میں آٹھ دن رہ کر مدینہ منورہ میں سات دن رہنے کے باوجود بھی نماز میں قصر کرنا ہی

واجب ہے کیونکہ ایام قیام تو پندرہ دن ہیں لیکن چونکہ مقام کی تبدیلی یعنی مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو روانگی پندرہ دن سے کم پر ہوگی, اور مدینہ منورہ پہنچ کر وہاں کا قیام بھی سات ہی دن ہوگا جو مدتِ اقامت سے کم ہے۔ پس سفرِ شرعی متحقق ہے جس کے باعث مکمل نماز نہ پڑھنے یعنی قصر کا حکم ہے۔

۲۔۔۔۔ مسئلہ ثانی: دہلی ہی سے احرام باندھ کر جہاز میں بیٹھا جائے دراصل ہمارا میقات تو یلملم ہے لیکن راستے میں موقع نہ ملنے کی وجہ سے اور ہوائی جہاز میں ایسا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے دہلی سے احرام باندھ لیا جائے لیکن ہاں اگر سمندری جہاز ہو یا اس کے علاوہ کوئی ایسی سواری ہو جس میں میقات پر احرام باندھنے کی سہولت ہو تو پہلے سے احرام نہ باندھا جائے۔

جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: ہندیوں کے لیے میقات (جہاں سے احرام باندھنے کا حکم ہے) کوہِ یلملم کی محاذات ہے یہ جگہ کامران سے نکل کر سمندروں میں آتی ہے، جب جدہ دو تین میل رہ جاتا ہے جہاز والے اطلاع دیتے ہیں پہلے سے احرام کا سامان تیار کر رکھیں۔ (فتاویٰ رضویہ، کتاب الزکوۃ، جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۷۳۱)

اور اگر کسی شخص کا ارادہ شہرِ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا پہلے سے نہیں تھا اور حدودِ حرم سے باہر باہر ہی اسے جانا تھا تو اس پر احرام باندھنا اور عمرہ کرنا واجب نہیں جبتک کہ حرم کے باہر سے حرم کے اندر داخل ہونے کی نیت نہ کرے یا حرم میں داخل نہ ہو کیونکہ آفاقی یعنی عرب شریف سے باہر والا جب حرم میں داخل ہونے کی نیت سے سفر پر نکلے گا تو میقات سے پہلے اس پر عمرے کا احرام باندھنا اور وہاں پہنچ کر عمرہ کرنا واجب ہو جائے گا۔

لھٰذا جو شخص ہندوستان سے ہی مکہ شریف میں داخلے کی نیت سے سفر کریگا اسے یلملم سے پہلے ہی احرام باندھنا واجب ہے جسکا طریقہ اوپر بیان ہوا اور جس نے شہرِ مکہ یا حدودِ حرم سے باہر صرف جدہ یا اور کسی شہر میں قیام کی نیت سے سفر کیا اور اب مکہ مکرمہ جانا چاہتا ہے تو وہ جدہ یا حدودِ حرم سے باہر وہاں کے میقات سے احرام باندھے گا اور واجب عمرہ ادا کریگا۔ اور بغیر احرام تمام مذکورہ بالا صورتوں میں اگر حدودِ حرم میں داخل ہوگا گناہ گار ہوگا اور پھر سے مع احرام عمرہ کرنا واجب ہوگا۔

هذا ما ظهر لى والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

کتبہ محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

جماعت اور دعا کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہئے

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؛ جماعت اور دعا کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہیے جواب عنایت فرمائیں بہت مہربانی ہوگی۔سائل محمد ریاض اختر مہادے پٹی سیتامڑھی بہار

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔نمازِ جماعت کا سلام پھیرنے کے بعد فوراً مختصر دعا کے بعد سنت ونفل پڑھنا چاہئے جیسا کہ (مرات جلد دوم صفحہ ۱۱۷_)(بحوالہ مسلم شریف) ہے کہ: عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلّم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول الهم انت السلام و منك السلام تبارکت یا ذا الجلال والا کرام۔ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر صرف اس قدر کہ کہتے الٰہی! تو سلام ہے اور تجھ سے سلامتی ہے،تو برکت والا ہے اے جلال و بزرگی والے۔

یا د رہے یہ حدیث شریف ان احادیث شریف کے خلاف نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم بعد فجر طلوع آفتاب تک مصلے پر تشریف فرما رہتے۔اس سے معلوم ہوا کہ جن فرضوں کے بعد سنتیں ہوں ان میں جلدی کرے اور مختصر دعا مانگے۔

جیسا کہ بہارشریعت جلد اول حصہ سوم ۸۹،۹۰،۹۱ ناشر،قادری بکڈ پو اسلامیہ مارکیٹ بریلی شریف (بحوالہ فتاویٰ رضویہ،فتاویٰ عالمگیری،ردالمحتار) ہے کہ:ظہر ومغرب وعشاء کے بعد مختصر دعاؤں پر اکتفا کر کے سنت پڑھے،زیادہ طویل دعاؤں میں مشغول نہ ہو۔(عالمگیری) فجر وعصر کے بعد اختیار ہے کہ جس قدر اذکار اور اوراد وظائف پڑھنا چاہے پڑھے مگر مقتدی اگر امام کے ساتھ مشغول بہ دعا ہوں اور ختم کے منتظر ہوں تو امام اس قدر طویل دعا نہ کرے کہ گھبرا جائیں۔(فتاویٰ رضویہ)

نماز کے بعد جو اذکار طویلہ احادیث میں وارد ہیں وہ ظہر ومغرب وعشاء میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں،قبل سنت مختصر دعا پر قناعت چاہئے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔(ردالمحتار) معلوم ہوا کہ جن فرض نمازوں کے بعد سنتیں ہیں سلام پھیرنے کے بعد بلا تاخیر بالکل مختصر دعا پر قناعت کر کے سنت ونفل پڑھنا شروع کر دیں بعد میں ذکر واذکار کریں اور جتنی دیر چاہیں دعا مانگیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

دو سجدوں کے درمیان کتنی دیر بیٹھنا چاہیے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان کتنی دیر بیٹھنا واجب ہے؟؟ سائل محمد رضا شمسی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

دو سجدوں کے درمیان کچھ دیر کے لیے بیٹھنے کو فقہی اصطلاح میں جلسہ کہا جاتا ہے۔ اس کی کم سے کم مقدار یہ ہے کہ سجدے سے اٹھ کر بالکل سیدھا بیٹھ جائیں یہاں تک کہ تمام اعضاء اپنی جگہ پر واپس آ کر ٹھہر جائیں [1]۔ اکثر نمازی اسے بڑی جلدی کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، سجدہ اولیٰ سے اٹھ کر بیٹھتے بھی نہیں اور درمیان ہی سے دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑی غلطی کی بات ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ایسا کرنے والے کی نماز کو نامکمل بتلایا ہے۔ [2] ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سجدے سے اٹھ کر بڑے اطمینان اور ادب کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔ جسم اطہر کا ہر عضو اور ہڈی کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ کر قرار پکڑ لیتا تھا۔ [3] دوسرے سجدے میں جانے کے لیے جلدی نہیں فرماتے تھے بلکہ جتنی دیر سجدے میں لگاتے اتنی ہی دیر دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ جایا کرتے تھے۔ [4] کبھی تو اتنی دیر بیٹھے رہتے کہ دیکھنے والا خیال کرتا شاید آپ دوسرے سجدے میں جانا بھول گئے ہیں۔ [5] اس موقع پر اپنے رب کے حضور یوں دعا گو ہوتے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاجْبُرْنِي، وَارْفَعْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي [6] اللہ! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے درست کر دے، مجھے رفعت عطا فرما، مجھے ہدایت (میں اضافہ اور استقامت) دے، مجھے عافیت نصیب کر اور مجھے رزق عطا فرما اور کبھی اس کی بجائے یوں فرمایا کرتے: "رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي۔ [7] اے میرے رب! مجھے معاف فرما دے، میرے رب! میری مغفرت فرما دے یہ دعائیہ کلمات رات کے نوافل یعنی تہجد میں پڑھنا احادیث میں صراحت کے ساتھ منقول ہے لیکن فرائض وغیرہ میں پڑھنے یا نہ پڑھنے کے بارے میں کوئی بات نہیں ملتی۔ بظاہر فرائض میں انہیں پڑھنا بھی درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ فرض اور نفل نماز کے طریقے اور اذکار میں فرق کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ ائمہ میں امام شافعی، امام احمد، اور امام طحاوی فرض اور نفل دونوں میں انہیں پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں اور یہی "اقرب الی الصواب ھے ان شاء اللہ"

حوالہ جات: [1] سنن ابی داؤد کتاب تفریع استفتاح الصلاۃ باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع و السجود، صحیح سنن

ابن داؤد حدیث 804) ([2] سنن ابی داؤد کتاب تفریع استفتاح الصلاۃ باب صلاۃ من لا یقیم صلبه فی الرکوع و السجود، صحیح سنن ابن داؤد حدیث 804) ([3] سنن ابی داؤد کتاب تفریع استفتاح الصلاۃ باب صلاۃ من لا یقیم صلبه فی الرکوع و السجود، صحیح سنن ابی داؤد حدیث 720) ([4] صحیح البخاری کتاب الاذان باب المکث بین السجدتین حدیث عن البراء رضی الله عنه) ([5] صحیح البخاری کتاب الاذان باب المکث بین السجدتین حدیث عن انس بن مالک رضی الله عنه) ([6] یه سات کلمات سنن ابن ماجه، ابی داؤد، مسند احمد وغیره کی مختلف روایات میں آئے هیں، تفصیلی حواله جات کے لیے اصل صفة صلاۃ النبی دیکھیے۔) ([7] سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاۃ و السنة فیها باب ما یقول بین السجدتین)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ محمد یوسف رضا

الجواب صحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

جب تک کسی شخص کے ذمه فرض باقی رهتا هے اس کا کوئی نفل قبول نهیں کیا جاتا

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔ علمائے کرام رہنمائی فرمائیں۔۔زید پر فرض نماز قضاء ذمے ھو۔تو زید کی نفل نماز قبول ہوگی یا نہیں؟ برائے مہربانی جواب تفصیل کے ساتھ وضاحت کے ساتھ اور حوالہ کے ساتھ عنایت فرمائیں۔سائل صدام رضا محمد یوسف رضوی مالیگاؤں

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔جب تک کسی شخص کے ذمہ فرض باقی رہتا ہے،اس کا کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا۔

سرکار اعلی حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: جب خلیفہ رسول للہ صلی للہ تعالیٰ علیہ وسلم سیّدنا صدیق اکبر رضی للہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا امیر المومنین فاروق اعظم رضی للہ تعالےٰ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے عمر! للہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انھیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انھیں دن میں کرو تو مقبول نہ ہوں گے، اور خبر دار رہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے۔(حلیة الاولیاء، ذکر المهاجرین نمبر ابوبکر الصدیق :)

حضور پُرنور سیّدنا غوث اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ محی الملّة والدّین ابومحمد عبد القادر جیلانی رضی للہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں کیا کیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لیے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے۔فرماتے ہیں ب: اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لیے بلائے، یہ وہاں تو حاضر نہ

ہُوا اور اس کے غلام کی خدمتگاری میں موجود رہے۔ نیز فرماتے ہیں: اگر فرض چھوڑ کر سنّت و نفل میں مشغول ہوگا یہ قبول نہ ہوں گے اور خوار کیا جائے گا۔(فتوح الغیب مع شرح عبد الحق الدہلوی المقالۃ الثامنۃ والاربعون")

حضرت شیخ الشیوخ امام شہاب الملّۃ والدّین سُہروردی قدس سرہ العزیز عوارف المعارف شریف کے باب الثامن والثلثین میں حضرت خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:"'' بلغنا ان اللہ لا یقبل نافلۃ حتی یؤدی فریضۃ یقول اللہ تعالیٰ مثلکم کمثل العبد السوء بداء بالھدیۃ قبل قضاء الدین '''' ہمیں خبر پہنچی کہ اللہ عزّوجل کوئی نفل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فرض ادا کیا جائے، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے فرماتا ہے کہاوت تمھاری بد بندہ کی مانند ہے جو قرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے۔(عوارف المعارف ملحق باحیاء العلوم باب ۳۸ فی ذکر آداب الصلٰوۃ الخ)

ایک اور مقام پر سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: جب تک فرض ذمہ پر باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا۔(الملفوظ)

نوٹ: جب بندہ اپنے ذمہ باقی تمام فرائض سے بری ہو جاتا ہے تو بارگاہ رب العزت عزّوجل سے امید ہے کہ اس کے نوافل بھی مقبول ہو جائیں گے کہ قبولیت نوافل میں جو چیز رکاوٹ تھی، زائل ہوگئی۔ جیسا امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:"ان سب کی بھی مقبولی کی امید ہوگی کہ جرم کے باعث قبول نہ تھے، جب وہ زائل ہوگیا تو انھیں بھی باذن اللہ تعالیٰ شرف قبول حاصل ہوگیا۔(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ،10 / 183 تا186)

اور ادھر سنیئے: اگر آپ کی نمازیں فوت ہوئی ہیں تو نوافل کی جگہ بھی فوت شدہ نمازیں پڑھیئے تاکہ جس قدر جلد ممکن ہو اپنے ذمہ باقی فرائض سے سبکدوش ہوسکیں کیونکہ قضا نمازیں نوافل سے زیادہ اہم ہیں۔جیسا کہ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انھیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں (فجر کی 2 سنتیں، ظہر کی 6 سنتیں، مغرب کی 2 سنتیں، عشاء کی 2 سنتیں) سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔(رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، مطلب فی بطلان الوصیۃ بالختمات و التھالیل،") (بحوالہ: بہار شریعت،4/ 709) اور خلیل ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی علیہ الرحمہ اس کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: اور لو لگائے رکھے کہ مولا عزّوجل اپنے کرم خاص سے قضا نمازوں کے ضمن میں ان نوافل کا ثواب بھی اپنے خزائن غیب سے عطا فرمادے، جن کے اوقات میں یہ قضا نمازیں پڑھی گئیں۔ "واللہ ذو الفضل العظیم" (سنی بہشتی زیور)

مسئلہ قضائے عمری کہ شب قدر یا اخیر جمعۂ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں

اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں، یہ باطل محض ہے ۔(بہار شریعت 4/ 711)

والله تعالی اعلم

کتبہ سید فیضان القادری

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

التحیات کی کیا حقیقت ھے

علماء کرام کی بارگاہ میں ایک سوال ہیکہ التحیات کی کیا حقیقت ہے بالتفصیل مع حوالہ جواب عنایت فرمائیں ۔سائل: شاداب عالم قادری ۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مستفسرہ میں عرض ہے کہ: تشہد (التحیات) اس کلام کا مجموعہ ہے جو معراج کی رات قرب حضوری میں رب و محبوب کے درمیان ہوا کہ اولا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے عرض کیا: التحیات لله والصلوات والطیبات رب کی طرف سے ارشاد ہوا: السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و برکاته۔ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے جواباً عرض کیا: السلام علینا و علی عبدالله الصالحین۔ ان دونوں قسم کے کلاموں کو نمازی ادا کرکے اللہ تعالیٰ کی توحید، حضور کی رسالت کی گواہی دیتا ہے ۔لیکن! نمازی التحیات پڑھتے وقت واقعہ معراج کی اس گفتگو کی نقل کی نیت نہ کرے ۔بلکہ خود بارگاہ الٰہی میں تحیتہ اور بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرنے کی نیت کرے ۔لغت میں تشہد کے معنی ہیں: گواہ بننا یا گواہی دینا۔ عرف میں: کلمۂ شہادت پڑھنا۔ مگر! شریعت میں: التحیات کو تشہد کہا جاتا ہے ۔کیونکہ اس میں توحید و رسالت کی گواہی ہوتی ہے ۔(مرات شرح مشکوۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۸)

والله تعالی اعلم

کتبہ محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح والمجیب نجیح فقط محمد عطاء الله النعیمی

زید نے کبھی نماز نہیں پڑھی اسلئے کہ اس کا پیر کہتا ھے کہ سارے مریدوں کی نماز

میں خود پڑھ لیتا ہوں

حضور مفتی صاحب قبلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعدہٗ درج ذیل مسئلہ کا جواب شریعت کی روشنی میں عطا فرمائیں کہ زید جس نے کبھی نماز نہیں پڑھی صرف اس لئے کہ وہ ایسے پیر کا مرید تھا جسکا کہنا تھا کہ میں اپنے ہر مرید کی نماز خود ہی پڑھ لیتا ہوں یہی وجہ ہے کہ زید نہ تو کبھی مسجد میں گیا نہ ہی جمعہ وعیدین اور پنج وقتہ نمازیں ادا کیں اسی حالت میں اس کا انتقال ہوا تو امام مسجد کو دو متشرع گواہوں نے گواہی دی کہ زید نماز کی معافی والے پیر سے مرید تھا کبھی اس نے نماز نہیں پڑھی اپنے پیر کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے۔ اس شہادت کے بعد امام نے جنازہ پڑھانے سے انکار کیا تو کچھ لوگوں نے کہا زید صرف مرید تھا مذکور پیر سے لیکن امام نے ان کے اس قول کا اعتبار کئے بغیر نماز جنازہ پڑھانے سے انکار ہی کیا؛ لہذا جواب طلب یہ ہے کہ زید اور اسکے پیر پر کیا حکم شرع ہے؟ امام نے جنازہ نہیں پڑھایا اس پر اور جن لوگون نے نماز جنازہ پڑھی یا پڑھائی ان پر کیا حکم ہے؟ بیان فرمائیں نیز اس کا بھی جواب مدلل عطا کریں کہ ایسے پیر کے مریدین کے بارے میں کیا حکم ہے شریعت کا! المستفتی محمد ظفر الدین قادری اجمیری مسجد اندھیری ممبئی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صورتِ مسئولہ میں زید کا نماز نہ پڑھنا تو بہر صورت ثابت ہے اور ایسے پیَر (پاؤں) سے مرید ہونا بھی ثابت جس اجہل نے نماز کی معافی کا قول اپنا رکھا ہے حالانکہ نماز پنجگانہ کسی عاقل بالغ مسلمان سے ساقط یا معاف نہیں۔ یونہی جمعہ وعیدین عاقل و بالغ مسلمان مقیم غیر معذور بعذرِ شرعی شہری پر فرض ہیں معاف نہیں یہ معافی کا ڈھونگ رچانے والا پیر ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ شیطان کا مسخرہ اور چیلا ہے کیونکہ شیطان ہی اللہ کی فرض کردہ اہم العبادت نماز کو معاف کہکر چھوڑوانے کا کام کرتا ہے۔

دیکھئے نبی پاک سے بڑا نہ کوئی نبی ورسول نہ فرشتہ مگر نماز سرکارِ ابد قرار پر معاف نہیں، صحابہ پر معاف نہیں خلفاء پر معاف نہیں ائمہ اھل بیت پر معاف نہیں دشتِ کربلا کے تاجدار نے بحالتِ سجدہ گردن کٹا کر بتا دیا کہ نماز معاف نہیں۔ اور یہ جاھل پیر اپنے مریدوں کو بہکانے کیلئے شیطانی ہتھکنڈا اختیار کئے ہوئے ہے یعنی یہ پیری مریدی کے بھیس میں شیطانی مشن چلا رہا ہے رحمانی وعرفانی مشن سے لوگوں کو دور کرنے کیلئے پیرانہ مریدانہ سسٹم اپنائے ہوئے ہے جیسے کہ گدھے کا گوشت بیچنے والا ہرن کی کھال میں گوشت رکھکر بیچ رہا ہو اور دیکھنے والے ہرن کی کھال سے دھوکا کھا رہے ہوں۔

بلا تمثیل یونہی زید اور اسکے شیطان پیر کا حال ہے کہ گرو شیطان اور چیلا شاگرد ہے کسی فرض کی فرضیت کا انکار کفر ہے

کیونکہ نماز کی فرضیت فرضِ اعتقادی ہے کہ اسکو فرض مان کر بجالانا فرض ہے اور فرض مانتے ہوئے ترک کرنا حرام ہے اور فرض ہی نہ ماننا کفر ہے۔ اب اگر زید نے باغوائے شیطان پیر نُما نماز معاف سمجھکر ترک کی تو شیطان کے چیلوں میں ہی شمار ہوگا اور شیطانی چیلوں کی نمازِ جنازہ پڑھنا کسی مسلمان پر فرض نہیں بلکہ نہ پڑھنا اور بائیکاٹ کرنا فرض ہے جبکہ بے نمازی مسلمان کیلئے بھی اگر خواص اجتناب کریں تو بہتر ہے تاکہ دوسرے بے نمازیوں کو عبرت ہو کہ ترکِ نماز پر کوئی خاص آدمی جنازہ بھی نہیں پڑھے گا اس لئے نماز پڑھنے کی ترغیب اور نہ پڑھنے پر ترہیب کا باعث ہو۔ اور یہاں تو زید کفر کے دلدل میں پھنسا ہوا ہے تو نماز جنازہ کیسے ادا کرنے کی اجازت ہوگی؟

پس امام نے نماز جنازہ سے انکار کر کے حکمِ شرع پر عمل کیا ہے اور جنہوں نے سب کچھ جانتے ہوئے جنازہ پڑھایا پڑھا یا شرعاً جرم انہوں نے کیا ہے وہ توبہ واستغفار کریں اور احتیاطاً تجدید ایمان بھی کرلیں اللہ غفور و رحیم ہے۔

شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ گلستان سعدی میں ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ مکن نماز برآں ہیچکس کہ ہیچ نہ کرد وعمر درسرِ تحصیل مال کرد و نخورد یعنی جو نیکیاں نہ کرے اس پر نماز نہ پڑھو۔ آقا فرماتے ہیں: من ترك الصلوٰة متعمدًا فقد كفر '' جس نے قصداً نماز ترک کردی اس نے کفر سے ملتا جلتا کام کیا، بلکہ اکثر ائمہ فقہ نے کفر کیا، یا کافر ہوا، کہا۔

ایسا جاہل شخص قطعی پیر نہیں ہوسکتا اور نہ اس سے مرید ہونا شرعاً جائز۔ کیونکہ جسکا علم وعقیدہ خود اسی کی حفاظت کیلئے کافی نہیں وہ دوسروں کی کیا حفاظت کریگا؟ بس یہی مثل اس پر فٹ ہے کہ خود تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے۔

اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے اقیموا الصلوٰة ''نماز قائم کرو مگر یہ شیطان معاف بتارہا ہے۔ آدمی خود ہی سمجھ لے کہ اللہ فرض ٹھہرا رہا ہے اسکی مانی جائے یا اس اخبث الخلق کی جو معاف بتارہا ہے؟ اللہ انسان کی پیدائش عبادت کیلئے بتارہا ہے وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون، '' اور یہ ابلیس اس سے آزاد کرنے پر تلا ہوا ہے ہاں اللہ جس بندے کیلئے چاہے اس کے گناہ معاف کردیتا ہے ان الله يغفر الذنوب جميعًا لمن يشاء '' تو پہلے ترکِ نماز کو گناہ تسلیم کیا جائے پھر معافی کا تصور کیا جائے اور وہ بھی ہماری تمہاری چاہت پر نہیں اللہ کی مشیت پر جسکا کوئی دعوٰی نہیں کرسکتا، رہی یہ بات کہ مذکور پیر اپنے مریدین کی نمازیں خود پڑھ لیتا ہے تو یہ بھی مریدین کیلئے مفید نہیں اولاً اس لئے کہ کوئی کسی کی طرف سے بدنی عبادت نہیں کرسکتا مثلاً نماز کی ادائیگی: ثانیاً اسلئے کہ جب وہ خود اپنی نماز نہیں پڑھ سکتا اور اگر پڑھے بھی تو بوجہ انکار فرضیتِ نماز ایمان سے خارج ہوگیا اور بغیر ایمان کوئی عمل قبول نہیں تو مریدین کیلئے کیسے قبول ہوگا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالحق والصواب

کتبہ: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

بتاریخ 21 محرم الحرام 1440 ھجری مطابق 2/1 اکتوبر 2018 عیسوی بروز منگل:

الجواب الصحیح: محمد شرف الدین رضوی

بے نمازی کو کتا سے بدتر کہنا درست نہیں؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی عالم دین دوران تقریر یہ بولے کہ"اگر کتا اور بے نمازی سامنے آجائے تو پہلے کتے کو دیکھو کیونکہ بے نمازی کتے سے بھی بدتر ہے"تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ مدلل جواب عنایت فرمائیں! سائل محمد ھارون رشید رضوی۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مذکورہ میں مولوی صاحب کو ایسا کہنا درست نہیں مسلمان نماز نہ پڑھے تو گنہگار ہوگا مگر کتا سے تو افضل ہے کیونکہ انسان کو اللہ نے اشرف المخلوقات میں سے بنایا"قال اللہ تعالی : لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم "یعنی بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر ایک مومن کو بدتر کہنا درست نہیں لہذا مولوی اعلانیہ توبہ واستغفار کرے۔

واللہ تعالی اعلم

کتبہ عبد الستار رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

جنازہ حاضر ہو تو پہلے فرض پڑھیں یا جنازہ؟

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سوال یہ ہے کہ اگر جنازہ تیار ہو اسی دوران فرض نماز کا وقت ہو چکا ہو تو پہلے کیا پڑھا جائے نمازِ فرض کو یا نمازِ جنازہ کو جواب مع حوالہ عنایت فرمائیں بہت بہت مہربانی ہوگی۔سائل: مونس اختر قادری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں وقت نماز وسیع ہے تو جنازے کی تقدیم کریں ہاں اگر جنازہ لے

جانے والے بھی جماعت میں شریک ہونے والے ہوں کہ جماعت پڑھ کر ہی جنازہ لے جائیں گے اور اس کے تغیّر کا اندیشہ نہ ہو تو سنت و فرض سب پڑھیں شاید اور نمازی بھی آجائیں اور جنازے پر تکثیر ہو امام احمد رضا قدس سرہ نے فتاوٰی رضویہ ج چہارم قدیم ص ۸۴ میں ایک سوال کے جواب میں ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے۔

هذا ما ظهر لی و سبحانه تعالی اعلم

کتبہ: محمد شرف الدین رضوی

الجواب الصحیح: السید شمس الحق البرکاتی المصباحی

کیا عورت حالت سجدہ میں دونوں ہاتھوں کو کھنیوں سمیت زمین سے ملائے گی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نماز میں اسلامی بہنیں سجدے کے دوران کیا دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت زمین میں سٹائیں گی؟ یا پھر صرف ہتھیلی کو کلائیوں تک سٹائیں گی۔ برائے مہربانی جواب عنایت فرمادیں۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ صورت مسئولہ میں عورت اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت زمین سے ملا لے گی کہ یہ اس کے حق میں زیادہ ستر ہے (ھدایہ میں ہے)"والمراءة تنخفض فی سجودها وتلزق بطنها بفخذيها لان ذالك استر لها"۔

والله اعلم بالصواب

کتبہ؛ محمد شرف الدین رضوی

مورخہ؛ ۲۸/۱۱/۱۴۳۹ ذوالقعدہ

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

اگر قضائے حاجت اشد ہو تو کیا کریں؟

السلام علیکم حضرت میرا سوال یہ ہے کہ نماز کے دوران ہوا خارج ہونے کا اندیشہ ہو تو کیا کرنا چاہئے اسکے بارے میں تفصیل سے بتائیے۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔زور کا پیشاب یا پاخانہ معلوم ہوتے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یعنی ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(ردالمحتار،عالمگیری)(بہار شریعت حصہ سوم صفحہ(135) حدیث شریف میں ہے کہ جب جماعت قائم کی جائے اور کسی کو بیت الخلاء جانا ہو تو پہلے بیت الخلاء کو جائے۔(ترمذی،ابوداؤد،نسائی،مالک،شامی جلد(1) صفحہ(600)

نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر ان چیزوں کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے شروع ہی ممنوع وگناہ ہے قضائے حاجت مقدم ہے اگر چہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے نماز پڑھ لے اور اگر اثنائے نماز میں یہ حالت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب ہے اور اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہوگا۔(ردالمحتار جلد اول صفحہ(600)(بہار شریعت(3) صفحہ(136)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ محمد راشد مکی

۲۹/۱۱/۱۴۳۹۔ذی القعدہ۔2018/8/12 اگست

الجواب الصحیح:ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

مالکی حضرات نماز کی حالت میں کہاں ہاتھ باندھتے ہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سوال مسلک مالکی میں مالکی حضرات نماز میں ہاتھ کہاں باندھتے ہیں جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی؟ سائل آسرا رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں عرض یہ ہے کہ مالکی حضرات ہاتھ باندھ کر نہیں بلکہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں اس لئے کہ امام مالک کے نزدیک فرض نماز میں ہاتھ باندھنا مکروہ اور نفل میں جائز ہے۔

جیسا کہ ھدایۃ المجتہد جلد اول صفحہ ۱۳۷ میں ہے "اختلف العلماء فی وضع الیدین احداھما علی الاخری فی الصلوۃ فکرہ ذالک مالک فی الفرائض واجازہ فی النفل"۔(فتاوی فیض الرسول جلد دوم صفحہ ۵۲۰)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ محمد مظہر علی رضوی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

بلا وجه عید کی نماز چھوڑنا بدعت و گمراهی هے؟

السلام علیکم حضرت میرا سوال یہ ہے کوئی عید کی نماز نہیں پڑھے تو کیا حکم ہوگا اُس پر؟۔ سائل محمد فاروق

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ و برکاتہ۔صورت مسئولہ میں عید کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انھیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اوراس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں۔بلا وجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے۔''' وَتَرْكُ صَلَاةِ الْعِيدِ ضَلَالَةٌ وَبِدْعَةٌ'' (جوہرہ نیرہ جلد اول ص 93) یعنی عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے۔'' تَجِبُ صَلَاةُ الْعِيدِ عَلَى كُلِّ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ، كَذَا فِي الْهِدَايَةِ'' (فتاوی ھندیہ جلد اول ص 150) یعنی عید کی نماز واجب ہے ہر اس آدمی پر جس پر جمعہ واجب ہے۔(ایسا ہی ھدایہ میں ہے۔)(ایسا ہی بحر الرائق جلد دوم صفحہ 170 میں ہے۔)'' لِأَنَّ الْمُرَادَ مِنَ السُّنَّةِ السُّنَّةُ الْمُؤَكَّدَةُ بِدَلِيلِ قَوْلِهِ، وَلَا يَتْرُكُ وَاحِدًا مِنْهُمَا وَكَمَا صَرَّحَ بِهِ فِي الْمَبْسُوطِ، وَقَدْ ذَكَرْنَا مِرَارًا أَنَّهَا بِمَنْزِلَةِ الْوَاجِبِ عِنْدَنَا؛ وَلِهَذَا كَانَ الْأَصَحُّ أَنَّهُ يَأْثَمُ بِتَرْكِ الْمُؤَكَّدَةِ كَالْوَاجِبِ''۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبـــہ محمد شہروز عالم اکرمی

۱/۱۲/۱۴۳۹.ذی الحجه.بروز منگل.2018/8/14.اگست

الجواب الصحیح:ابو الفیض سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

تکبیر تشریق کا حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگرکسی کی جماعت چھوٹ گئی یا کچھ رکعتیں چھوٹ گئیں تو تکبیر تشریق واجب ہے یا نہیں؟ حوالے کے ساتھ جواب عطا فرمائیں! سائل اسرار رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مستفسرہ میں تکبیر تشریق نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نمازِ فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعتِ مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں۔(بہار شریعت چہارم 97)

تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے فوراً بعد واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس سے نماز پر بنا نہ کر سکے اگر مسجد سے باہر ہوگیا یا قصداً وضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ سہواً تو تکبیر ساقط ہوگئی اور اگر بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے (بہار شریعت چہارم 97)

تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اسکی اقتدا کیا اگرچہ عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا ہو اور اگر اسکی اقتدا نہ کریں تو واجب نہیں۔(بہار شریعت چہارم 97)

نفل وسنت ووتر کے بعد تکبیر واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے اور عید کے بعد بھی کہہ لے۔مسبوق ولاحق پر تکبیر واجب ہے مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت کہیں اور امام کے ساتھ کہہ لی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور نماز ختم کرنے کے بعد اعادہ بھی نہیں۔(بہار شریعت چہارم 98) منفرد پر تکبیر واجب نہیں (جوہرہ نیرہ) مگر صاحبین کے نزدیک منفرد پر بھی واجب ہے۔(بہار شریعت چہارم صفحہ 98)

یہاں ایک بات عرض کردوں کہ ایام تشریق میں مختلف قول ہیں اور وہ یہ کہ ایام تشریق گیارہویں ذی الحجہ سے تیرہویں ذی الحجہ تک ہے۔(جیسا کہ شرح وقایہ جلد اول صفحہ (204) اور (درمختار جلد اول صفحہ (691) میں مذکور ہے "،ان التشریق تقدید اللحم وبہ سمیت الایام الثلاثۃ بعد یوم النحر"۔(فتاویٰ فقیہ ملت جلد دوم ص 249)

واللہ ورسولہ اعلم

کتبہ محمد راشد مکی

۸/۱۲/۱۴۳۹ ذی الحجہ۔2018/8/20 اگست۔سوموار

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی

عیدین کے خطبے کا حکم

کیا عیدین میں خطبہ واجب نہیں ہے؟ بحوالہ جواب عنایت فرمائیں۔سائل ساجد رضا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عیدین میں خطبہ واجب نہیں ہے (ایسا ہی بہار شریعت عیدین کے بیان میں مذکور و مسطور ہے) عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انھیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت، اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور اس میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر بُرا کیا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز، اگر پہلے پڑھ لیا تو بُرا کیا، مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت، صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے۔ 'اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ ط' (4) (عالمگیری، درمختار وغیرہما) بلا وجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے۔ (5) (جوہرہ نیرہ) (بہار شریعت عیدین کا بیان)

ھذا ما ظھر لی و العلم عند اللہ

کتبہ محمد منظور احمد یار علوی

۹/۱۲/۱۴۳۹ ذی الحجہ_2018/8/21

الجواب الصحیح: العبد الاثیم سید شمس الحق البرکاتی المصباحی

جمعہ میں خطبہ پہلے اور عیدین میں بعد میں ایسا کیوں؟

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مشائخ عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں جمعہ کا خطبہ پہلے اور عیدین کا بعد میں ایسا کیوں؟ سائل محمد فرقان رضا دہلی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسؤلہ میں فقہائے کرام کا اتفاق ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے اور عیدین کا نماز کے بعد اس لئے پڑھا جاتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسا ہی ثابت ہے اور جمعہ کی نماز میں خطبہ شرط ہے اور شرط مشروط پر مقدم ہوا کرتی ہے اس لئے بھی خطبہ جمعہ نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور عیدین کی نماز میں خطبہ سنت ہے جسے نماز کے بعد پڑھنے کا حکم ہے اس لئے نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری ج اول ص 150 پر ہے, """ویشترط للعید ما یشترط للجمعۃ إلا الخطبۃ کذا فی الخلاصۃ فانھا سنۃ بعد الصلاۃ و تجوز الصلاۃ بدونھا وان خطب قبل الصلاۃ جاز ویکرہ

كذا في محيط السرخسي ولا تعاد الخطبة بعد الصلاة' (فتاوی فقیہ ملت ج اول ص 253)

والله تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد راشد مکی

۹/۱۲/۱۴۳۹ذی الحجہ_2018/8/21

الجواب الصحیح:سید شمس الحق البرکاتی المصباحی

عیدین کی نماز کا حکم

جس گاؤں کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہو اگر اسی مسجد کے احاطے کے قریب زمین خرید کر نئے سے عیدگاہ بنایا جائے۔اور نماز عید ادا کی جائے۔اگرچہ پہلے وہاں نماز عید ادا نہیں ہوتی تھی۔بلکہ دوسرے گاوں میں ادا کی جاتی تھی۔لیکن دونوں گاؤں کے بیچ شدید اختلاف ہونے کی وجہ سے۔اگر اسی نئے عیدگاہ میں نماز عیدین ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ادا کی جائے۔تو ایسی صورت میں نماز عید ادا ہوگی یا نہیں؟ عیدگاہ بنانا صحیح ہے یا نہیں؟ دلائیل و براہین کے ساتھ مع حوالہ جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

جو حکم جمعہ کا ہے وہی عیدین کا ہے اگر دیہات میں جمعہ قائم ہے تو قائم رکھیں اگر قائم نہیں ہے تو قائم نہ کریں یہی حکم عیدین کا بھی ہے اگر آپ کے گاؤں میں عیدین کی نماز کی صحت کے شرائط پائے جاتے ہیں تو اہل بستی کو گاؤں سے باہر صحراء میں عیدگاہ کا انتظام کرنا چاہیے۔نماز عیدین کے لیے عیدگاہ جانا اور عیدین کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا سنت ہے۔والخروج إليها أي الجبانة لصلاة العيد سنة وإن وسعهم المسجد الجامع هو الصحيح(در مختار:۳/۴۹)

عیدگاہ کے ہوتے ہوئے بلا عذر مسجد میں عیدین کی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔البتہ صورتِ مسئولہ میں جب آپ کے گاؤں میں عیدگاہ نہیں ہے تو نمازِ عیدین کی صحت کے لیے جگہ کا موقوفہ ہونا شرط نہیں ہے۔زمین کے مالک کی اجازت کافی ہے۔بصورت صحت جمعہ عیدین کی ادائیگی کے لئے عیدگاہ بنانے میں کوئی حرج نہیں اگر اس گاؤں پر مصر یا فنائے مصر کا اطلاق ہوتا ہے۔

نوٹ: قیام جمعہ وعیدین کا حق ہر کس وناکس کا کام نہیں ہے بادشاہ اسلام یا اسکا نائب ہونا یا انکا ماذون ہونا قیام جمعہ وِعیدین کیلئے لازم ہے- اور جہاں بادشاہِ اسلام یا اسکا نائب یا ماذون نہ ہو اُس مقام پر اِس زمانہ میں یہ کام اَعلمِ علمائے اسلام یعنی سب سے بڑے عالم کا ہے آپ کے علاقے کا جو بڑا عالم دین مرجع عوام وخواص ہو اسے وہ جگہ دکھا کر اطمینان حاصل کرلیں وہ اپنی صواب دید پر جو فیصلہ کریں اسے عمل میں لائیں۔

هذا ما ظهر لی والعلم عند الله

کتبہ محمد منظور احمد یار علوی

۱۲/۱۲/۱۴۳۹ ذی الحجہ_2018/8/24

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

ایام تشریق کی قضا نمازیں گر جماعت کے ساتھ اسی ایام تشریق میں ادا کریں گے تو تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ (10) ذی الحجہ کے عصر مغرب اور عشاء کی نماز سفر کی وجہ سے قضا ہوگئی اور اس قضا نماز کو (12) ذی الحجہ کو پڑھیں گے تو کیا تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے؟ برائے مہربانی مدلل جواب عنایت فرمائیں

سائل: عمران رضا رضوی کلکتہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسؤلہ میں عرض یہ ہے کہ اگر 10 ذی الحجہ کی عصر مغرب اور عشاء جو قضا ہوگئی تھیں اسی سال کے ایامِ تشریق میں اسے 12 ذی الحجہ کو باجماعت ادا کریں تو تکبیر کہنی واجب ہوگی اور اگر تنہا پڑھیں یا دوسرے سال کے ایامِ تشریق میں باجماعت بھی پڑھیں تو تکبیرِ تشریق واجب نہیں۔

جیسا کہ بہارِ شریعت میں حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ: اور دنوں میں نماز قضا ہوگئی تھی ایام تشریق میں اسکی قضا پڑھی تو تکبیر واجب نہیں۔ یوہیں ان دنوں کی قضا نمازیں اور دنوں میں پڑھیں جب بھی واجب نہیں یوں ہی سال گزشتہ کے ایامِ تشریق کی قضا نمازیں اس سال کے ایامِ تشریق میں پڑھے جب بھی واجب نہیں ہاں اگر اسی سال کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اسی سال کے انہیں دنوں میں جماعت سے پڑھے تو واجب ہے۔ (ردالمحتار) منفرد پر تکبیر واجب نہیں

(جوہرہ نیرہ) مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین ن کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے ۔ (بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ 786 المکتبۃ المدینۃ)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد اختر قادری

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

چین والی گھڑی پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ سوال: مردوں کو سوائے ساڑھے چار ماشہ سے کم چاندی کی انگوٹھی پہننے کے علاوہ چاندی یا سونے یا لوہے کا کڑا ہاتھ میں پہننا کیسا ہے نیز اسکا عذاب کیا ہے؟ اور یہ سب پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے اور چین والی گھڑی پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ برائے کرم مفصل جواب عنایت فرمادیں کرم ہوگا۔ السائل:- ارشدی اشرفی گوا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صورت مسؤلہ میں فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ لوہے، اسٹیل، تانبا، وغیرہ دھات کی چین دار گھڑی باندھنا اور اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ جیسا کہ امام احمد رضا محدث بریلوی رضی عنہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں کہ گھڑی کی زنجیر سونے چاندی کی مرد کو حرام اور دھاتوں کی ممنوع ہے اور جو چیزیں ممنوع کی گئیں ہیں انکو پہن کر نماز اور امامت مکروہِ تحریمی (احکام شریعت حصہ دوم صفحہ (170) اعلیحضرت علیہ الرحمۃ کی یہی عبارت عدم جواز کی دلیل ہے۔ (فتاویٰ فقیہ ملت جلد دوم صفحہ (251)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد راشد مکی

مورخہ: ۱۳/ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ ہفتہ

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی

قضا نمازوں کو کیسے ادا کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ باوقار علماء کرام کی بارگاہ میں عرض یہ ہے کہ قضاء عمری کی فضلیت اور اسکو پڑھنے کا کیا طریقہ ہے اس متعلق کچھ رہنمائی فرمائیں بڑی مہربانی ہوگی شکریہ۔ العارض: شیر علی دینا چھوری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ قضا ہر روز کی نماز فقط بیس رکعتوں کی ہوتی ہے، دو فرض فجر کے چار ظہر چار عصر تین مغرب چار عشاء کے تین وتر اور قضا میں یوں نیت کرنی ضرور ہے کہ نیت کی میں نے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی یا پہلی ظہر جو مجھ سے قضا ہوئی اسی طرح ہمیشہ ہر نماز میں کیا کرے۔

اور جس پر قضا نمازیں بہت کثرت سے ہیں وہ اگر آسانی کے لیئے یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار سبحان ربی العظیم، سبحان ربی الاعلی کی جگہ صرف ایک بار کہے مگر ہمیشہ ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہئیے کہ جب آدمی رکوع میں پورا پہونچ جائے اس وقت سبحان کا سین شرع کرے اور جب عظیم کا میم ختم کرے اس وقت رکوع سے سر اٹھائے اسی طرح جب سجدوں میں پورا پہونچ لے تب تسبیح شروع کرے اور جب پوری تسبیح ختم کرے تب سجدے سے سر اٹھائے۔ بہت سے لوگ جو رکوع سجدہ میں آتے جاتے یہ تسبیح پڑھتے ہیں بہت غلطی کرتے ہیں ایک تخفیف کثرتِ قضا والوں کی یہ ہوسکتی ہے۔

دوسری تخفیف یہ ہے کہ فرضوں کی تیسری چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ تین بار کہہ کر رکوع میں چلے جائیں مگر وہی خیال یہاں بھی ضروری ہے کہ سیدھے کھڑے ہو کر سبحان اللہ شرع کریں سبحان اللہ پورا کھڑے کھڑے کہہ کر رکوع کے لیئے سر جھکائیں یہ تخفیف فقط فرض کی تیسری چوتھی رکعتوں میں ہے وتروں کی تینوں رکعتوں میں الحمد اور سورت دونوں ضرور پڑھی جائیں۔

تیسری تخفیف یہ کہ پچھلی التحیات کے بعد درود و دعا کے بعد صرف اللھم صل علی محمد و اله کہہ کر سلام پھیر دیں۔ چوتھی تخفیف وتروں کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہنے کے بعد تین بار رب اغفرلی کہے۔

ان نمازوں کی ادائیگی کے لیئے کوئی وقت متعین نہیں ہے جلد سے جلد ادا کرنے کا حکم ہے۔ البتہ اوقات مکروہ میں فرض نمازوں کا پڑھنا جائز نہیں ہے۔ بعد عصر غروب آفتاب سے ۲۰ منٹ قبل پڑھنا جائز ہے ہاں جب غروب میں بیس منٹ رہ جائیں تو اب قضا نماز جائز نہیں۔ البتہ اس دن کا عصر جائز ہے اور بعد نماز فجر قبل طلوع آفتاب جائز ہے اور پھر طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد جائز ہے۔ (فتاوی بریلی شریف صفحہ 154)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد معصوم رضا نوری

مورخہ: 20/ذی الحجہ 1439ھ یکشنبہ

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

سفر میں جمعہ اور ظہر کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے پر کہ اگر سفر میں جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی کسی مسافر امام کے پیچھے یا کسی مقیم امام کے پیچھے تو کیا ظہر کی نماز بھی پڑھنی پڑے گی؟ اور اگر پڑھنی پڑے گی تو کیا جماعت سے پڑھیں گے یا الگ الگ؟ یا جمعہ پڑھ لینا ہی کافی ہے مسافر کے لیے جماعت کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی؟ سائل برکاتی سجانی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

اگر مسافر نے صحت شرائط جمعہ کیساتھ نماز جمعہ پڑھ لی تو ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی دوبارہ ظہر نہیں پڑھنا پڑے گا جیسے مسافر کو حالت سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے مگر کسی نے رکھ لیا تو فرضیت ساقط ہوگئ۔ ھدایہ میں ہے: فإن حضروا فصلوا مع الناس أجزاهم عن فرض الوقت لانهم تحملوه فصاروا كالمسافر إذا صام۔

ھذا ما ظھر لی وسبحانه تعالیٰ أعلم بالصواب

کتبہ: محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی

بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے

سوال: بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا اور اگر شروع کھڑے ہو کر کی تو کیا بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟ سائل داؤد سلیمان

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

نوافل کے علاوہ میں قیام فرض ہے بلا عذر اگر بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی حتی کہ اگر عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز

پڑھ رہا تھا درمیان نماز قیام پر قادر ہوگیا تو ما بقی نماز کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے۔ ھدایہ میں ہے: ومن صلی قاعدا یرکع ویسجد لمرض ثم صح بنی صلاته قائما عند ابی حنیفه وابی یوسف رحمهما الله۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

کون سے نبی نے کونسی نماز سب سے پہلے پڑھی؟

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ علماء کرام کی بارگاہ میں سوال عرض ہے کہ کونسے نبی نے کونسی نماز سب سے پہلے پڑھی معہ حوالہ جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ ۔سائل محمد دلبر حسین نوری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وَعَلَيْكُمُ السَّلَام وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ سب سے پہلے فجر کی نماز حضرت آدم علیہ السلام نے پڑھی، ظہر کی نماز حضرت داؤد علیہ السلام نے، عصر کی نماز حضرت سلیمان علیہ السلام نے، مغرب کی نماز حضرت یعقوب علیہ السلام نے، اور عشاء کی نماز حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی۔ (سیرت حلبی جلد اول صفحہ ۴۵۸) (فتاوی رضویہ جلد دوم صفحہ ۲۰۸) (ماخوذ از مخزن معلومات)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ: محمد معصوم رضا نوری

الجواب صحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

نماز پڑھتے وقت حیض آیا تو اس نماز کا کیا حکم ہے؟

سوال: عورت نماز پڑھ رہی تھی اور نماز پڑھنے کے درمیان حیض آیا یا بچہ پیدا ہوا تو اب اس نماز کا کیا حکم ہے؟: سائل محمد افروز عالم

الجواب اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

نماز پڑھتے میں حیض آگیا، بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہے۔ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔ (بہار شریعت: حصہ 2: حیض ونفاس کا بیان: مسئلہ نمبر 17)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

تہجد کی نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال: تہجد کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟ اور پڑھیں گے کیسے اور اس میں کیا کیا پڑھیں گے؟

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

کم از کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور حضور پاک علیہ السلام سے آٹھ تک ثابت ہے۔ (حوالہ فیضان سنت ص 1054)

پڑھنے کا طریقہ: اعلیحضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: تہجد میں ہو سکے تو جتنا قرآن یاد ہے وہ تمام پڑھ لیں، ورنہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھ لیں کہ اسطرح ہر رکعت میں قرآن ختم کرنے کا ثواب ملے گا، ایسا کرنا بہتر ہے۔ ویسے تہجد میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سی بھی سورتیں پڑھ سکتے ہیں، کوئی قید نہیں۔ (حوالہ فیضان سنت ص 1056)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ محمد عقیل احمد قادری حنفی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

جس کی شادی 92km سے دور ہوئی وہ نماز قصر پڑھے گا یا نہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ جس کی شادی 92km سے دور ہوئی ہو وہ شوہر اپنے سسرال ٦ دنوں کیلئے گیا ہے اب قصر کریگا یا نہیں؟ سائل: محمد رضوان قادری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ صورت مسئولہ میں عرض ہے کہ کسی کی سسرال مدت سفر پر ہو تو وہاں جانے پر نماز

میں قصر پڑھنا ہوگا۔بشرطیکہ اس کے بال بچے وہاں نہ رہتے ہوں، یا رہتے تو ہوں مگر عارضی طور پر۔ بلکہ عورت پر بھی پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی صورت میں قصر ہوگا عارضی رہائش کی بناء پر اس عورت کیلئے اسکا میکہ بھی وطن اقامت اور وطن اصلی نہ ہوگا اگر عورت شوہر کے سسرال یعنی اپنے میکہ میں رہتی ہے تو وہاں پہونچنے پر آدمی مقیم ہو جائے گا۔ اگر پندرہ دن سے کم ٹھرنے کا ارادہ رکھتا ہے پھر بھی۔ اور وہاں عورت نہیں رہتی بلکہ کبھی کبھی اس کا عارضی قیام ہوتا ہے تو وہاں پہونچنے پر مقیم نہ ہوگا، جبکہ پندرہ دن سے کم ٹھرنے کا ارادہ ہو۔(انوار نماز بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۸ صفحہ ۲۷۰)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی

فرض نماز کی تیسری رکعت میں خاموش رہا تو کیا حکم ہے

حضرت ایک شق اور ہے برائے کرم مہربانی فرمائیں کہ عشاء کی دو رکعت تو صحیح ادا کیا مگر تیسری رکعت میں کچھ نہیں پڑھا اور سورہ فاتحہ کی مقدار فقط کھڑا رہا پھر رکوع کر لیا تو کیا حکم ہے؟ سائل غلام خاندان برکات

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

فرض کی آخری دو رکعتوں میں قرأت نہ فرض ہے، نہ واجب بلکہ افضل ہے۔ اس لئے نماز کے اندر کوئی خرابی نہیں آتی نماز ہو جائے گی۔(انوار نماز صفحہ ۱۷۵ بحوالہ منیہ مع صغیری صفحہ ۱۱۸)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

جو مسافر کسی جگہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہو، تو وہ مسافر ہی رہے گا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے میں کہ اگر کوئی شخص حج یا عمرہ پر گیا تو مکہ مکرمہ میں یا مدینہ منورہ میں ۱۰

دن سے کم ٹھہرا تو مسافر ہوگا یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔ سائل برکاتی سبحانی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مستفسرہ میں عرض ہے کہ ایسا حاجی اور معتمر مسافر ہی رہیگا جو مسافر تمام جگہوں میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کریگا مسافرت ختم ہوجائے گی اور وہ مقیم ہوجائے گا سوائے اس حاجی کے جو مکہ شریف اسوقت پہنچا جب یوم الترویہ پندرہ دن سے کم رہ گیا کیونکہ یہ حاجی اب اقامت کی مدّت کی نیت کے بعد بھی مقیم نہ ہوگا مسافر ہی رہیگا کیونکہ عرفات ومنٰی اسے مناسک کی ادائیگی کیلئے نکلنا پڑیگا پندرہ دن سے پہلے ہی۔ اور سوال میں حاجی اور معتمر نے دس دن سے کم کی نیت کی ہے اس لئے وہ مسافر ہی رہیگا البتہ وہ شخص جو مسافرت میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دنوں کسی جگہ ٹھہرنے کی نیت کے بعد بھی مقیم نہ بن سکے مسافر ہی رہے وہ کون ہے؟

اس کا جواب دیکھیں فقیہ ملت علیہ الرحمہ کی تصنیف کردہ **الغاز الفقه المعروف به عجائب الفقه صفحه نمبر** ۱۴۶ پر ہے وہ ایسا حاجی ہے جو مکہ شریف میں اس وقت حاضر ہوا کہ یوم الترویہ یعنی ۸ / ذی الحجہ پندرہ دن سے کم رہ گیا تو پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے حاضر ہونے کے باوجود مقیم نہ ہوا بلکہ مسافر ہی رہا۔

جیسا کہ بدائع الصنائع جلد اول میں ہے: **ذكر في كتاب المناسك ان الحاج اذا دخل مكة في ايام العشر ونوى الاقامة خمسة عشر يوماً او دخل قبل ايام العشر لكن بقي الى يوم التروية اقل من خمسة عشر يوماً ونوى الاقامة لا يصح لانه لا بدله من الخروج الى عرفات فلا تتحقق نية اقامة خمسة عشر يوما فلا يصح** (الغاز الفقه المعروف به عجائب الفقه، صفحہ نمبر ۱۴۶)

چنانچہ مذکور حاجی بارادۂ سفر اپنی آبادی سے ۹۲ کلومیٹر کی مسافت سے زیادہ نکلنے کے بعد مسافر ہوگیا اب جب تک وطن واپس نہ آجائے یا ایامِ ترویہ سے پندرہ دن قبل یا بعدِ واپسی از عرفات ومنٰی مکہ شریف میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت نہ کرلے مسافر ہی رہے گا۔ (انوار نماز بحوالہ فتاوی رضویہ شریف جلد 8 صفحہ 258) (جوہرہ جلد 1 صفحہ 76)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

فجر میں دخول المسجد نماز پڑھا اور پھر سنت پڑھا تو کیا یہ درست ھے

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ زید فجر میں دخول المسجد پڑھتا ہے پھر سنت پڑھتا ہے تو یہ درست ہے یا نہیں؟ سائل غلام احمد رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

طلوع فجر سے، طلوع آفتاب تک اس کے درمیان سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔ یونہی! نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگر چہ وقت وسیع باقی ہو، اگر چہ سنت فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی اور اب پڑھنا چاہتا ہو تو جائز نہیں۔ (بحوالہ ہماری نماز) (مصنف خلیل العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خاں صاحب قادری برکاتی علیہ الرحمہ شاگرد رشید حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

فرض نماز کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ بلند آواز سے پڑھنے کا حکم

برائے مہربانی اس مسئلے کا جواب عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی۔ ایک مسئلہ یہ ہے کہ امام نے عشاء کی فرض نماز پڑھاتے ہوئے تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ جہر سے پڑھ دی تو کیا حکم نافذ ہوگا؟ سائل غلام خاندان برکات

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

بایں صورت سجدہ سہو کرنا ہوگا اسلئے کہ فرض کے شفع ثانی میں سر واجب ہے ترک واجب ہوا جسکی تلافی سجدہ سہو سے کی جائے گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد منظور احمد یار علوی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

تراویح میں سہو تلاوت کا حکم کیا ھے

سوال: السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ تراویح کی نماز میں امام کے اوپر سجدہ تلاوت واجب تھا اور امام صاحب نے جاننے کے باوجود نہیں کیا تو عندالشرع امام صاحب کے لئے کیا حکم ہے؟ جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع فراہم کریں سائل محمد رضا نظامی۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے نماز کے باہر نہیں ہوسکتا، اگر قصداً نہ کیا تھا تو گنہگار ہوا توبہ لازم ہے جبکہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع وسجدہ نہ کیا ہو۔ (قانون شریعت حصہ اول صفحہ ۷۹)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

ٹوپی یا رومال سر پر رکھنے سے پیشانی چھپ جائے تو کیا حکم ھے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص ٹوپی یا رومال سر پر باندھ کر نماز پڑھتا ہے جس سے اسکی پیشانی چھپی ہوئی ہو تو کیا اس حال میں نماز ہو جائے گی یا پھر نہیں؟ حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔ سائل محمد رضوان خان قادری صحبتیا بہرآئچ شریف یوپی انڈیا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر سر پر رومال باندھ کر نماز پڑھی جائے تو ہوسکتی ہے یا نہیں اور بغیر ٹوپی کے رومال باندھا جائے تو نماز ہوسکتی ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا الجواب رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہوگیا، اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے، اور بغیر ٹوپی کے عمامہ بھی نہ چاہئیے نہ کہ رومال حدیث شریف میں ہے: فرق مابیننا و بین المشرکین العمائم علی القلانس۔ ہم میں اور مشرکوں میں ایک فرق یہ ہے کہ ہمارے عمامے ٹوپیوں پر ہوتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ مترجم ج ۷)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد اشفاق احمد علیمی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

چپل پر کھڑا ہو کر نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں چپل پر کھڑا ہو کر نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی سائل اشہر رضا سیتامڑھی بہار

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔بعض لوگ جوتا پہنے اور بہت لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں، اگر جوتا پہنے پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے، بقدر مانع نجاست ہوگی تو اس کی نماز نہ ہوگی اور جوتے پر کھڑے ہو کر پڑھی تو جوتے کا وہ حصہ جس پر پاؤں ہے پاک ہونا ضروری ہے۔خواہ جوتے کا تلا نجس ہو۔(بہار شریعت حصہ چہارم جنازہ کا بیان) تاجدار اہل سنت مجدد دین وملت حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ: احتیاط یہی ہے کہ جوتا اتار کر اس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔(فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۱۸۸)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

پاجامہ یا پینٹ کو اندر یا باہر سے موڑ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پینٹ پہن کر نماز پڑھنا، پینٹ کو نیچے سے اندر یا باہر فولڈ کرنا پینٹ کے ساتھ بیلٹ لگا کر نماز پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ علمائے کرام جواب عنایت فرمائیں سائل: محمود رضا شمسی کٹیہار بہار

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پاجامہ یا پینٹ پہنکر نماز درست ہے مگر جبکہ ٹخنہ چھپا رہے تو اس کی دو صورتیں ہیں (1) مکروہِ تحریمی (2) مکروہِ تنزیہی۔ اب اگر ٹخنوں کے نیچے تکبر کی وجہ سے ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی ورنہ تنزیہی ایسا ہی فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ 448 میں ہے اور کفّ ثوب مطلقاً مکروہ تحریمی ہے۔

حضرت علامہ حصکفی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں **و کرہ کفہ** اسی کے تحت خاتم المحققین حضرت علامہ ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی تحریر فرماتے ہیں '''**حرر خیرالرملی ما یفید ان الکراھۃ فیہ تحریمیۃ**' (ردالمختار جلد اول صفحہ 640)

اور کپڑا میں کھونس کر نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے اعلی حضرت امام احمد رضا برکاتی بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کپڑا سمیٹنے گھرسنے (کھوسنے) سے منع فرمایا۔ (فتاوی رضویہ جلد ص (246)

نوٹ: کپڑا سمیٹنا کفّ ثوب ہے اور کپڑا گھرسنا سدلِ ثوب ہے اور پینٹ یا پاجامہ باہر سے موڑنا یا اندر فولڈ کرنا سدلِ ثوب میں داخل ہے لھذا اس صورت والی نماز مکروہِ تحریمی اور واجب الاعادہ ہوگی اور ہر وہ نماز جو مکروہ تحریمی ہو اس کا اعادہ واجب ہے مگر مکروہ تنزیہی ہو تو اعادہ واجب نہیں۔ درمختار مع شامی جلد اول صفحہ 337 پر ہے '''**کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا**'' لہذا زید پاجامہ یا پینٹ نہ نیچے موڑے اور نہ کمر میں بلکہ ٹخنہ کے نیچے بغیر نیت تکبر چھوڑ دے۔ (بحوالہ فتاوی فقیہ ملت جلد اول صفحہ 178)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد امتیاز القادری

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

ظہر اور عصر میں قرأت سرّی اور مغرب عشاء اور فجر میں قرأت جہری کیوں؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ علماء کرام ومفتیان عظام کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ظہر اور عصر میں سرّی اور مغرب عشاء اور فجر میں سرّی کیوں نہیں مغرب عشاء اور فجر میں جہری ہے سرّی کیوں نہیں ہے؟ سائل محمد غلام محی الدین رضوی نیلور۔ اندھرا پردیش

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفسّر قرآن حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج احمد یار خاں نعیمی بدایونی علیہ الرحمہ اپنی کتاب (اسرارالاحکام، بانوار القرآن میں تحریر فرماتے ہیں): اس لئے کہ شروع زمانۂ اسلام میں کفّار کا غلبہ تھا، وہ قرآن کریم سن کر رب تعالیٰ اور جبرائیل اور حضور سرکار مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شان اقدس میں بکواس بکتے تھے۔ ان ہی دو وقتوں میں وہ آوارہ گھومتے رہتے تھے۔ مغرب میں کھانے میں مشغول ہوتے تھے۔ عشاء میں سوجاتے تھے۔ فجر میں جاگتے نہ تھے۔ اس لئے ان دونمازوں میں آہستہ قرأت کا حکم ہوا۔

انتہٰی کلامہ اور فقیر سید شمس الحق برکاتی کہتا ہے کہ 'وقال الذین کفروا لاتسمعوا لھٰذا القرآن والغوا فیہ لعلّکم تغلبون' والی آیت میں اسی جانب اشارہ ہے اور مغرب عشا وفجر میں شور شرابہ اور بکواس کیلئے یہ موجود نہ رہتے تھے اس لئے سرّی قرأت کی حاجت یا مجبوری ان وقتوں میں نہ ہوتی تھی نیز حضور کا اشادِ گرامی ہے کہ 'صلّوا کما رأیتمونی اصلّی' ترجمہ: نماز پڑھو جیسا مجھے پڑھتے دیکھو۔ (الحدیث)

چونکہ نماز عبادت خدا کی ہے مگر ادائیں اسکے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ہیں اور ادائے محبوب میں مغرب وعشاء وفجر ہی میں قرأت بالجہر پہلی دو رکعتوں میں ہے اور ظہر وعصر میں قرأت بالسّرّ ہے، لھٰذا ایک معقول وجہ سرّ وجہ سرّ و جہر کی یہ بھی ہے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا: ولا تجھر بصلاتك ولا تخافت بھا وابتغ بین ذالك سبیلا۔ یعنی نہ اتنی آواز سے قرآن پڑھو جو آواز باہر جائے۔ نہ اتنی آہستہ کہ خود بھی نہ سن سکو۔ اب اگرچہ وہ حالت نہ رہی، مگر حکم وہ ہی رہا تاکہ مسلمان اس مغلوبیت کو یاد کرکے اب غلبۂ اسلام پر خدا کا شکر ادا کریں۔

ہوسکتا ہے کوئی بعد میں سوال کرے کہ: جہر والی نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں آہستہ کیوں پڑھتے ہیں تو لگے ہاتھوں اس کا بھی جواب ملاحظہ فرمائیں! تاکہ دوبارہ پوچھنے اور جواب دینے کی نوبت ہی نہ آئے۔ اسی مذکورہ بالا کتاب میں یہ بھی ہے: اس لئے کہ سفر معراج میں دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں۔ بعض نمازوں میں بعد میں زیادتی کی گئی (حدیث) جب تم کبھی سفر میں جاؤ تو سفر معراج کی یادگار قائم کرلو۔ اسی لئے پچھلی دو رکعتوں میں قرأت فرض نہیں بلکہ مسافر سے چار رکعاتی نمازوں میں سے دو کے سوا رکعتیں ہی ساقط ہوا کرتی ہیں اور مقیم امام ان میں آہستہ قرآن پڑھتا ہے تاکہ یہ یادتازہ رہے کہ یہ رکعتیں پہلے فرض ہوئیں اور یہ بعد میں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

جمعتہ الوداع میں قضائے عمری پڑھنے کی حقیقت

بعض جگہ ماہ رمضان المبارک میں مسلمان جمعۃ الوداع کے دن کچھ نوافل قضائے عمری کے طور پر یا نام پر پڑھتے ہیں۔ جسے بعض لوگ بدعت وحرام کہتے ہیں۔ اور لوگوں کو اس کے پڑھنے سے روکتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: ارئیت الذی ینھی عبدا اذا صلّٰی۔ یعنی بھلا دیکھو تو سہی جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے۔ معلوم ہوا کہ کسی نمازی کو نماز سے روکنا سخت جرم ہے۔ قضائے عمری بھی تو نماز ہے۔ اس سے روکنا ہرگز جائز نہیں۔

قضائے عمری کی اصل یہ ہے کہ تفسیر روح البیان پارہ ۷، سورہ انعام ولتستبین سبیل المجرمین۔ کے تحت ایک حدیث شریف نقل کی: ایما عبد او امة ترك الصلوٰة فی جهالة لو تاب و ندم علی تر کها فلیصل یوم الجمعة بین الظهر والعصر اثنتی عشرة رکعة یقرء فی کل منها الفاتحة، و اٰیة الکرسی، والاخلاص، والمعوذتین، مرتین لا یحاسبه الله تعالیٰ یوم القیامة و ذکره فی مختصر الاحیاء۔ یعنی جو مرد یا عورت نادانی سے نماز چھوڑ بیٹھے، پھر توبہ کرے اور شرمندہ ہو کر اس کے چھوٹ جانے کی وجہ سے جمعہ کے دن ظہر وعصر کے درمیان بارہ رکعتیں نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور قل ھو اللہ، اور سورہ فلق وناس، ایک ایک بار پڑھے۔ غفور الرحیم اس سے قیامت کے دن حساب نہ لے گا۔

اس حدیث شریف کو مختصر الاحیاء میں ذکر کیا۔ صاحب روح البیان اس حدیث شریف کا مطلب ومفہوم سمجھاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ: توبہ کرنے اور نادم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ تارک الصلوٰۃ بندہ شرمندہ ہو کر تمام نمازیں قضاء پڑھ لے۔ کیونکہ توبہ کہتے ہی اس کو ہیں۔ پھر قضا کرنے کا جو گناہ ہوا تھا وہ اس نماز قضائے عمری کی وجہ سے معاف ہو جائے گا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ نمازیں قضا نہ پڑھو! صرف یہ نماز پڑھ لو! سب ادا ہو جائیں گی۔ یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ، سال بھر تک نماز نہ پڑھو! بس صرف جمعۃ الوداع کو یہ بارہ رکعتیں پڑھ لو! سب معاف ہو جائیں؟ ارے! یہ تو روافض بھی نہیں کہتے کہ ان کے یہاں چند روز کی نمازیں ایک وقت میں پڑھنا جائز ہے۔ تو یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ سال بھر تک نماز نہ پڑھو! بلکہ صرف جمعۃ الوداع کو بارہ رکعتیں پڑھ لو! سب معاف ہو گئیں۔

مطلب وہی ہے جو صاحب تفسیر روح البیان نے بیان فرمایا۔ اور جان کار مسلمان اسی نیت سے پڑھتے ہیں (کچھ جاہلوں کو چھوڑ کر جو یہی سمجھتے ہیں کہ اس بارہ رکعتی نماز سے زندگی بھر کی سب نمازیں معاف ہوجاتی ہیں یہ ان کی جہالت و نادانی ہے)اس کی نماز ایسی ہے کہ جیسے مشکوٰۃ شریف کتاب الحج باب الوقوف بعرفہ میں ایک حدیث شریف ہے کہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ عرفہ میں حاجیوں کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ بارگاہ الٰہی سے جواب آیا: ہم نے مغفرت فرمادی! سوائے مظالم (حقوق العباد) کے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے پھر مزدلفہ میں دعا فرمائی۔تو مظالم یعنی حقوق العباد بھی معاف فرمادئے گئے۔تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ: کسی کا قرض غبن کرلو! کسی کو قتل کردو! کسی کی کوئی چیز چوری کرلو! کسی کی زمین ہتھیا لو! بس ایک بار حج کرلو! سب پاپ دھل گئے,سارے گناہ معاف ہوگئے۔نہیں! بالکل نہیں!! بلکہ ادائے قرض میں جو خلاف وعدہ تاخیر ہوگئی وہ معاف کردی گئی۔حقوق العباد، بہرحال ادا کرنے ہوں گے۔اگر کوئی مسلمان اس قضائے عمری کے پڑھنے یا سمجھنے میں غلطی کرتا ہے تو ان کو سمجھا دیا جائے۔روکتے کیوں ہو؟

آخر میں دعا ہے کہ مولی تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے صدقے ان دونوں طبقہ کے لوگوں کو اس مسئلے کی صحیح سمجھ عطا فرمائے جو جمعۃ الوداع میں اس نماز سے روکتے ہیں اور بدعت وحرام ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں۔اور انھیں بھی جو اس نماز کے پڑھ لینے سے زندگی بھر قضا نمازیں معاف ہوجانا سمجھتے ہیں۔(ماخذ جاء الحق)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: العبد الاثیم سید شمس الحق برکاتی مصباحی

بعد نماز مصلیٰ کا کنارہ موڑنا چاھئے یا نھیں؛ سنت طریقہ کیا ھے

السلام علیکم حضرت میرا ایک سوال ہے کہ امام کے لئے مصلی بچھایا گیا جماعت سے پہلے تو کیا مصلّے کا کونا پلٹ کے رکھے یا سیدھا؟ جواب عنایت فرمائیں سائل: محمد رضوان

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

اعلی حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان اسی طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: الشیاطین یستعملون ثیابکم فاذا نزع احدکم ثوبہ فیطوہ حتی ترجع الیھا انفاسھا فان الشیطان لایلبس ثوبامطویا یعنی شیطان تمھارے اپنے کپڑے استعمال میں لاتے ہیں تو کپڑا اتار کر تہہ کر دیا کرو کہ اس کا دم راست ہوجائے کہ شیطان تہہ کئے ہوے کپڑے کو نہیں پہنتا۔ (کنزالعمال جلد ۱۵ ص 299)

اور معجم اوسط طبرانی میں ہے: اطووا ثیابکم حتی ترجع الیھا ارواحھا فان الشیطان اذا وجد ثوبا مطویا لم یلبسہ وان وجدہ منشورا لبسہ یعنی کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آجائے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔ (کنزالعمال جلد ۱۵ ص 299)

اور ابن ابی الدنیا میں ہے: مامن فراش یکون مفروشا لاینام علیہ احد الا نام علیہ الشیطان، یعنی جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی نہ سوتا ہو اس پر شیطان سوتا ہے اھ ان احادیث سے اس کی اصل نکلتی ہے کہ پورا لپیٹ دینا بہتر ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد سوم ص 75) (فتاوی فقیہ ملت جلد اول ص 108)

اور حضور صدر الشریعہ حضرت علامہ ومولانا مفتی امجد علی امجدی علیہ الرحمہ مصنف بہار شریعت لکھتے ہیں کہ نماز پڑھنے کے بعد مصلّٰی کو لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں یہ اچھی بات ہے کہ اس میں زیادہ احتیاط ہے مگر بعض لوگ جانماز کا صرف کونا موڑ دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ایسا نہ کرنے میں اس پر شیطان نماز پڑھے گا یہ بے اصل ہے۔ (بہار شریعت حصہ شانزدہم ص 121)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ جب N I C وغیرہ کی تصویر ہوتی ہے یا شرٹ وغیرہ پر ہو تو اس کے ساتھ نماز میں کوئی کراہت آتی ہے کیا؟ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں: سائل محمد شہباز رضا کولکتہ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نے فتاوی شامی کے حوالے سے لکھا: جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔یوہیں نمازی کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا لٹکی ہوئی ہو، یا محلّ سجود میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی یوہی نمازی کے آگے، یا داہنے، یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پیٹھ کے پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے۔ایک مقام پر فرمایا: ہتھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔(بہار شریعت، نماز کا بیان، مکروہات نماز، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 627،628)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد معین الدین الأزہری

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

حالت نماز میں خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا کیسا ہے؟

سورت کی ترتیب یعنی پہلی رکعت میں سورہ تین اور دوسری رکعت میں سورہ شرح کی تلاوت کی تو سجدہ سہو کرنا پڑے گا یا نہیں؟ حوالے کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں۔سائل محمد شمیم القادری مظفر پور بہار

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قرآن مجید ترتیب وار پڑھنا بیرونِ نماز تلاوت کے لئے لازم ہے یعنی ترتیب شرائطِ تلاوت میں سے ہے نہ کہ قرأت فی الصلاۃ کی شرط، مگر آدابِ تلاوت کا قرأت فی الصلوٰۃ میں ملحوظ رکھنا اب بھی باقی، لھذا قرآن مجید نماز میں الٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے یہ مکروہ تحریمی ہے مثلاً پہلی میں "قل یایہا الکفرون" ور دوسری میں الم تر کیف۔اس کے لئے سخت وعید آئی ہے اور یہ وعید قصداً بے ترتیب پڑھنے والے کیلئے ہے اندرونِ نماز ہو یا بیرونِ نماز۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو قرآن کریم الٹا پڑھتا ہے کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اسکا دل الٹ دے اور اگر بھول کر ہو تو نہ گناہ ہے نہ سجدہ سہو اور نماز میں قصداً ہو تو گناہگار ہے مگر سجدۂ سہو یا اعادہ نہیں۔(بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۲۵۶)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد مظہر علی رضوی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

مسجد میں جوتے پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام کہ مسجد میں جوتے پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔سائل محمد رضوان

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔عہد رسالت میں جوتا پہن کر مسجد جانا اور نماز پڑھنا جائز تھا خود سرکار علیہ السلام نعلین پاک پہن کر نماز پڑھتے تھے صحابہ کرام سے بھی جوتا پہن کر نماز پڑھنا ثابت ہے جیسا کہ فتاوی رضویہ ج سوم ص ۴۳۹ سے ثابت ہے مگر اب لوگوں کا حال وعرف بدل جانے کی وجہ سے ممنوع وخلاف ادب ہے۔(مزید تفصیل مجلس شرعی کے فیصلے ص ۹۷ پر دیکھیں)

ھذا ماظھر لی وسبحانہ تعالی اعلم

کتبہ محمد شرف الدین رضوی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

اگر عشاء باجماعت نہ پڑھی ہو تو تراویح کی نماز پڑھا سکتے ہیں یا نہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ

۱۔حافظ صاحب نے نماز عشاء باجماعت نہیں پڑھی اب وہ تراویح باجماعت پڑھا سکتے ہیں یا نہیں؟

۲۔تراویح پڑھانے والا حافظ بالغ العمر دکھتا ہے لیکن عمر کم ہو تو کیا وہ حافظ تراویح پڑھا سکتا ہے؟

۳۔حافظ صاحب کی داڑھی ایک مشت نہیں، کیا وہ تراویح پڑھا سکتے ہیں برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔

سائل ناصر رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں (۱) حافظ صاحب صرف تراویح پڑھا سکتے ہیں۔اور یہی حکم مقتدی کا ہے کہ اگر عشاء جماعت سے نہیں پڑھی تو تراویح جماعت سے پڑھ سکتا ہے، وتر نہیں۔(فتاویٰ رضویہ، جلد 10 صفحہ 605 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۲) شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ تحریر، فرماتے ہیں: نابالغ کے پیچھے بالغوں کی کوئی نماز جائز نہیں۔(فتاویٰ رضویہ، جلد 10 صفحہ 607، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۳) اگر داڑھی آرہی ہے اور ایک مشت کی نہیں ہوئی تو وہ تراویح پڑھا سکتے ہیں اور داڑھی کٹواتے ہیں تو وہ نہیں پڑھا سکتے۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ معین الدین الأزھری

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

تلفظ کی ادائیگی درست نہ ہو تو کیا نماز ہو جائیگی؟

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل میں کہ امامت کے لئے قرأت کی درستگی کس حد تک ضروری ہے؟ اگر کوئی امام ہو اور اس امام میں تلفظ کی ادائیگی نہ ہو جیسے زا۔یا ظا۔یا ضاد۔یا ذال، ان سب حرفوں کو جیم پڑھے یا حا، کو ہا پڑھے یا قاف کو کاف پڑھے سین۔اور شین۔یا صاد۔میں کوئی فرق پیدا نہ کرے تو ان کی امامت درست ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ان کے پیچھے جو نماز پڑھی گئی ہے اس نماز کا کیا حکم ہے؟ مکمل وضاحت فرمائیں اور حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی۔سائل قاسم رضوی۔کرناٹک الھند

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔صورت مستفسرہ میں تجوید کا لغوی معنی ہے خوبصورتی کے ساتھ پڑھنا، تجوید کا اصطلاحی معنی ہے: حروف کو صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے انکے مخرج سے ادا کرنا۔لہذا تجوید کا عام حکم فرض کفایہ ہے اور اس پر عمل کرنا یا سیکھنا فرض عین ہے اور یہ حکم خاص ہے، جیسے علماء کرام، حفاظ اور وہ لوگ جو قرآن کریم کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے تجوید کا سیکھنا ضروری اور لازم ہے۔بہر کیف قرآن مجید کو ترتیل اور تجوید کے ساتھ پڑھنا واجب اور نہایت ضروری ہے۔

چنانچہ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: من لم یجوِّد القرآن اثم یعنی جو شخص قرآن کو تجوید کے ساتھ

نہیں پڑھتا وہ گنہگار ہے، اور اللہ تعالی قرآن مجید میں ترتیل کے متعلق تاکید فرماتا ہے **ورتل القرآن ترتیلا**۔ یعنی قرآن کو ترتیل سے (ضرور) پڑھو۔

اور ترتیل کے متعلق حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے: **(تجوید الحروف و معرفۃ الوقوف)** یعنی حرفوں کو صحیح مخرج اور صفات کے ساتھ ادا کرنا اور وقف کے مقامات و کیفیات (قاعدہ) کا جاننا پس جبکہ قرآن پاک کا بھی حکم معلوم ہو گیا تو اب ایسی صورت میں تجوید کا سیکھنا ہر مسلمان کو نہایت ضروری ہے۔ (البرہان فی تجوید القرآن)

جس امام کی قرأت صحیح نہ ہو اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟ تو جس کی صحیح قرأت نہیں ہے یعنی ایسی غلطی کرتا ہے جس سے معنی بدل جاتا ہے مثلاً حروف میں تبدیلی؛ جیسے ع؛ ط؛ ص؛ ح؛ ظ؛ کی جگہ؛ ا؛ ت؛ ہ؛ ز؛ پڑھتا ہے یا نستعین کو نستاعین یا انعمتَ کو انعمتُ پڑھتا ہے علی ھذا القیاس تو ایسی صورت میں خود اس کی نماز باطل ہے۔ تو جب اپنی نہ ہوئی تو اسکے پیچھے کسی کی نہ ہوگی جتنی پڑھی گئی سب کا نئے سرے سے پڑھنا فرض ہے، اور اگر ایسی غلطی کرتا ہے کہ کسی وجہ سے حرف صحیح ادا نہیں کر سکتا تب بھی یہی حکم ہے کہ اس کے پیچھے صحیح پڑھنے والے کی نماز باطل ہوگی اور اگر صحیح پڑھتا ہے مگر تجوید کے واجبی امور کو ادا نہیں کرتا کہ جن امور کا ترک گناہ ہے جب بھی ایسے شخص کو امام نہ بنایا جائے اس کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد سوم ص 191)

"فبذالك" حدیث شریف میں ہے: 'رب قارء القرآن و هو لاعنه' یا 'و رب تالی القرآن والقرآن یلعنه' یعنی بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں جو غلط پڑھتے ہیں تو قرآن ان پر لعنت بھیجتا ہے اور اگر انہیں شرعی عیوب کی وجہ سے لوگ اس سے ناراض ہیں اور اسکی وجہ سے نمازیوں کی تعداد میں کمی ہو گئی ہے اور لوگوں میں انتشار پیدا ہو گیا ہے تو ایسے شخص کو امام بنانا درست نہیں۔

(حدیث شریف میں ہے: ثلاثة لا تقبل منهم صلاتهم من تقدم قوما وهم له كارهون ١٥۔ یعنی تین شخص ایسے ہیں کہ جن کی نماز مقبول نہیں ہوتی انہیں میں وہ شخص بھی ہے جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور لوگ اسے ناپسند کریں۔ (مشکوۃ شریف ص 100) (فتاوی فقیہ ملت جلد اول ص 135)

واللہ تعالی اعلم

ابو الصدف محمد صادق رضا

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

جانماز پر مکہ شریف یا مدینہ شریف کی تصویر ہو تو کیا حکم ہے؟

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلۂ ذیل کے بارے میں کہ آج کل دیکھا جاتا ہے کہ اکثر جانماز میں کعبہ شریف کی تصویر مدینہ شریف کی تصویر چھپی ہوئی ہوتی ہے تو کیا اس پر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اس پر نماز پڑھنے سے بے ادبی تو نہیں ہوتی ہے؟ حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی؟ سائل محمد رضوان خان قادری بہرائچی یوپی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔حضرت بحر العلوم مفتی عبد المنان صاحب قبلہ علیہ الرحمہ فتاویٰ بحر العلوم جلد اول صفحہ ۱۵۷،۱۵۸ بحوالہ ہدایہ اولین صفحہ ۱۴۲ تحریر فرماتے ہیں کہ: کسی معظم دینی کی تعظیم اور توہین کا مدار اصل یا نقل پر نہیں بلکہ عرف پر ہے یعنی عرف میں جو کام توہین کا سمجھا جاتا ہو وہ معاملہ توہین قرار دیا جائے گا۔اور جس کو لوگ توہین نہیں سمجھتے وہ توہین نہیں اصل میں ہو یا نقل میں اسی طرح جو چیز اصل کے لئے باعث اہانت ہو ضروری نہیں کہ نقل کے لئے بھی ایسا ہی ہو و بالعکس۔اس سے واضح ہو گیا کہ بضرورت کوئی فعل کیا گیا ہو اور وہ عرف میں اہانت شمار نہیں ہوتا۔

پس! ان دونوں باتوں کو مصلے میں بنے ہوئے کعبہ، بیت المقدس، گنبد خضریٰ (روضۂ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے نقشے پر پاؤں رکھنے یا بیٹھنے کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔اس کو یوں سمجھنا چاہیئے کہ انہیں مقامات مقدسہ کے نقشے کاغذ پر طغریٰ کی صورت میں بنائے جاتے ہیں تاکہ گھر میں دیواروں پر آویزاں کیے کئے جائیں جن سے برکت کے ساتھ زینت بھی حاصل ہو اور اگر نقشے یوں ہی زمین پر ڈال دئے جائیں تو لوگ اس کو توہین تصور کرتے ہیں ان کو روندنا یا ان پر بیٹھنا تو دور کی بات ہے۔پس ہمارے نزدیک ایسے مصلے استعمال ہی نہ کرنا چاہئے جن پر اس قسم کی مقدس شبیہیں بنی ہوں۔ ذالك ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب (الحج)۔ حکم ربانی ہے اور یہ فرش اور بچھونے ابتذال اور تہاون کی جگہ ہے۔اگر کہیں کے مسلمان باادب اور سلیقہ مند ہوں کہ مصلیٰ کو اس قسم کی بدخیالی اور بے ادبی سے بچائیں صرف نماز کے لئے بچھائیں پھر اٹھا کر کسی بلند جگہ پر رکھیں تو بھی وہ ایسا مصلیٰ رکھیں جس

کے نصف حصہ یا بالائی حصہ پر ایسی شبیہیں بنی ہوتی ہیں۔جن مصلوں کے پورے حصہ پر یہ شبیہیں بنی ہوں ان پر پاؤں رکھنے یا پشت لگانے سے پرہیز کیا جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

از قلم:محمد جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

جس کی تین رکعتیں چھوٹ گئی ہو وہ سلام کے بعد اپنی پہلی پر قعدہ اولی کرے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ اگر چار رکعت والی نماز میں کوئی نمازی جماعت میں اس وقت شامل ہوا کہ تین رکعت نماز ہو چکی ہے تو وہ شخص اپنی چھوٹی ہوئی رکعات کیسے پوری کرے اور اپنا پہلا قعدہ کس رکعت پر کرے۔سائل:محمد جاوید احمد خان قادری بلرامپوری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه۔ پیش امام جب داہنی جانب سلام پھیر کر دوسری جانب پھیرنے لگے تو فوراً کھڑا ہو جائے اور اپنی چھوٹ ہوئی رکعتیں اس طور پر ادا کریں کہ پہلی رکعت بھری (یعنی سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی بھی سورہ) پڑھ کر بیٹھ جائیں اور صرف تشہد پڑھیں۔پھر کھڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت بھی بھری ہی پڑھیں اور نہ بیٹھیں۔پھر تیسری رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھیں! پھر بیٹھ جائیں اور تشہد و درود شریف اور دعاء ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دیں!اب آپ کی نماز مکمل ہوگئی۔یعنی جس کی تین چھوٹ گئی تھیں وہ سلام کے بعد اپنی پہلی پر قعدۂ اولیٰ کریگا۔

واللہ تعالی اعلم

کتبہ جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

عیدین کی نماز کی پہلی رکعت چھوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

سوال:السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت اس تعلق سے کہ اگر کوئی شخص عیدین کی نماز

میں پہلی رکعت چھوٹ جانے کے بعد شامل ہوا تو وہ اپنی چھوٹی ہوئی رکعت کس طرح سے ادا کرے نیز یہ بھی بتائیں کہ اگر کوئی شخص نماز جنازہ میں تین تکبیروں کے بعد شامل ہوا تو وہ نماز جنازہ کیسے ادا کرے جواب عنایت فرمائیں نوازش ہوگی۔سائل محمد جاوید احمد

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔عیدین کی نماز میں مقتدی اگر پہلی رکعت چھوٹ جانے کے بعد شامل ہوا تو امام کی متابعت کرے امام جب سلام پھیرے تو اپنی فوت شدہ رکعت پوری کرے بایں طور کہ ثنا سورہ فاتحہ اور سورہ ملائے اس کے بعد تین تکبیر زائد جو فوت ہو چکی ہے کہے، اگر دوسری رکعت میں ایسے وقت میں پہونچا کہ امام حالت قرأت میں تھا تو اس وقت حکم ہے کہ اپنی تکبیر کہ لے۔(فتاوی عالمگیری)(درّ مختار مع ردّ المحتار)،اور نمازِ جنازہ میں جس کی بعض تکبیریں فوت ہوں وہ اپنی باقی تکبیریں یعنی اس وقت آیا کہ بعض تکبیریں ہو چکی تھیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد باقی تکبیر پوری کرے۔

واللہ تعالی اعلم

:از قلم_محمد محمد امجد رضا سیتامڑھی بہار

الجواب صحیح !سید شمس الحق برکاتی مصباحی

ساتھ ہڈیوں پر سجدہ

سوال: نماز میں کتنی ہڈیوں کا زمین پر سجدہ کی حالت میں لگنا فرض ہے گنتی کر کے بتائیں حوالے کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں؟المستفتی محمد رضوان خان آندھریا موڑ مہرولی شریف نئی دہلی 29 / 7 / 2018

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئولہ میں عرض ہے کہ خلیل العلماء شاگرد رشید حضور صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان صاحب علیہ الرحمہ اپنی کتاب ہماری نماز صفحہ ۴۱۵ بحوالہ بخاری و مسلم میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں!

(1) مونھ (یعنی پیشانی)(2) دونوں ہاتھ،(3) دونوں گھٹنے،(4) دونوں پنجے،اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ۔ محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی کرلو سکرواڑی، سانگلی، مہاراشٹر

{15/ذی قعدہ 1439ھ یک شنبہ}

الجواب الصحیح سید شمس الحق برکاتی مصباحی

تصویر والا کپڑا پہنے ہو اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئ تو نماز مکروہ نہ ہو گی

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ سوال: اگر کپڑے میں جاندار کی تصویر بنی ہو اور اس کے اوپر کوئی دوسرا کپڑا پہن کر نماز پڑھے تو اس صورت میں نماز ہو جائے گی۔ جواب حوالہ کے ساتھ عنایت فرمائیں۔ سائل محمد قمر الدین بہرائچ یوپی۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ یوہیں مصلّی کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلّق ہو، یا محل سجود میں ہو، کہ اس پر سجدہ واقع ہو، تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ یوہیں مصلّی کے آگے، یا داہنے، یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے، اور پسِ پُشت ہونا بھی مکروہ ہے، اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے دہنے بائیں معلق ہو، یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو، اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے، جیسے پہاڑ دریا وغیرہا کی تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (عامۂ کتب)

اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو، مثلاً جوتیاں اُتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو، تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں، نہ اس سے نماز میں کراہت آئے، جب کہ سجدہ اس پر نہ ہو۔) (درمختار وغیرہ) جس تکیہ پر تصویر ہو، اسے منصوب کرنا پڑا ہوا نہ رکھنا، اعزاز تصویر میں داخل ہوگا اور اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کر دے گا۔ (درمختار)

اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو، مگر کپڑوں سے چھپی ہو، یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو، یا آگے، پیچھے، دہنے، بائیں، اوپر، نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی

تفصیل نہ دکھائی دے، یا پاؤں کے نیچے، یا بیٹھنے کی جگہ ہو، تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔ (درمختار)

تصویر سر بریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو، مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر یا چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھوڈالا ہو، کراہت نہیں۔ (ردالمحتار) اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے ہنوز جدا نہ ہوا، تو بھی کراہت ہے۔ مثلاً کپڑے پر تصویر تھی، اس کی گردن پر سلائی کر دی کہ مثل طوق کے بن گئی۔ (ردالمحتار)

مٹانے میں صرف چہرہ کا مٹانا کراہت سے بچنے کے لیے کافی ہے، اگر آنکھ یا بھوں، ہاتھ، پاؤں جُدا کر لیے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو، تو نماز میں کراہت نہیں۔ (درمختار) تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی، تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی۔ (ردالمحتار) یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت میں نہ ہو، اس پر پردہ نہ ہو، تو ہر حالت میں اس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے، جب تصویر مصلّی کے آگے قبلہ کو ہو، پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو، اس کے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو، پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردہ پر۔ (ردالمحتار، عالمگیری) (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ 629 / 630 مکروہات کا بیان)

واللہ تعالیٰ اعلم

از قلم: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب الصحیح: عبدالستار احمد القادری رضوی

دیوبندی سے میل جول رکھنے والے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ زید ایک سنی عالم ہے اور سنی ادارے میں درس وتدریس کا کام کرتا ہے اور رمضان میں تراویح بھی سناتا ہے لیکن اس کی شادی دیوبندی کے گھر میں ہوئی ہے اور اسکا سسرال جانا آنا کھانا پینا بھی ہوتا ہے اور اپنی بہن کی شادی بھی دیوبندی گھرانے میں کیا ہے تو دریافت امر یہ ہے کہ زید کے پیچھے تراویح پڑھنا کیسا ہے؟ جو اس کے پیچھے تراویح پڑھے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اور خود زید کے لئے کیا حکم ہے؟ جوابات مع حوالہ عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔ سائل محمود رضا شمسی؛ کٹیہار بہار

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ زید کے سسرال والے جب کہ کھلم کھلا دیوبندی ہیں اور خود زید کی بیوی کی دیو بندیت یا وہابیت مشہور ہے تو ہر سنی صحیح العقیدہ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ زید کے پاس اٹھنا بیٹھنا اور اسکے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں جو شخص سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن سے دوستی کرتا ہے اور اپنے عمل سے سنی عوام کو گمراہ ہونے کی راہ ہموار کرتا ہے وہ بغیر وضو وغسل کے نماز پڑھا سکتا ہے لھذا مسلمان ایسے مولوی کا بائیکاٹ کریں اور اس کے یہاں کھانا وغیرہ ہرگز نہ کھائیں۔ (فتاوی برکاتیہ ص 391) وھکذا (فتاوی فقیہ ملت)

اور تاجدار اہلسنت مجدد دین وملت حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں: مرتدین سے میل جول حرام لہٰذا وہابیوں سے میل جول رکھنے ان کی شادی وغیرہ میں شرکت کرنے کے سبب زید فاسق معلن ہے اس کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

واللہ اعلم بالصواب

ازقلم: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

نماز فجر کی جماعت کھڑی ہو تو سنت کا حکم کیا ھے

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام کہ نماز فجر کی جماعت کھڑی ہے اور زید کو سنت پڑھنا ہے مگر زید کو اندیشہ ہے کہ سنت پڑھنے سے جماعت چھوٹ جائے گی تو ایسے وقت میں زید کو کیا کرنا چاہئے؟ علمائے کرام جواب عنایت فرمائیں: مہربانی ہوگی؟ سائل: محمد ریاض اختر سیتامڑھی بہار

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

اپنے مذہب کی جماعت کے لئے اِقامت ہوئی تو اِقامت سے ختم جماعت تک نفل وسنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے البتہ اگر نماز فجر قائم ہوچکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہوگی تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دور سنت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جو جانتا ہے کہ سنت میں مشغول ہونگا تو جماعت جاتی رہے گی اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز وگناہ ہے اور نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ (عالمگیری: درمختار) (وبہار شریعت: حصہ 3: نماز کے وقتوں کا بیان)

واللہ اعلم و رسولہ اعلم

کتبہ محمد اسماعیل خان رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

اثناء نماز امام کو حدث لاحق ہوا تو نیت توڑ کر پھر سے نماز پڑھنا افضل ہے

اگر امام کو حدث لاحق ہو گیا ہو نماز کے دوران اور کوئی مقتدی ایسا بھی نہیں ہے کہ وہ امامت کر سکے تو امام کیا کرے؟ دلیل کے ساتھ بیان کر دیں۔ سائل محمد ثقلین

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئولہ میں عرض ہے کہ اگر اثنائے نماز امام کا وضو ٹوٹ گیا تو خلیفہ بنانا نہ فرض، نہ افضل بلکہ محض جائز ہے۔ جیسا کہ انوار نماز صفحہ ۲۸۹ بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۷ صفحہ ۲۴۹ میں ہے کہ خلیفہ بنانا نہ فرض، نہ افضل، بلکہ افضل یہ ہے کہ نیت توڑ کر پھر سے نماز از سر نو پڑھی جائے اور خلیفہ بنانا محض جائز، وہ بھی اسی وقت جبکہ اس کے شرائط و مراعات کا لحاظ کیا جا سکتا ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہتر یہی ہے کہ نماز پھر سے پڑھی جائے ایسا نہیں کہ خلیفہ نہ بنایا تو امام و مقتدی دونوں گناہ گار ہوں گے۔ جب صرف جائز ہے تو اپنے آپ کو مشکل میں ڈالنے کی ضرورت کیا ہے؟ وہ کام کریں جو آسان اور افضل بھی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

جماعت والی نماز میں امام کے ساتھ مقتدی بھی تکبیر کہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرات ایک مسئلہ ہے کہ جماعت سے نماز ادا کرتے ہوئے امام اللہُ اکبر کہتا ہے تو کیا مقتدی بھی کہے؟ اور اگر کہے تو اُسکے بعد کی تکبیریں بھی کہے کیا؟ اور آواز کتنی رکھے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی مقتدی بھی تکبیرِ انتقالات کہیں گے جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے: 'عن أبي سعيد الخدري:]إذا قال الإمامُ: اللهُ أكبرُ فقولوا: اللهُ أكبرُ' وإذا قال: سمِع اللهُ لمن حمِدَه فقولوا: ربَّنا ولكَ الحمدُ' الألباني (١٤٢٠ هـ)، أصل صفة الصلاة ١/١٩١ • إسناده صحيح • أخرجه الحاكم (٤٧٩)، والبيهقي (٢٣٥٥)

یعنی جب امام تکبیر کہے توتم بھی تکبیر کہواور جب اُمام سمع الله لمن حمده کہے توتم ربنا و لك الحمد کہا کرو۔اور مقتدی آہستہ کہیں گے حدیث پاک میں ارشاد ہے: "[عن أبي هريرة:] إذا قال الإمامُ سمِع اللهُ لمَن حمِدَه، فقولوا اللهم ربَّنا لك الحمدُ، فإنه مَن وافَق قولُه قولَ الملائكةِ، غُفِرَ له ما تقدَّم من ذنبِه"۔ (البخاري (٢٥٦)، صحيح البخاري ٧٩٦ [صحيح] أخرجه البخاري (٧٩٦)، ومسلم (٤٠٩) ت)

امام جب سمع الله لمن حمده کہے توتم ربنا ولك الحمد کہا کرو تو جسکا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگا اسکے پچھلے گناہ بخش دیئے جائینگے۔اور ظاہر ہے کہ فرشتے آہستہ ہی کہتے ہیں تو مقتدی کو بھی آہستہ ہی کہنا ہوگا تا کہ موافقت ہو سکے۔

هذا ما ظهر لی والعلم عند الله

كتبه: محمد منظور احمد یار علوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

فرض کی آخری دو رکعتیں یا ایک رکعت خالی کیوں پڑھی جاتی ہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرعِ متین اس مسئلے میں،فرض کی رکعتوں میں دو رکعت میں سورت کیوں ملائی جاتی ہے اور بعد کی دو میں یا ایک میں کیوں نہیں؟ جواب عنایت فرمادیں۔ جزاک اللہ خیرً ا۔سائل عاشق شیخ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

مفسرِ قرآن شیخ الحدیث حضرت حکیم الامت مفتی محمد احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب انوار القرآن صفحہ ١٣ پر تحریر فرماتے ہیں کہ: سفرِ معراج میں دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں، بعض نمازوں میں بعد میں زیادتی کی گئی۔(حدیث شریف) کہ جب تم سفر میں جاؤ! توسفر معراج کی یادگار قائم کرلو! اسی لئے پچھلی دو رکعتوں یا ایک رکعت میں قرأت فرض نہیں۔اور امام ان میں آہستہ قرآن پڑھتا ہے تا کہ یہ یاد تازہ رہے کہ یہ رکعتیں پہلے فرض ہوئیں اور یہ بعد میں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

مائیک پر نماز کا حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں، زید جامع مسجد کا امام ہے جمعۃ الوداع کی نماز زید نے مائک سے پڑھائی اور مکبر بھی ساتھ میں رکھا، بکر نے اعتراض کیا کی نماز سب کی فاسد ہوگئ، کیوں کہ فتویٰ ہے کہ مائک سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور پورے گاؤں میں کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ لہذا حضورِ والا سے گذارش ہے کہ اس کا جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں کرم ہوگا۔ المستفی محمد خورشید عالم نوری الفیضی (نقل جو تحریر کا عکس موصول ہوا) محمد پیر بخش فیضی، اسری بازار، گریڈیہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے سلسلے میں علماء کا اختلاف ہے بعض جواز کے قائل ہیں۔ اکثر علماء کے نزدیک اسکی آواز پر اقتدا صحیح نہیں۔ اگر لوگ مائیک سے نماز پڑھانے پر مجبور کریں تو مکبرین کا بھی انتظام کیا جائے اور مقتدیوں کو آگاہ کردیا جائے کہ وہ مکبر کی آواز پر اقتداء کریں۔ اسی طرح مکبرین کو بھی ہدایت کی جائے کہ وہ بھی لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتداء نہ کریں۔ (فیصلہ جات شرعی کونسل بریلی شریف ص 38)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد انور نظامی مصباحی

21 شوال المکرم 1439ھ 6 جولائی 2018

الجواب الصحیح: شرف الدین رضوی

فرض نماز میں سورہ پڑھتے وقت درمیان کی آیت بھول جائے تو کیا حکم ھے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسلئہ میں کہ فرض نماز میں سورہ پڑھتے وقت درمیان

کی آیت بھول کر آگے پڑھ لیا اور نماز مکمل کر لی تو کیا حکم ہے؟ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں سائل رحمت علی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا، اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی جیسے { وَ الْعَصْرِۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ } پر وقف کر کے {اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍۚ }(پڑھا، یا { اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ } پر وقف کیا، پھر پڑھا{ اُولٰٓىٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِؕ } نماز ہوگئی اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، جیسے یہی مثال ورنہ نہیں جیسے {اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ } کی جگہ فَلَهُمْ جَزَآءَنِ الْحُسْنٰى پڑھا، نماز ہوگئی۔(بہار شریعت، ج ۱، ح ۳، ص ۵۵۹)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ معین الدین الأزھری

۳۰/ ۱۱/ ۱۴۳۹ ذی القعدہ 13/ 8/ 2018 اگست

الجواب الصحیح: محمد ھاشم رضا مصباحی

اذان دیئے بغیر جماعت سے نماز پڑھنا کیسا ھے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔علماء کرام کی بارگاہ میں ایک سوال ہے کہ ایک مسجد کے قریب ایک غیر مسلم انتظامیہ کا کالج ہے جس میں مسلم بچے بھی پڑھتے ہیں۔اور ان کو دوپہر 12:30 تا 01:00 بجے تک ظہرانہ کا وقفہ دیا جاتا ہے اس دوران مسلم طلبہ مسجد جا کر ظہر کی نماز ادا کرتے ہیں جبکہ اس مسجد میں اذان ہی نہیں ہوئی ہوتی ہے۔ امر طلب یہ ہے کہ اذان سے پہلے پہلے مسجد میں جماعت بنا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اور ایک ہی مسجد میں دو جماعتیں ہوتی ہیں کیا اس سے کچھ اور شرعی حکم لگے گا اور دو جماعتوں کا اور اذان سے پہلے نماز کا روزانہ کا معمول بھی بن سکتا ہے؟ ایسی عادت بنا لینے پر کیا حکم شرعی ہے اور اس کالج میں نماز پڑھنے کا انتظام بھی نہیں اور پھر کالج ختم ہونے تک 05:00 بجے تک نماز پڑھنے کا موقع بھی نہیں ملیگا۔مدلل مفصل جواب عنایت فرمائیں۔سائل: محمد غوث محی الدین آندھرا پردیش

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔مسجد محلہ کے لئے امام مقرر ہو امام محلہ نے اذان واقامت کے ساتھ بطریق

مسنون جماعت پڑھ لی ہوتو اذان واقامت کے ساتھ ہیات اولی پر دوبارہ جماعت کرنا مکروہ ہے اگر بغیر اذان جماعت ثانیہ ہوئی تو حرج نہیں جبکہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان یا آہستہ اذان کے ساتھ جماعت قائم کی تو جماعت قائم کی جائے یہ نہ ہوگی یعنی مسجد محلہ میں بعض لوگ اپنی جماعت سے نماز پڑھ لی ان کے بعد امام اور اہل محلہ آئے تو جماعت اولی انہیں کی ہے مذکورہ صورت میں اگر اہل محلہ اس وقت میں جماعت کرانے پر تیار نہ ہوں تو آہستہ اذان واقامت کے ساتھ جماعت قائم کر کے نماز پڑھ لے۔ (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۹۸)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد مظہر علی رضوی

الجواب الصحیح: محمد شرف الدین رضوی

حنفی مقتدیوں کی شافعی امام کی اقتداء کا حکم

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، شافعی امام کے پیچھے حنفی کی نماز درست ہے یا نہیں اس کے بارے میں ایک پوسٹ آیا تھا اگر کسی کے پاس موجود ہے تو برائے مہربانی دوبارہ بھیج دیں۔ سائل غلام حسین علیمی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

اگر شافعی امام کوئی ایسا کام کرے مذہب حنفی کے مطابق ناقض وضو ہو یا مفسد نماز ہو جیسے منہ بھر قے ہوئے یا غیر سبیلین سے خون وغیرہ نکل کر بہنے کے بعد وضو نہ کیا یا ماء مستعمل سے وضو کیا یا وضو میں چوتھائی سر سے کم مسح کیا صاحب ترتیب ہو کر یاد ہوتے ہوئے اور وقت میں وسعت کے باوجود قضا پڑھے یا کوئی فرض ایک بار پڑھکر اسی فرض نماز کی امامت کر رہا ہو تو شافعی امام کی اقتداء درست نہیں ہے۔ جیسا کہ غنیہ ص ۴۸۰ میں ہے: اما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز ما یعلم منہ ما یفسد الصلوۃ علی الاعتقادی المقتدی علیہ الاجماع۔

اور اگر شافعی امام مسائل حنفیہ کی رعایت کرتا ہے تو اسکے پیچھے حنفیوں کی نماز پڑھنا درست ہے بشرطیکہ مذہبی وغیرہ اور وجہ مانع امامت نہ ہو۔ جیسا کہ ردالمحتار جلد اول صفحہ ۴۸۰ میں کبری سے ہے: ان علم الاحتیاط منہ فی مذھبنا فلا کراھۃ فی الاقتداء بہ۔

مگر حنفیوں کو رفع یدین میں اسکی اتباع کرنا مکروہ ہے اور شافعی امام جب کہ وتر وسلام سے پڑھے تو حنفیوں کو اقتداء

درست نہیں جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۴۴۸ میں ہے: صح الاقتداء فیه الشافعی لم یفصله بسلام لا ان فصله علی الاصح۔ (فتاوی فیض الرسول جلد اول صفحہ ۲۶۱)

والله تعالیٰ اعلم

کتبه: محمد مظہر علی رضوی

الجواب الصحیح: محمد ہاشم رضا مصباحی

اکابر علماء اہلسنت کی نظر میں لاؤڈاسپیکر کی آواز بعینہ متکلم کی آواز نہیں

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت والجماعت اس مسئلہ میں کہ کیا مائیک کی آواز امام کی اصل آواز ہے یا اس میں کچھ اختلاف ہے؟ تشفی بخش جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ المستفتی: محمد غیاث الدین الہ آباد

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ لاوڈاسپیکر کی آواز بعینہ متکلم کی آواز بلکہ اس کی نقل ہوتی ہے جو آواز کے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے ملاحظہ ہو فتاوی فیض الرسول جلد اول میں صفحہ ۳۶۱ سے ۳۶۶ تک۔

ماہرین سائنس اور اس کے انجینیر وں کے متفقہ اقوال اور کے ٹکرانے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ صدا ہوتی ہے جیسے پہاڑ اور گنبد وغیرہ سے ٹکرا کر پیدا ہونے والی آواز صدا ہوتی ہے اور صدا کا وہ حکم نہیں جو متکلم کی آواز کا ہے کہ متکلم کی آواز بغیر کسی چیز سے ٹکرائے صرف ہوا کے تموج سے سننے والے کے کان تک پہنچتی ہے اور صدا چونکہ کسی چیز سے ٹکرا کر پیدا ہوتی ہے اسلئے آیت سجدہ سنے تو سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا جیسا کہ امام ابن ہمام علیہ الرحمہ والرضوان تحریر فرماتے ہیں فی الخلاصة ان سمعها من الصدا لا تجب۔ (فتح القدیر جلد اول ص 468) اور تنویر الابصار و درمختار مع شامی جلد اول ص 517 میں ہے: لا تجب بسماعة من الصدا اور مراقی الفلاح مع طحطاوی ص 264 میں ہے: لا تجب بسماعة من الصدا وهو ما يجيبك مثل صوتك فی الجبال والصحاری و نحوها۔

اس تغایر حکم سے صاف ظاہر ہے کہ صدا کا حکم جداگانہ ہے اور شیر بیشہ سنت حضرت علامہ مولانا محمد حشمت علی خان صاحب لکھنوی ثم پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ لاوڈاسپیکر سے جو آواز مسموع ہوتی ہے وہ اصل متکلم کی صوت نہیں ہوتی بلکہ صدا ہے اور حضرت سیدنا المفتی الاعظم مولانا الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب دام ظلہم العالی نے بھی بمبئی میں

بماہ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ اپنی تحقیق یہی بیان فرمائی اور اس وقت وہاں جو دوسرے اکابر علمائے اہلسنت مثل حضرت مخدومی مولانا سید آل مصطفے میاں صاحب مارہروی اور حضرت معظمی مولانا سید محمد المحدث الاعظم کچھوچھوی دامت برکاتہم القدسیہ ومجاہد ملت مولانا محبوب علی خاں صاحب نصرہم المولیٰ تعالی تشریف فرما تھے سب نے اس کی تصدیق فرمائی جس کی کھلی ہوئی روشن دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو جہاں سے اصل متکلم کی آواز بھی سنتا ہو اور لاوڈ اسپیکر کے کسی ہارن کا منہ اس کی طرف ہو تو وہ اصل متکلم کی آواز کو ہارن سے نکلی ہوئی صدا کو علیحدہ علیحدہ متمائز ومتغائر طور پر سنے گا جیسا کہ ہارن کا مشاہدہ ہے جب یہ صدا ہے تو صدا ہی کے سب احکام اس پر مرتب ہونگے جس طرح صدا کی اقتداء بحکم شریعت مطہرہ درست نہیں اسی طرح لاوڈ اسپیکر سے سنی ہوئی آواز کی اقتداء بھی شرعاً باطل ہے۔ (تحقیق الاکابر لاتباع الاصاغر ص 20) (فتاوی فقیہ ملت جلد 1 ص 161)

واللہ تعالی اعلم

از قلم: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: محمد ھاشم رضا مصباحی

بلا عذر شرعی جماعت کو چھوڑنے والا فاسق مردود الشھادۃ ھے

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ. علمائے کرام مفتیان عظام کی بارگاہ میں نہایت ادب واحترام کے ساتھ یہ مسئلہ پیش خدمت ہے کہ اذان سن کر اگر بلا عذر گھر پر ہی نماز ادا کی جائے تو نماز کا کیا حکم ہے؟ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔ سائل محمد ثاقب

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام و رحمت اللہ و برکاتہ۔ بلا عذر شرعی گھر میں نماز پڑھنے اور جماعت کو چھوڑنے والا فاسق مردود الشھادۃ ہے جماعت چھوڑنے کے عذر یہ ہیں مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو، اپاہج جس کا پاوں کٹ گیا ہو جس پر فالج گرا ہو، اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو، اندھا اگر چہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہونچا دے، سخت بارش اور سخت کیچڑ کا حائل ہونا، سخت سردی، سخت تاریکی آندھی مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ، قرض خواہ کا خوف اور یہ تنگ دست ہے، ظالم کا خوف، پاخانہ پیشاب یا ریاح کی سخت حاجت ہے، کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو، مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا۔ (ایسا ہی بہار

شریعت حصہ سوم ص 131 میں ہے)

لھذا اگران عذروں میں سے کوئی عذر نہ پایا جائے تو فرض واجب اور تحیۃ المسجد و پنج وقتی سنتیں سب مسجد ہی میں پڑھیں ان کے علاوہ تہجد اور تحیۃ الوضوو غیرہ سارے نوافل گھر پر پڑھیں تو بہتر ہے۔ (فتاوی فقیہ ملت جلد اول ص 149)

اور حدیث شریف میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان سنی اور انے سے کوئی عذر مانع نہیں اس کی وہ نماز مقبول نہیں لوگوں نے عرض کیا عذر کیا ہے فرمایا مرض رواہ ابو داود وابن حبان فی صحیحۃ وابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما۔ اور ایک روایت میں انہیں سے ہے جو اذان سنے اور بلا عذر حاضر نہ ہو اس کی نماز ہی نہیں ،رواہ ابن حبان والحاکم وقال صحیح علی شرطھما۔ (بھار شریعت حصہ سوم ص 126)

اور اعلی حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں: جماعت ہر مسلمان پر واجب ہے یہاں تک کہ ترک جماعت پر صحیح حدیث میں فرمایا ظلم ہے اور کفر ہے اور نفاق یہ ہے کہ آدمی اللہ کے منادی کو پکارتا سنے اور حاضر نہ ہو۔

صحیح مسلم شریف میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: لو صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم وفی روایۃ ابی داود لکفرتم یعنی اگر مسجد میں جماعت کو حاضر نہ ہو گے اور گھروں میں نماز پڑھو گے تو گمراہ ہو جاو گے ایمان سے نکل جاؤ گے۔ (فتاوی رضویہ جلد ششم ص 381)

اور حضرت فقیہ اعظم ہند علیہ الرحمہ درمختار ردالمحتار اور غنیۃ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں جماعت واجب ہے بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو وہ فاسق مردود الشھادہ اور اس کو سخت سزا دی جائے گی اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (بھار شریعت حصہ سوم ص 130) (فتاوی فقیہ ملت جلد اول ص 151)

واللہ تعالیٰ اعلم

از قلم: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب الصحیح: محمد منظور احمد یار علوی

فرض کی آخر دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض نہیں

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلے کے بارے میں اگر زید ظہر عصر اور مغرب میں فرض کی اُخری دو رکعت میں اور مغرب کی اُخری رکعت میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھا بلکہ سورہ فاتحہ پڑھنے کے برابر اتنی دیر خاموش کھڑا رہا پھر رکوع اور سجدہ کیا اور باقی ارکان ادا کیا کیا اسکے اس طرح سورہ فاتحہ جان بوجھکر چھوڑ دینے کی وجہ سے نماز ہوئی یا نہیں؟ برائے مہربانی بحوالہ فقہ حدیث جواب عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام کفش بردار علمائے اہل سنت۔ سائل محمد حشم الباری رضوی سلطان پور یوپی مورخہ 8 اگست 2018 بروز چہار

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں عرض ہے کہ نماز بلا کراہت ہوجائے گی۔ کیونکہ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل وسنت اور واجب کی ہر رکعت میں قرات فرض ہے۔ فرض کی آخری دو رکعتوں میں قرأت نہ فرض ہے، نہ واجب بلکہ افضل ہے۔ (انوار نماز صفحہ ۱۷۵ بحوالہ منیہ، صغیری صفحہ ۱۱۸، فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۷۲) اور افضل کے چھوڑ دینے سے نماز میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔ أن قراءۃ الفاتحۃ فی الشفع الثانی لیست بواجبۃ، بل ذاك علی وجہ الدعاء فی ظاهر الروایۃ۔ (ردالمحتار جلد 1 ص 536)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: محمد شہروز عالم اکرمی

بغیر اذان دئے نماز ادا کرنا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت ایک (۱) سوال ہے کہ مسجد میں اذان نہیں پڑھی اور ادا کر لی تو کیا نماز ہو جاے گی؟ ۲) اذان کا وقت ہو چکا تھا لیکن اذان نہیں پکاری تو اس حالت میں نماز ہوگی کہ نہیں۔ ۳) اور حضرت مدرسہ میں نماز پڑھنے کا حکم کیا ہے۔ برائے کرم جواب حوالہ کے ساتھ عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فرض پنج گانہ جہاں جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کئے جائیں تو ان کے لئے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار

ہونگے۔(درمختار، ردالمختار، شامی، جلد اول صفحہ 357)(بہار شریعت جلد اول حصہ سوم صفحہ 25) مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت کرنا مکروہ ہے۔(عالمگیر و بہار شریعت) بہرحال نماز ہر صورت میں ہوجائے گی اور مدرسے میں بھی نماز ہوجائے گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم

از قلم: محمد راشد مکی

الجواب الصحیح: محمد شہروز عالم اکرمی

نماز میں رکوع کرنا بھول جائے تو کیا حکم ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسلئہ میں کہ کہ اگر نماز میں رکوع رہ جائے تو اس کو کیسے ادا کریں کیونکہ رکوع تو فرض ہے، سجدہ جائے تو وہ تو اگلی رکعت یا جہاں یاد آئے تو وہاں کر کے سجدہ سہو کریں تو نماز ہوجائیگی لیکن رکوع رہ جائے تو کیا طریقہ ہے؟ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔سائل رفیق احمد

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں کسی رکعت کے دوسجدوں میں سے اگر ایک سجدہ رہ جائے تو جس وقت یاد آئے کرلے اور سجدہ سہو کرے۔اور اس چھوٹے ہوئے سجدے کو آخر میں بھی کرسکتا ہے پھر سجدہ سہو کرکے اپنی نماز مکمل کرے۔اور اگر کسی رکعت کا رکوع رہ گیا پھر جب اس کو یاد آیا تو اسی وقت رکوع کرے اور اس صورت میں جس رکعت میں اس نے رکوع چھوڑا تھا اس کے بعد یاد آنے تک جتنی نماز ادا کی اس کو دوبارہ ادا کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اسکی نماز مکمل ہے۔

مثلاً ایک شخص نے چار رکعت والی نماز میں اول رکعت کا رکوع ترک کیا یعنی قیام سے سجدے میں چلا گیا اور دو سجدے بھی کرلئے جب کھڑا ہوا تب یاد آیا تو اب پہلے رکوع کرے پھر اس نے جو دو سجدے کیئے تھے وہ باطل ہوجائیں گے تو ان کو دوبارہ لوٹائے اور دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہوجائے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اس کی نماز مکمل، یعنی چھوٹے ہوئے رکوع کے بعد سے لے کر یاد آنے پر رکوع کرنے تک جتنی نماز پڑھی اس کو دوبارہ ادا کرنا ضروری ہے جبکہ سجدے کے ترک میں ایسا نہیں ہے۔(فتاویٰ شامی، کتاب الصلاۃ، فرائض الصلاۃ، ج ا ص ۴۴۹ دار الفکر بیروت)(فتاویٰ رضویہ، ج ۶ ص ۷۶ ارضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزھری

الجواب الصحیح: محمد شرف الدین رضوی

اعتکاف کے لئے جس مسجد میں بیٹھا ہو اس مسجد میں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو دوسری مسجد میں جمعہ کے لئے جا سکتا ہے یا نہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔علمائے کرام کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید اعتکاف میں بیٹھا ہے لیکن اس مسجد میں جمعہ نہیں ہوتا ہے تو کیا زید دوسری مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے جا سکتا ہے یا نہیں؟ حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی؟ سائل: محمد رضوان خان قادری صحبتیا بہرآئچ شریف یوپی انڈیا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰھُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جہاں جماعت نہیں ہوتی تو جماعت کے لیے نکلنے کی اجازت ہے۔ (بہار شریعت، ج1، 5/1024) لیکن ان باتوں کا بھی خیال رکھیں جمعہ اگر قریب کی مسجد میں ہوتا ہے تو آفتاب ڈھلنے کے بعد اس وقت جائے کہ اذان ثانی سے پیشتر سنتیں پڑھ لے اور اگر دور ہو تو آفتاب ڈھلنے سے پہلے بھی جا سکتا ہے، مگر اس انداز سے جائے کہ اذان ثانی کے پہلے سنتیں پڑھ سکے زیادہ پہلے نہ جائے۔اور یہ بات اس کی رائے پر ہے جب اس کی سمجھ میں آجائے کہ پہنچنے کے بعد صرف سنتوں کا وقت کا وقت باقی رہے گا چلا جائے اور فرض جمعہ کے بعد چار یا چھ رکعتیں سنتوں کو پڑھ کر چلا آئے اور ظہر احتیاطی پڑھنی ہے تو اعتکاف والی مسجد میں آکر پڑھے اور اگر پچھلی سنتوں کے بعد واپس نہ آیا، وہیں جامع مسجد میں ٹھہرا رہا، اگرچہ ایک دن رات تک وہیں رہ گیا یا اپنا اعتکاف وہیں پورا کیا تو بھی وہ اعتکاف فاسد نہ ہوا مگر یہ مکروہ ہے اور یہ سب اس صورت میں ہے کہ جس مسجد میں اعتکاف کیا، وہاں جمعہ نہ ہوتا ہو۔ (بہار شریعت، ج1، 5/1024)

درمختار میں ہے: "(الْجُمُعَةِ وَقْتَ الزَّوَالِ وَمَنْ بَعُدَ مَنْزِلُهُ) أَيْ مُعْتَكَفُهُ (خَرَجَ فِي وَقْتٍ يُدْرِكُهَا) مَعَ سُنَّتِهَا يُحَكِّمُ فِي ذَلِكَ رَأْيَهُ، وَيَسْتَنُّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا أَوْ سِتًّا عَلَى الْخِلَافِ، وَلَوْ مَكَثَ أَكْثَرَ لَمْ يَفْسُدْ لِأَنَّهُ مَحَلٌّ لَهُ وَكُرِهَ تَنْزِيهًا لِمُخَالَفَةِ مَا الْتَزَمَهُ بِلَا ضَرُورَةٍ۔"

جمعہ کے دن زوال کے وقت مسجد سے نکلے اور جس کی اعتکاف گاہ دور ہو تو وہ ایسے وقت نکلے کہ جمعہ کی سنتیں پہلے

پڑھ لے، اس وقت کی تعیین میں اپنی رائے سے فیصلہ کرے، پھر جمعہ کی نماز کے بعد چار یا چھ رکعت (اختلاف کی بنا پر) سنتیں پڑھ کر نکل آئے، اور اگر وہاں پر کافی دیر ٹھہرا تو بھی اعتکاف فاسد نہ ہوگا کیونکہ یہ جگہ اعتکاف کا محل ہے، لیکن مکروہ تنزیہی ہوگا، بلا ضرورت اس چیز کی مخالفت کی وجہ سے جس کا اس نے التزام کیا تھا۔ (درمختار مع ردالمحتار، 2/445)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: سید فیضان القادری

الجواب الصحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

جو عمدا نماز ترک کرے اسکے پیچھے نماز کا حکم

جو عمدا نماز ترک کرتا ہو اسکے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟ برائے کرم جلد جواب عنایت فرمائیں۔ سائل غلام احمد

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

اگر امام نماز کی پابندی نہ کرے تو اس کو رخصت کر دیں کہ ایسے شخص کو امام رکھنا درست نہیں اسلئے کہ ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے واجب الاعادہ ہے یعنی اس کی اقتداء میں پڑھی گئی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔ درمختار مع شامی جلد اول ص 337 میں ہے: کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا اھ۔ (فتاوی فقیہ ملت جلد اول ص 122)

واللہ تعالی اعلم

از قلم: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: محمد شرف الدین رضوی

۷/ صفر المظفر ۱۴۴۰ھ -- 17/ اکتوبر 2018

جمعہ میں اذان اول کا حکم کس نے دیا

سب سے پہلے نماز جمعہ کے لئے پہلی اذان کا حکم کس نے دیا۔ حوالہ کے ساتھ جواب دیں۔ محبوب رضا دہلی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

جمعہ کے دن خطبہ سے پہلے جو اذان دی جاتی ہے یہی اذان اول ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے چلی

آرہی ہے، پھر جب اسلامی فتوحات زیادہ ہوئیں اور لوگ اسلام میں کثرت سے داخل ہوئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پہلی والی اذان کا صحابہ کرام کے مشورہ سے اضافہ کیا گیا، اور اس لیے کیا گیا کہ خطبہ والی اذان سن کر سب لوگ خطبہ میں شریک نہیں ہو پاتے تھے، کثرت تعداد کی وجہ سے پھر جب یہ پہلی اذان کا اضافہ ہوا تو لوگ اذان سن کر جمعہ کے لیے آتے آتے خطبہ سے پہلے تک سارا مجمع اکٹھا ہو جاتا اور اطمینان سے سب کو خطبہ اور جمعہ پڑھنے کا موقع ملنے لگا۔ اب اصل اذان غائبین کو بلانے کے لیے یہی پہلی اذان متعین ہو گئی اور خطبہ کی اذان حاضرین کو اطلاع دینے کے لیے متعین ہوئی کہ اب خطبہ ہونے والا ہے، سب لوگ تیار ہو جائیں خطبہ سننے کے لیے۔

جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث پاک ہے: عن السائب بن يزيد قال: كان النداء يوم الجمعة أوله إذا جلس الإمام على المنبر على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر رضي الله عنهما، فلما كان عثمان رضي الله عنه و كثر الناس زاد النداء الثالث على الزوراء ۔رواه البخاري اس سے پتہ چلا کہ حضرت عثمان غنی کے زمانے سے رائج ہے۔(مراۃ المناجیح جلد دوم صفحہ ۳۳۴)

والله تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۷/صفر المظفر ۱۴۴۰، 17/اکتوبر 2018

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے میں رکوع میں کہاں تک جھکے

کوئی شخص اگر بیٹھ کر نفل پڑھے تو رکوع میں کتنا جھکے؟ سائل: توحید

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا رکوع میں پیٹھ خم کر کے سر اس قدر جھکائے کہ گھٹنوں کے بالمقابل آجائے۔ فتاوی رضویہ میں ہے کہ رکوع میں قدرِ واجب تو اسی قدر ہے کہ سر جھکائے اور پیٹھ کو قدرے خم دے، مگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اسکا درجہ کمال و طریقہ اعتدال یہ ہے کہ پیشانی جھک کر گھٹنوں کے مقابل آجائے اس قدر کے لئے سرین اٹھانے کی حاجت نہیں تو قدر اعتدال سے جس قدر زائد ہو گا وہ عبث و بیجا میں داخل ہو جائے گا۔

فی الحاشیة الشامیة فی حاشیة الفتال عن البرجندی : ولو کان یصلی قاعدا ینبغی ان یحاذی جبهته قدام رکبتیه لیحصل الرکوع اه۔ قلت ولعله محمول علی تمام الرکوع و الا فقد علمت حصوله باصل طأطأة الراس ای مع انحناء الظهر ۔ تامل انتهی ۔ (ردالمحتار، باب صفۃ الصلوٰۃ)

حاشیہ شامیہ میں ہے برجندی کے حوالے سے حاشیہ فتال میں ہے، اگر کوئی بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہو تو اپنی پیشانی کو گھٹنوں کے برابر جُھکائے تاکہ رکوع حاصل ہو جائے اھ قلت (میں کہتا ہوں کہ) شاید یہ تمامِ رکوع پر محمول ہو کیونکہ آپ جان چکے ہیں کہ رکوع سر کو صرف جُھکا دینے سے یعنی ساتھ کچھ پیٹھ کو جُھکانے سے ادا ہو جاتا ہے۔ (فتاوی رضویہ مترجم ج ٦)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: اشفاق احمد علیمی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۸/صفر المظفر ۱۴۴۰ـ18/۱ اکتوبر 2018

جماعت کھڑی ہو اور بعد میں جماعت میں شامل ہوں تو ثناء کا حکم

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام کہ ظہر کی جماعت کھڑی ہے زید کچھ دیر بعد جماعت میں شامل ہوا تو کیا زید ثناء پڑھ سکتا ہے؟ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔ سائل محمد ریاض اختر سیتامڑھی بہار مقیم حال کانپور

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صورت مستفسرہ میں زید جب جماعت میں شامل ہوا اس وقت اگر امام کو رکوع میں پایا تو تکبیر تحریر سیدھے کھڑے ہو کر کہے پھر بغیر ثنا پڑھے ہوئے دوسری تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائے ایسے ہی قعدہ، سجود میں پائے تو کرے۔ جیسا کہ فقیہ ملت علامہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے: مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا، تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے، پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے۔ (فتاویٰ عالمگیری وفتاویٰ ہندیہ، جلد اول، صفحہ نمبر ۹۱) رکوع وسجود میں پائے، جب بھی یوں ہی کرے، اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا جھکا اور حد رکوع تک پہنچ گیا، تو سب صورتوں میں نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت جلد اول، حصہ سوم، صفحہ نمبر ۵۸۹)

اس کے علاوہ زید اگر قیام کی حالت میں جماعت میں شامل ہوا تو اس کے تکبیر کے ساتھ ساتھ ثنا بھی پڑھے چونکہ ظہر کی نماز میں قرأت سری کرتے ہیں، لیکن ظہر وعصر کے علاوہ بقیہ نمازوں میں ثنا نہ پڑھے بلکہ صرف تکبیر کہہ کر خاموشی سے امام کی قرأت سنے، جیسا کہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے عالمگیری اور درمختار کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے: مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے ثنا نہ پڑھی تھی، اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قرأت کر رہا تھا یا رکوع میں تھا اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا، یا امام قعدہ میں تھا، غرض کسی وجہ سے پہلے نہ پڑھی تھی تو اب پڑھے اور قرأت سے پہلے تعوذ پڑھے۔ (بہار شریعت جلد اول، حصہ سوم، صفحہ نمبر ۵۸۹)

هذا ما ظهر لي والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

کتبہ محمد: امتیاز حسین قادری لکھنؤ یوپی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۰/۱/۱۴۴۰ محرم الحرام 2018/10/01

ایک مقتدی اور جماعت کا حکم؟ بے وضو نماز کا حکم؟ دوران نماز وضو ٹوٹ جائے تو نماز کا حکم؟

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. کیا فرماتے ہیں علماء کرام ان مسائل میں کہ زید نماز پڑھا رہا تھا جب کہ مقتدی صرف ایک ہی تھا جو اس کے تھوڑے ہی پیچھے داہنے طرف کھڑا تھا دوسری رکعت میں ایک یا دو نمازی اور آ گئے تو اس صورت حال میں زید آگے بڑھے گا یا مقتدی پیچھے ہٹے گا؟ کیا زید کا آگے جانا یا مقتدی کا پیچھے جانا ضروری ہے اگر نہیں گیا تو نماز ادا ہو جائے گی یا نہیں؟ سوال نمبر ۲ دوران نماز امام کا وضو ٹوٹ گیا تو کیا کرے؟ سوال ۳ دوران نماز امام کو یاد آیا کہ وہ تو بے وضو ہے تو کیا کرے؟ یا ایک دن بعد یاد آیا کہ کل فلاں وقت کی نماز میں نے بے وضو پڑھادی تھی تو اب کیا کرے۔ سائل: محمود رضا شمسی کٹیہار بہار

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ صورت مسئولہ میں جب امام کے ساتھ ایک مقتدی ہو اور دوسرا آئے تو افضل یہ ہے کہ مقتدی پیچھے ہٹے ہاں اگر مقتدی مسئلہ نہ جانتا ہو یا پیچھے ہٹنے کو جگہ نہیں تو ایسی صورت میں امام کو بڑھنا چاہیے کہ ایک کا

بڑھنا دو کے ہٹنے سے آسان ہے پھر اگر مسئلہ جانتا ہو تو جب کوئی دوسرا آنے والے شخص کو آنے والا مقتدی نیت باندھ کر اس مقتدی کو پیچھے کھینچ لینا اولیٰ ہے اور خلاصہ میں تصریح فرمائی کہ پہلے کھینچ کر نیت باندھے مناسب ہے بہر حال دونوں صورتیں جائز ہیں۔

فتح القدیر میں ہے: لو اقتدی واحد باخر فجاء ثالث یجذب المقتدی بعد التکبیر و لو جذبه قبل التکبیر لا یضره ۔مگر یہاں واجب التنبیه یہ بات کہ کھینچنا اسی کو چاہیے جو ذی علم ہو یعنی اس مسئلہ کی نیت سے آگاہ ہو ورنہ نہ کھینچے عوام اس فرق سے غافل ہو کر بلا وجہ اپنی نماز خراب کر لیں لہذا علما نے فرمایا غیر ذی علم کو اصلاً نہ کھینچے۔رہا یہ کہ جب نہ مقتدی ہٹے نہ امام بڑھے نہ وہ ذی علم ہو کہ یہ کھینچ سکے یا مثلاً امام قعدہ اخیرہ میں ہو جہاں ان باتوں کا محل ہی نہیں تو ایسی صورت میں اس آنے والے کو کیا کرنا چاہیے۔اگر امام کے ساتھ ایک ہی مقتدی ہو اس کے بائیں ہاتھ پر یہ مل جائے کہ امام کے برابر دو مقتدیوں کا ہونا خلاف اولیٰ ہے۔قال الشامی الظاهر ان هذا اذا لم یکن فی القعدة الاخیرة والا اقتدا الثالث عن یسار الامام ولا تقدم ولا تاخر اور اگر پہلے سے دو ہیں تو یہ پیچھے شامل ہو جائے کہ امام کی برابر تین مقتدیوں کا ہونا مکروہ تحریمی ہے (فتاوی رضویہ قدیم جلد سوم صفحہ 323) واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نماز میں امام کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ دوسرے کو امامت کے لیے خلیفہ بنا سکتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ امام ناک بند کر کے پیٹھ جھکا کر پیچھے ہٹے اور اشارہ سے کسی کو خلیفہ بنانے میں کسی سے بات نہ کرے۔درمختار میں استخلف ای جاز له ذلك اور فتاوی عالمگیری جلد اول مصری صفحہ 89 میں ہے:صورة الاستخلاف ان یتاخر محدود باواضعایده علی انفه یوهم انه قدر عف ویقدم من الصف الذی یلیه ولا یستخلف بالکلام بل بالاشارة۔

لیکن چونکہ خلیفہ بنانے کا مسئلہ ایک ایسا سخت دشوار مسئلہ ہے کہ جس کے لیے شرائط بہت ہیں اور مختلف صورتوں میں مختلف احکام ہیں جن کی پوری رعایت عام لوگوں سے مشکل ہے اس لیے جو بات افضل ہے اسی پر عمل کریں یعنی نیت توڑ دی جائے اور از سرِ نو نماز پڑھی جائے بلکہ جو لوگ کہ علم کافی رکھتے ہیں اور اس کے شرائط کی رعایت پر قادر ہیں ان کے لئے بھی از سر نماز پڑھنا افضل ہے۔(ردالمحتار جلد اول صفحہ 405 میں ہے : استینافه افضل ای بان یعمل

عملا یقطع الصلاۃ ثم یشرع بعد الوضوء شرنبلالیہ عن الکافی ھو سبحانہ اعلم۔

امام نے اگر بلا طھارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا جس سے اس کی امامت صحیح نہ ہوتو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر دے جہاں تک بھی ممکن ہو خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے یا خط کے ذریعہ سے اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کریں۔ (بہار شریعت حصہ سوم باب شرائط امامت صفحہ 234)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ عبدالستار رضوی فیضی

تاریخ؛2018/12/12

الجواب صحیح:فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

چشمہ لگا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔چشمہ لگا کر نماز پڑھنا کیسا ہے وہ چشمہ جو نظر کی کمزوری کے باعث لگا یا جاتا ہے جواب عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔اگر عینک کا حلقہ یا قیمیں چاندی یا سونے کی ہیں تو ایسی عینک ناجائز ہے اور نماز اس کی اور مقتدیوں سب کی سخت مکروہ ہوتی ہے ورنہ تانبے یا اور دھات کی ہوں تو بہتر یہ کہ نماز پڑھتے میں اُتار لے ورنہ یہ خلاف اولٰی اور کراہت سے خالی نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم صفحہ ۳۱۸)

واللہ تعالی اعلم۔

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح:فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

بتاریخ ۲۲/ربیع النور شریف۔-----۱۴۴۰۔-----بمطابق 1/دسمبر.2018

چند انگوٹھی پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دو انگوٹھی لوہے کا کڑا چاندی یا سونے کا چین پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ نیز یہ سب پہننے کا گناہ کیا ہے؟ برائے کرم وضاحت فرمائیں۔ السائل عبداللہ قادری گوا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ لوہے اسٹیل اور تانبہ وغیرہ دھات کی چین دار گھڑی اور اسے لگا کر نماز پڑھنا جائز نہیں جیسا کہ اعلی حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں گھڑی کی زنجیر سونے چاندی کی مرد کو حرام اور دھاتوں کی ممنوع ہے اور جو چیزیں ممنوع کی گئی ہیں ان کو پہن کر نماز اور امامت مکروہ تحریمی ہیں۔ (احکام شریعت حصہ دوم ص 170) اعلی حضرت علیہ الرحمہ کی یہی عبارت عدم جواز کی دلیل ہے۔ (فتاوی فقیہ ملت جلد دوم ص 351)

ایک انگوٹھی جو ساڑھے چار ماشہ سے کم اور ایک نگ والی ہو پہننا جائز ہے حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں چاندی کی کی انگشتری ایک نگ کی ساڑھے چار ماشہ سے کم مرد کو پہننی جائز ہے۔ (فتاوی مصطفویہ ص 452) (فتاوی فقیہ ملت جلد دوم ص 353)

اس کے علاوہ پہننے کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ ایک آدھ بار پہننا گناہ صغیرہ اور اگر پہنی اور اتار ڈالی تو اس کے پیچھے نماز میں حرج نہیں اور اگر نماز میں پہنے ہو تو اسے امام بنانا ممنوع، اور اس کے پیچھے نماز مکروہ، یوں ہی جو پہنا کرتا ہے اس کا عادی ہے فاسق معلن ہے اور اس کو امام بنانا گناہ اگرچہ وہ اس وقت نماز میں نہ پہنے ہو۔ (فتاوی رضویہ مترجم ج 6 ص 601)

صورت مسئولہ میں سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں مثلاً لوہے وغیرہ کے زیورات کڑا مرد یا عورت کسی کو پہننا جائز نہیں ان دھاتوں کو پہن کر مرد یا عورت کسی نے بھی نماز پڑھی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ (ایسا ہی فتاوی فیض الرسول ج 2 ص 566 وجنتی زیور ص 310)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۴/۱/۱۴۴۰ محرم الحرام = 2018/10/05

طہارت کے بعد پیشاب کا قطرہ ٹپکے تو کیا حکم ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام کہ زید جب بھی پیشاب کرتا ہے تو استنجاء کے بعد دو چار پیشاب کے قطرے آجاتے ہیں جب کہ زید ہر ممکن کوشش کرلے تا ہے کہ استنجاء کے بعد قطرے نہ آئیں مگر اسکے باوجود قطرے آجاتے ہیں اب زید عبادت کرنا چاہتا ہے تو کیا کرے غسل کرے یا وضو کر کے نماز وغیرہ ادا کر لے مفصل جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع مرحمت فرمائیں۔سائل محمد یعقوب برکاتی خادم مدرسہ مدینۃ العلوم غریب نواز مدینہ مسجد جاجموٗ کانپور

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالٰی وبرکاتہ۔اگر وضوء کرلینے کے بعد اور قطرہ آنے سے پہلے اتنا وقفہ ہوجاتا ہے جس میں نماز پڑھی جاسکے تو قطرہ آنے پر وضوء دوبارہ کرنا ہوگا اور اگر وقفہ اس سے کم ہے تو پھر استحاضہ والا حکم ہے ایک وضوء کر کے ایک نماز پڑھ لے اور دوسری نماز کے لیے دوسرا وضو بنالے۔(بخاری،الوضوء،باب غسل الدم)

بدن اور کپڑوں کو قطرہ سے بچانے کے لیے لنگوٹی استعمال کریں پہلی صورت میں بوقت نماز لنگوٹی اُتار کر استنجا کر کے وضوء بنالیں اور نماز پڑھ لیں، پھر لنگوٹی باندھ لیں۔اور دوسری صورت میں استحاضہ والا حکم ہے۔اگر کسی شخص کو مسلسل پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہوں تو وہ ہر نماز کے لیے وضو کر کے نماز پڑھ لے، ہر نماز کے لیے وضو کرنا اس کی طہارت ہے۔لہٰذا وہ امامت بھی کرواسکتا ہے، اس کی مثال استحاضہ والی عورت ہے جیسا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بارے میں ہے کہ انہیں استحاضہ کی حالت تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: جب حیض کا خون ہو جو سیاہ ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے تو نماز سے رُک جا۔اور جب دوسرا ہو تو وضو کر اور نماز ادا کر وہ تو رگ ہے۔(ابوداؤد کتاب الطہارۃ،نسائی، کتاب الحیض والاستحاضۃ) تو جس طرح مستحاضہ عورت کو خون آتا رہتا ہے تو اس حالت میں اسے حکم ہے کہ وہ وضو کر کے نماز پڑھ لے کیونکہ وضو اس کی طہارت ہے اس طرح وہ آدمی جسے پیشاب کے قطرے آتے ہیں جب بھی وہ نماز ادا کرنے لگے تو وضو کر لے یہ اس کی طہارت ہے اور نماز ادا کر لے نماز نہ چھوڑے۔

واللہ تعالٰی اعلم

کتبہ: محمد منظور احمد یار علوی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

عورت جمعہ کی نماز پڑھ سکتی ہے کہ نہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔علمائے اہلسنت کی بارگاہ میں سوال یہ ہے، کہ عورت جمعہ کی نماز پڑھ سکتی یا نہیں؟اور اگر عورت نمازِ جمعہ پڑھ لی تو، نماز ہوگی یا نہیں؟ عندالشرع اِسکا کیا حکم ہے مدلل ومفصل جواب دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

سائل: محمد عمر فاروق

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ جمعہ واجب ہونے کے لیے گیارہ شرطیں ہیں۔ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہوجائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لیے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لیے ظہر افضل، ہاں عورت کا مکان اگر مسجد سے بالکل متصل ہے کہ گھر میں امام مسجد کی اقتدا کر سکے تو اس کے لیے بھی جمعہ افضل ہے اور نابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں۔(درمختار،)(بہار شریعت حصہ چہارم)

واللہ تعالی اعلم

از قلم: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۶/۱/۱۴۴۰ھ محرم الحرام: 2018/10/07

ایک ساتھ کئی جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا الگ الگ پڑھنا بہتر ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ ذیل کے بارے میں ایک سے زیادہ میت ایک جگہ ہو دو یا تین چار عورتیں یا مرد یا عورت مرد دونوں ہو تو کیا ایک ساتھ جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا سب کا الگ الگ پڑھنا ہے علماء کرام سے موءدبانہ گزارش ہے مع حوالہ جواب سے نوازیں کرم ہوگا۔ سائل محمد غلام محی الدین رضوی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیّت کرلے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھے اور اس صورت میں یعنی جب علیحدہ علیحدہ پڑھے تو اُن میں جو افضل ہے اس کی پہلے پڑھے پھر اس کی جو اُس کے بعد سب میں افضل ہے وعلیٰ ھذا القیاس ۔(بحوالہ درمختار)

چند جنازے کی ایک ساتھ پڑھائی تو اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے مقابل ہو یا برابر برابر رکھیں یعنی ایک کی پائنتی یا سرہانے دوسرے کو اور اس دوسرے کی پائنتی یا سرہانے تیسرے کو وعلیٰ ھذا القیاس۔ اگر آگے پیچھے رکھے تو امام کے قریب اس کا جنازہ ہو جو سب میں افضل ہو پھر اُس کے بعد جو افضل ہو وعلیٰ ھذا القیاس۔ اور اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو اسے امام کے قریب رکھیں یہ اس وقت ہے کہ سب ایک جنس کے ہوں اور اگر مختلف جنس کے ہوں تو امام کے قریب مرد ہو اس کے بعد لڑکا پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ یعنی نماز میں جس طرح مقتدیوں کی صف میں ترتیب ہے، اس کا عکس یہاں ہے اور اگر آزاد و غلام کے جنازے ہوں تو آزاد کو امام سے قریب رکھیں گے اگرچہ نابالغ ہو، اُس کے بعد غلام کو اور کسی ضرورت سے ایک ہی قبر میں چند مُردے دفن کریں تو ترتیب عکس کریں یعنی قبلہ کو اُسے رکھیں جو افضل ہے جب کہ سب مرد یا سب عورتیں ہوں، ورنہ قبلہ کی جانب مرد کو رکھیں پھر لڑکے پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ کو۔ (بہار شریعت حصہ ۴ بحوالہ عالمگیری، درمختار)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: اشفاق احمد علیمی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۷/صفر المظفر ۱۴۴۰ـ 17/اکتوبر 2018

بعد فساد نماز مسافر قصر کرے گا یا پوری پڑھے گا؟

مسئلہ: مسافر نے امام کے پیچھے نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ کسی وجہ سے نماز کا لوٹانا واجب ہے تو اب مسافر قصر نماز پڑھیگا یا جو امام کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہی پڑھیگا؟ اسرار رضا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں جب مسافر مقتدی کو بعد نماز معلوم ہوا کہ پڑھی گئی نماز فاسد ہے تو اب مسافر مقتدی قصر ہی پڑھے گا کہ اب حالت اصلی کی طرف لوٹنا ہوا وَلَوِ اقْتَدَى الْمُسَافِرُ بِالْمُقِيمِ فِي الظُّهْرِ ثُمَّ أَفْسَدَهَا عَلَى نَفْسِهِ فِي الْوَقْتِ أَوْ بَعْدَ مَا خَرَجَ الْوَقْتُ فَإِنَّ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَنَا . . لِأَنَّ الْعَزِيمَةَ فِي حَقِّ الْمُسَافِرِ هِيَ رَكْعَتَانِ عِنْدَنَا وَإِنَّمَا صَارَ فَرْضُهُ أَرْبَعًا بِحُكْمِ التَّبَعِيَّةِ لِلْمُقِيمِ بِالِاقْتِدَاءِ بِهِ وَقَدْ

بَطَلَتْ التَّبَعِيَّةُ بِبُطْلَانِ الِاقْتِدَاءِ، فَيَعُودُ حُكْمُ الْأَصْلِ ۔(بدائع الصنائع جلد 1 ص 93)

وَإِنْ اقْتَدَى مُسَافِرٌ بِمُقِيمٍ أَتَمَّ أَرْبَعًا وَإِنْ أَفْسَدَهُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بِخِلَافِ مَا لَوْ اقْتَدَى بِهِ بِنِيَّةِ النَّفْلِ ثُمَّ أَفْسَدَ حَيْثُ يَلْزَمُ الْأَرْبَعُ، كَذَا فِي التَّبْيِينِ (اور یہی قول صاحب ہندیہ کا بھی ہے۔) ثُمَّ إِنَّهُ لَوْ أَفْسَدَ صَلَاتَهُ تَعُودُ رَكْعَتَيْنِ؛ لِأَنَّهَا إِنَّمَا صَارَتْ أَرْبَعًا فِي ضِمْنِ الِاقْتِدَاءِ فَعِنْدَ فَوَاتِهِ يَعُودُ الْأَمْرُ الْأَوَّلِ ۔(فتاوی ھندیہ اول ص 142)(وھکذا فی جوہرہ نیرہ اول ص 87)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد شہروز عالم اکرمی

الجواب صحیح: محمد شرف الدین رضوی

تاریخ: 2018/10/16

کیا تنہا نماز پڑھنے والا ظہر وعصر میں اتنی آواز سے قرت کر سکتا ہے کہ خود پڑھ کر خود سن سکے؟

السلام علیکم۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین تنہا نماز پڑھنے والا ظہر عصر کی نماز میں قرآت اتنی بلند آواز سے کرسکتا ہے کہ صرف خود سن سکے؟ یا تنہا نماز پڑھنے والا سری نماز میں قرآت کا صرف تصور کرے یعنی دل کے دل میں پڑھے خود کو بھی آواز نہ سنائی دے۔برائے مہربانی حوالہ سے مزین جواب عنایت فرمائیں۔نوازش ہوگی۔سائل: محمد ضیاء بھساول۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں، کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہوجائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سنے،صرف دل سے پڑھنے میں قرات کی تعریف صادق نہیں آئیگی اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور وغل یا ثقل سماعت بھی نہیں،تو نماز نہ ہوئی یوہیں جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے،اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہو کہ خود سن سکے،مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے، جانور ذبح کرنے میں۔

وَأَمَّا حَدُّ الْقِرَاءَةِ فَنَقُولُ تَصْحِيحُ الْحُرُوفِ أَمْرٌ لَا بُدَّ مِنْهُ فَإِنْ صَحَّحَ الْحُرُوفَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ

يُسْمِعُ نَفْسَهُ لَا يَجُوزُ وَبِهِ أَخَذَ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ هَكَذَا فِي الْمُحِيطِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ. هَكَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ وَهُوَ الصَّحِيحُ. هَكَذَا فِي النُّقَايَةِ وَعَلَى هَذَا نَحْوُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ وَالِاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ وَالطَّلَاقِ وَالْعَتَاقِ وَالْإِيلَاءِ وَالْبَيْعِ)(فتاوی ھندیہ جلد اول صفحہ 69)

جہر اور سر میں اگر چہ اختلاف ہے مگر اصح قول یہی ہے کہ جہر میں غیر بھی سنے اور سر میں خود سنے۔ اخْتَلَفُوا فِي حَدِّ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ قَالَ الْفَقِيهُ أَبُو جَعْفَرٍ وَالشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَدْنَى الْجَهْرِ أَنْ يُسْمِعَ غَيْرَهُ وَأَدْنَى الْمُخَافَتَةِ أَنْ يُسْمِعَ نَفْسَهُ وَعَلَى هَذَا يُعْتَمَدُ. كَذَا فِي الْمُحِيطِ وَهُوَ الصَّحِيحُ

(فتاوی ھندیہ جلد اول صفحہ 72)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد محمد شہروز عالم رضوی اکرمی

الجواب صحیح: محمد منظور احمد یار علوی

اگر کسی نے دیوبندی کی نماز جنازہ پڑھ لے تو کیا حکم ہے

علماء اہلسنت والجماعت السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔کیا سنی صحیح العقیدہ بریلوی مسلمان کا دیوبندی کی نماز جنازہ پڑھ لینے سے اسکی منکوحہ اسکی زوجیت نکل جاتی ہے کیا اسکا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟ بینوا بالجواب المدلل فتوجروا عنداللہ بالثواب الجمل ۔السائل عزیز احمد ملک کرلا ممبئی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔دیوبندی وہابی وغیرہ کسی بھی بدمزہب کی نماز جنازہ یہ جانتے ہوئے پڑھی کہ مذہبا دیوبندی ہے تو بر بنائے مزہب اصح وہ اسلام سے خارج ہے اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم ہے بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔

فتاوی رضویہ میں ہے جسے یہ معلوم ہو کہ دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین کی ہے پھر ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اسے مسلمان نہ کہا جائے گا کہ پیچھے نماز پڑھنا اس کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔اس لیئے علماء حرمین شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کو کافر ومرتد لکھا اور صاف فرمایا من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان کے عقائد پر مطلع ہو کر مسلمان جاننا اور کنار ان

کے کفر میں۔شک ہی کرے وہ بھی کافر اور جن کو اس کی خبر نہیں اجمالا اتنا معلوم ہے کہ یہ برے لوگ بدعقیدہ بدمزہب ہیں۔وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے سخت اشد گنہگار ہوتے ہیں اور ان کی وہ نمازیں سب باطل وبیکار رہیں ۱ھ (ص ۷۷۶ ج ۶)

نوٹ: ایسا بدمذہب کہ جسکی بدمذہبی حد کفر کو پہنچی ہوئی ہو جان بوجھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھنے والا یقینا دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے گا۔(فتاوی مرکزی تربیت افتاء ج ۲ ص ۱۳۱)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: محمد معصوم رضا نوری عرب شریف

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

تراویح کی جماعت کا حکم سب سے پہلے کس نے دیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔علماء کرام کی بارگاہ میں یہ مسئلہ پیش خدمت ہے کہ سب سے پہلے کس نے نماز تراویح کو باجماعت پڑھنے کا حکم دیا۔برائے مہربانی حوالہ کے لئے ساتھ جواب عطا فرمائے۔محبوب رضا دہلی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئولہ کے متعلق عنایہ شرح ہدایہ میں ہے کان الناس یصلونہا فرادی الی زمن عمر رضی اللہ عنہ فقال عمر انی اری ان اجمع الناس علی امام واحد فجمعھم علی ابی بن کعب فصلی بھم خمس ترویحات عشرین رکعۃ یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شروع زمانہ خلافت تک صحابہ کرام تراویح الگ الگ پڑھتے تھے بعدہ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایک امام پر صحابہ کرام کو جمع کرنا بہتر سمجھتا ہوں پھر آپ نے ابی بن کعب پر سب کو جمع فرمایا حضرت ابی بن کعب نے لوگوں کو پانچ ترویحہ یعنی بیس رکعت پڑھائی اس سے معلوم ہوا کہ باجماعت نماز تراویح حضرت عمر فاروق کے دور خلافت سے شروع ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ نماز تراویح بیس رکعت ہے۔(العنایہ شرح الھدایہ کتاب الصلاۃ فصل فی قیام شھر رمضان جلد اول صفحہ ۴۰۸)(انوار الحدیث صفحہ ۱۶۷)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۷/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ/17/اکتوبر 2018

عصر کی نماز کے بعد ظہر کی قضاء کر سکتے ہیں یا نہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔علماء کرام رہنمائی فرمائیں،زید کا نماز ظہر قضاء تھا اور عصر کی نماز با جماعت ادا کیا اور عصر کی نماز جماعت کے بعد ظہر کا قضاء نماز ادا کیا اب رہا سوال کے عصر کے بعد قضاء نماز پڑھنا کیسا ہے زید کی قضاء نماز ہوئی یا نہیں؟ علماء کرام رہنمائی فرمائیں عین نوازش ہوگی۔ سائل: تبارک حسین نروچھ جالے دربھنگہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔بعد نماز عصر وفجر نوافل پڑھنا منع نماز فرائض وواجبات نہیں اس لیئے زید کی نماز ظہر بلا شبہ ادا ہوگئی۔(ھدایہ میں ہے: 'ولا باس بان یصلی فی ھذین الوقتین الفوائت' (یعنی بعد العصر والفجر)۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: محمد شہروز عالم اکرمی

مورخہ:- ۲۳/ محرم ۱۴۴۰ھ جمعرات//2018/10/4

حالت ناپاکی میں اذان دینا کیسا ہے؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا ناپاکی کی حالت میں آذان دے سکتے ہیں یا نہیں؟ سائل محمد سرفراز عالم

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔جنب ومحدث کی اقامت مکروہ ہے مگر اعادہ نہیں بخلاف اذان کے، جب اذان کہے تو دوبارہ کہی جائے اس لئے کہ اذان کی تکرار مشروع ہے اقامت دوبارہ نہیں۔(درمختار کتاب الصلاۃ باب الاذان) جنب کی اذان مکروہ ہے۔(درمختار)(بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۹۵)

واللہ تعالی اعلم

کتبــہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

آذان قبر کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ھے

سوال: قبر پر آذان دینا سنت ہے یا واجب یا مستحب ہے؟ مفصل اور بحوالہ جواب دیں کسی نے مجھ سے کہا کہ یہ بالکل حرام اور بدعت ہے پلیز رہنمائی فرمائیں۔ سائل عبدالباقی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

بعد دفنِ میت قبر پر اذان پڑھنا بدعت حسنہ یعنی اچھا کام ہے یہ اذان شیطان کے وسوسے سے بچانے اور منکر نکیر کے سوالات کے جوابات سکھانے اور میت کو انس دلانے کے لیے ہے۔ منکر نکیر میت سے جب سوال کرتے ہیں: من ربك تو ابلیس لعین اپنی طرف اشارہ کرتا ہے تاکہ معاذ اللہ میت ابلیس کو اپنا رب کہدے تو ایسے وقت میں اذان پڑھنے سے شیطان گوز (ریاح نکالنا) مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ وہ اذان سن نہیں پاتا ہے پھر میت کو منکر نکیر کے سوال پر جواب دینے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

فتاوی مصطفویہ میں ہے ہمارے علماء کا اجتماعی قاعدہ مسلّمہ ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے تو اذان علی القبر بھی اصل میں اجماعًا مباح ہے اور عروض کراہت وحرمت کسی دلیل سے ثابت نہیں اھ (ص 275) (ردالمحتار باب استیلاء الکفّار میں ہے: ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ اھ (ص:161 ج:4)

یہ اذان کہنے کو تو اذان ہے ورنہ حقیقت میں تلقینِ میت ہے جو حدیث سے ثابت ہے۔ لقّنوا موتاکم لا الہ الّا اللہ تم اپنے قریب المرگ لوگوں کو یا مُردوں کو تلقین کرو لا الہ الّا اللہ کی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے بعدِ دفن میت کو تلقین کرنے کا حکم دیا۔ تو قبر پر کہے اے فلاں کے بیٹے فلاں تو اس دین کو یاد کر جس پر تھا۔ تو دفن کے بعد تلقین کرنے سے منع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس میں کوئی نقصان نہیں ہے بلکہ فائدہ ہی ہے کہ میت کو ذکر اللہ سے انسیت ہوتی ہے اور اذان میں پوری تلقین ہے۔

(ردالمحتار مطلب فی التلقین بعد الموت میں ہے: اما عند اهل السنة فالحدیث ای لقنوا موتاکم لا اله الا الله محمول علی الحقیقة و قد روی عنه علیه السلام انه اَمَرَ بالتلقین بعد الدفن فیقول یا فلان بن فلان اذکر دینك الذی کنت علیها و انما لا یُنهٰی عن التلقین بعد الدفن

لانہ لا ضرر فیہ بل فیہ نفع فان المیت یستانس بالذکر علی ما ورد فی الاثار۔ اھ ملخصا (ص 191 ج2)

اہلسنت کے نزدیک یہ حدیث لقنوا موتاکم اپنے حقیقی معنی پر محمول ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے دفن کرنے کے بعد تلقین کرنے کا حکم دیا پس قبر پر کہے کہ اے فلاں کے بیٹے فلاں تو اس دین کو یاد کر جس پر تھا اور دفن کے بعد تلقین کرنے سے منع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس میں کوئی نقصان تو ہے ہی نہیں بلکہ اس میں نفع ہے کیونکہ میّت ذکر الہی سے انس حاصل کرتی ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے اور نماز کے علاوہ چند جگہ اذان پڑھنا مستحب ہے ان میں سے ایک جگہ یہ بھی ہے کہ جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوں۔

(ردالمحتار باب الاذان میں ہے: قد یُسَنُّ الاذان لغیر الصلاۃ کما فی اُذُنِ المولود و المھموم و المصروع و الغضبان و من ساء خلقہ من انسان او بھیمۃ و عند مزدحم الجیش و عند الحریق قیل و عند انزال المیت القبر اھ (ص385 ج1)

نماز کے علاوہ اور جگہ بھی اذان مسنون ہے جیسے نومولود اور مغموم اور مرگی والے اور غصہ والے اور شریر انسان یا چوپائے کے کان میں اور لشکروں کے مڈبھیڑ ہونے کے وقت اور آگ لگنے کے وقت اور میت کو قبر میں اتارنے کے وقت ایسا ہی ایذان الاجر فی اذان القبر۔ (اور فتاوی امجدیہ صفحہ 366 جلد اول میں بھی ہے) (بحوالہ فتاوی مرکز تربیت افتاء جلد اول صفحہ 359)

واللہ تعالیٰ اعلم

از قلم: محمد امتیاز القادری

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

مسجد کے اندر اذان دینا کیسا ہے

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ مسجد کے اندر اذان دینا کیسا ہے؟ سائل: محمد احمد

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے۔ فتاوائے امام اجل قاضی خان وفتاوائے خلاصہ و بحر الرائق شرح کنز الدقائق وشرح نقایہ للعلامۃ عبد العلی البرجندی وفتاوی عٰلمگیریہ وحاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح وفتح القدیر شرح ھدایہ وغیرھا میں اس کی منع و کراھت کی تصریح فرمائی امام

فخر الملّة والدّین اوزجندی فرماتے ہیں: ینبغی ان یؤذن علی المئذنة اوخارج السجد ولایؤذن فی المسجد ۲۔ اذان مینارہ پر یا مسجد کے باہر دی جائے مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے۔

(۲-فتاوٰی قاضی خان، مسائل الاذان مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۱/۳۷)

امام طاہر بن احمد بخاری فرماتے ہیں: لایؤذن فی المسجد ۳۔ مسجد میں اذان نہ دی جائے۔

(۳۔ خلاصۃ الفتاوی الفصل الاول فی الاذان مطبع نولکشور لکھنؤ ۱/۴۹)

علامہ زین بن نجیم وعلامہ عبد العلی برجندی نے ان سے اور فتاوائے ہندیہ میں امام قاضی خان سے عباراتِ مذکورہ نقل فرما کر مقرر رکھیں علّامہ سید احمد مصری نے فرمایا: یکرہ ان یؤذن فی المسجد کمافی القهستانی عن النظم ۴۔ مسجد میں اذان دینا مکروہ ہے جیسا کہ قہستانی نے نظم سے نقل کیا ہے۔

(۴۔ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح باب الاذان مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۰۷)

امام اجل کمال الدین محمد بن الہمام فرماتے ہیں: الإقامة فی المسجد ولابد منه واما الاذان فعلی المئذنة فان لم تکن ففی فناء المسجد وقالوا لایؤذن فی المسجد ۱۔ تکبیر مسجد کے اندر کہی جائے اور اس کے بغیر کوئی اور صورت نہیں البتہ اذان منارہ پر دی جائے، اگر وہ نہ ہو تو فنائے مسجد میں دینی چاہئے اور فقہا نے بیان کیا ہے کہ مسجد میں اذان نہ دی جائے۔

(وھکذا فی فتاوی فیض الرسول المجلد الاول فی باب الاذان)

هذا ما ظهر لی والعلم عند الله

کتبہ: منظور احمد یار علوی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

خطبہ کی آذان کا جواب دینا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ خطیب کے سامنے جو اذان ہوتی ہے مقتدیوں کو اُس کا جواب دینا اور جب وہ خطبوں کے درمیان جلسہ کرے مقتدیوں کو دُعا کرنا چاہئے یا نہیں؟ بینوا توجروا! سائل عبید الرحمن

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

ہرگز نہ چاہئے یہی احوط ہے۔ ردالمحتار میں ہے اجابة الاذان مكروهة اذان کا جواب اُس وقت مکروہ ہے (ردالمحتار باب الجمعہ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/ ۶۰۷)

نہر الفائق پھر دُر مختار میں ہے: ینبغی ان لا یجیب بلسانه اتفاقا فی الاذان بین یدی الخطیب اس بات پر اتفاق ہے کہ خطیب کے سامنے کی اذان کا جواب زبانی نہیں دینا چاہئے۔ (الدر المختار، باب الاذان، مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱/ ۶۵) اُسی میں ہے: اذا خرج الامام من الحجرة ان كان فيها والّا فقيامه للصعود على المنبر فلا صلاة ولا كلام الى تمامها وقالا لا باس بالكلام قبل الخطبة وبعد ما اذا جلس عند الثانی والخلاف فی كلام يتعلق بالاٰخرة اما غيره فيكره اجماعاً وعلى هذا فالترقية المتعارفة فی زماننا تكره عنده والعجب ان المرقی ينهى عن الامر بالمعروف بمقتضى حديثه ثم يقول انصتوا رحمكم الله اه ملخصا اور جب امام حجرہ سے نکلے اگر حجرہ ہو ورنہ امام کا منبر پر چڑھنے کے لئے کھڑا ہونا معتبر ہے۔ تو اس وقت سے تمام خطبہ تک نہ کوئی نماز جائز ہے نہ کوئی کلام۔ اور صاحبین نے کہا: خطبہ سے پہلے اور بعد کلام میں کوئی حرج نہیں۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک جب امام بیٹھے اس وقت بھی کلام میں حرج نہیں۔ اور اختلاف امام صاحب اور صاحبین کا اس کلام میں ہے جو آخرت سے متعلق ہو، کلامِ آخرت کے علاوہ دنیاوی کلام بالاتفاق مکروہ ہے۔ اسی بنا پر خطیب کے سامنے (آیہ کریمہ ان الله وملئكة الخ کا پڑھنا جیسا کہ ہمارے زمانے میں معروف ہے امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہے، تعجب اس بات کا ہے کہ آیت مذکورہ کو پڑھنے والا حدیث شریف کے تقاضے کے مطابق دوسروں کو نیکی کا حکم دینے سے منع کرتا ہے پھر خود کہتا ہے چُپ رہو۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اھ ملخصا) (الدر المختار کتاب الصلوة باب الجمعة مطبوعه مجتبائی دهلی ۱/۱۱۳)

ہاں یہ جوابِ اذان یا دُعا اگر صرف دل سے کریں زبان سے تلفّظ اصلاً نہ ہو تو کوئی حرج نہیں كما افاده كلام علی القاری وفروع فی كتب المذهب۔ جیسا کہ ملّا علی قاری کے بیان سے مستفاد ہے اور دیگر فروع کتب مذہب میں ہیں۔ (اور امام یعنی خطیب تو اگر زبان سے بھی جوابِ اذان دے یا دعا کرے بلا شبہہ جائز ہے وقد صح كلا الامرين عن سيد الكونين صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فی صحيح البخاری وغيره) صحیح بخاری وغیرہ میں ہے یہ دونوں امور سید کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ (یہ قول مجمل ہے)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اذان دی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ حضور علیہ السلام نے کبھی اذان دی تھی؟ برائے مہربانی مدلّل ومفصّل جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع فراہم کریں۔سائل شان نبی رضوی کلکتہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار سفر میں ظہر کی اذان پڑھی ہے اور اشھد ان محمداً رسول اللہ کی بجائے اشھد انی رسول اللہ پڑھا۔درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۲۶۸ میں ہے:فی الضیاء انہ علیہ السلام اذّن فی سفرٍ بنفسہ واقام وصلی الظھر وقد حققناہ فی الخزائن۔

اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ جد الممتار جلد اول صفحہ ۲۱۲ میں تحریر فرماتے ہیں عن التحفۃ للامام ابن حجر مکی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اذّن مرۃ فی سفرٍ فقال فی تشھدہ اشھد انی رسول اللہ وقد اشار ابن حجر الی صحتہ اھ۔ (فتاوی فیض الرسول جلد اول صفحہ ۱۸۸)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

۱۹/۱۲/۱۴۳۹ذی الحجہ۔ 2018/8/31

العبد الضعیف سید شمس الحق بر کاتی

جس کی داڑھی ایک مشت سے کم ہو اس کی اذان واقامت اور امامت کا حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔سوال: بکر شافعی المذہب ہے جسکی داڑھی یک مشت سے کم ہے اور وہ اپنی داڑھی کٹوا تا ہے اور یہی شخصِ مذکور ایک سنی حنفی مسجد میں مؤذن کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اذان واقامت پڑھتا ہے اس تعلق سے

کیا حکم ہے؟ اور اس مسجد کے امام صاحب حنفی المذہب ہیں مگر اس پر انکار نہیں کرتے بلکہ خاموش رہتے ہیں تو امام صاحب کا خاموش رہنا جائز ہے یا نہیں؟ سائل: برکت علی مڑگاؤں گوا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صورتِ مسئولہ میں مصنّفِ بہارِ شریعت حضور فقیہِ اعظمِ ہند علامہ امجد علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: خنثیٰ و فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ بچے اور جنب کی اذان مکروہ ہے سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (درِّ مختار کتاب الصلاۃ باب الاذان جلد 2 صفحہ 75) اور عند الاحناف جب کراہت مطلق بولی جائے تو کراہتِ تحریمہ مراد ہوتی ہے اذا الکراهة تطلق مطلقةً تراد بها تحریمیة جب کراہت بغیر قید مطلق بولی جاتی ہے تو اس سے کراہتِ تحریمہ مراد ہوتی ہے اسلئے شخصِ مذکور عند الاحناف داڑھی یک مشت سے کم کرانے کے سبب مرتکبِ کراہتِ تحریمہ ہوا اور بار بار کٹاتے رہنے سے اس پر اصرار کرنے والا بھی ہوا اور چونکہ ہر وقت نظر آنے والی خلافِ سنت وضع اپنانے والا علی الاعلان ہوا لھٰذا عند الاحناف فاسقِ معلن ہوا والصّغیرة تصیر کبیرةً بالاصرار علیها، اور صغیرہ گناہ بھی اصرار سے کبیرہ گناہ ہوجاتا ہے۔

لھٰذا شخصِ مذکور کی اذان کا اعادہ چاہئے اور اسے اذان سے منع کرنا امام پر لازم ہے اگر استطاعت ہو ورنہ بیانِ مسئلہ سے امام بریٔ الذّمہ ہوجائیگا پھر اگر استطاعت کے بعد بھی امام نہ روکے یا مسئلہ واضح نہ کرے تو گناہ پر معاون ہے۔

فرمانِ باری ہے: ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان اور گناہ اور سرکشی پر مدد نہ کرو۔ (القرآن)

شوافع کا داڑھی کٹانا یا منڈانا حنفی کیلئے دلیلِ جواز ہرگز نہیں ہوسکتا حنفی کیلئے نہ یک مشت سے کم داڑھی والے کی اذان کافی اور نہ ہی امامت، تفصیل کیلئے اعلیٰ حضرت کا رسالۂ مبارکہ 'لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ' یعنی داڑھی کا شرعی حکم دیکھیں۔

اسی لئے فقہائے احناف فرماتے ہیں لو قدّموا فاسقًا یاثمون فاسق کو مقدّم کیا تو گناہگار ہونگے لان الفاسق تجب اهانته وفی تقدیمه تعظیمه کیونکہ فاسق کی توہین واجب ہے اور اسے آگے بڑھانے میں اسکی تعظیم ہے۔ فرمانِ نبوی ہے اعفو اللحیٰ و احفوا الشوارب و خالفوا المجوس داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں پست کراؤ اور مجوسیوں کے وضع کی مخالفت کرو اور ارشاد ہے من تشبّه بقوم فهو منهم جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے پس نبی کی مشابہت نہ اختیار کرکے مجوسیوں کیطرح وضع قطع بنانا جائز نہیں۔ یکمشت سے

کم داڑھی کو جائز ٹھہرانے والے لبرل ازہری فارغین نیز شوافع عندالاحناف فسق کے حکم سے نہیں بچ سکتے کیونکہ انکے امام امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک قدرِ قبضہ (یکمشت) سے کم داڑھی کی مقدار فسق ہی ہے اور مولانا عاقب ازہری شافعی کی آڈیو کا جواب نیچے کی تحریر میں ملاحظہ کریں۔

مولانا عاقب شافعی ازھری صاحب کی آڈیو کا جواب:

مولانا عاقب شافعی ازہری صاحب نے قدرِ قبضہ (یکمشت) سے کم داڑھی کے جواز پر متاخرینِ شوافع کا فتوی حوالہ میں بیان کیا ہے جبکہ اعلیٰ حضرت کے رسالہ مبارکہ **لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ** میں امامِ شافعی سے یکمشت داڑھی ہونا ہی سنت بیان فرمایا ہے اور اِن جناب نے بھی اپنی آڈیو میں سنت ہونا بیان کیا ہے اور حضور سے کبھی بھی یکمشت سے کم کرنا روایۃً ثابت نہیں تو پھر یہ قولِ امام شافعی سے انحراف پر اتفاق ہوا جسے مفتٰی بہ ٹھہرا رہے ہیں خیر وہ اور بھی کسی مسئلے میں کچھ اختیار کریں ہم احناف کو اس سے کچھ غرض نہیں مگر اس مسئلے میں احناف یکمشت سے کم والے کو فاسق ہی کہیں گے اسلئے کہ داڑھی سنت بھی ہو اور ایک مشت سے کم بھی ہو یہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے کیونکہ احناف کیلئے اپنے امام کے نزدیک بلکہ چاروں اماموں کے نزدیک داڑھی ایک مشت ہونا ثابت ہے اور لازم بھی۔ اور جناب نے جو واویلا کیا کہ مذکور شافعی شخص نے اپنے مذہب کے مطابق عمل رکھا اس لئے فاسق نہیں کہلا سکتا تو یہی جواب ہماری طرف سے بھی ہے کہ ہم نے اپنے امام کے مذہبِ حنفی کی بنیاد پر ہر یکمشت سے کم داڑھی والے کو فاسق کہا اسلئے انہیں اس پر شور مچانے کی ضرورت اور اجازت دونوں نہیں۔ اور جب خود کہتے ہیں کہ ایسے شخص کو اذان نہیں دینی چاہیے تو کیوں نہیں دینی چاہیے جب کلین چٹ دے ہی رہے ہیں تو اذان کیوں نہیں دینی چاہیے؟ اس کا جواب انہیں کے ذمے ہے نیز مور اور گوہ کے مسائل کا اختلاف دو مجتہدوں کا باہمی اختلاف ہے جو بعینہ آج بھی کسی تبدیلی کے بغیر موجود ہے اسلئے ان میں ضرور ایک دوسرے کی تفسیق نہ ہوگی برخلاف داڑھی کے مسئلہ کے کیونکہ امامِ شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے یکمشت ہی کی روایت ہے نہ کہ اس سے کم کی اسلئے اگر متاخرین اپنے امام کے قول کے خلاف پر متفق ہو گئے تو ہم نے تو اپنے امام کے قول پر ہی یکمشت سے کم داڑھی والے پر فسق کا حکم لگایا ہے جس پر اعتراض کا کسی مذہب والے کو حق نہیں اور جناب نے جو یہ کہا کہ یکمشت سے کم داڑھی والا شافعی امام اگر وقتِ امامت مذہبِ حنفی کی رعایت کرے تو اسکے پیچھے حنفی کی نماز بھی درست ہے یہ جناب کی مسائلِ شرعیہ میں دھاندھلی ہے جو بالکل وہابیوں کی چال جیسی ہے کیسے ازہری فارغ ہیں جناب آپ؟ کیا دڑھمنڈا بوقتِ امامت مذہبِ حنفی کی رعایت کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ اسے دیگر اختلافی مسائل کیطرح داڑھی کے مسئلے

میں بھی موافقتِ مذہبِ حنفی کرنی پڑے گی کہ وقتِ امامت یکمشت داڑھی بھی رکھے اور مذہبِ حنفی سے یہ موافقت داڑھی منڈا یا یکمشت سے کم والا کر ہی نہیں سکتا اور جو تمام مسائل میں موافقتِ مذہبِ حنفی کر نہیں سکتا اسکے پیچھے حنفی کی نماز ہوجانے کی بات کہنا جناب کی طبیعت تو ہوسکتی ہے شریعت ہرگز نہیں ہوسکتی یہ بہت باریک چال ہے جسے جامعہ ازہر کے نئے اور لبرل مزاج فارغین دھڑلّے سے پیش کرتے ہیں

والله تعالیٰ اعلم

کتبہ: سید شمس الحق مصباحی بر کاتی مصباحی

۲۹/۱۲/۱۴۳۹ذی الحجه! 2018/9/11

الجواب صحیح: محمد شرف الدین رضوی

حی علی الصلوٰۃ و حی علی الفلاح کے جواب میں کیا کہے

السلام علیکم۔ اذان کا جواب دیتے وقت موذن جب حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح پر پہنچے تو کیا صرف لا حول پڑھنا ہے یا موذن کے الفاظ بھی دہرانا ہے؟ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مؤذن کے کلمات کو دہرانے کے بعد لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے جیسا کہ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے: جب اذان سنے، تو جواب دینے کا حکم ہے، یعنی مؤذن جو کلمہ کہے، اس کے بعد سننے والا بھی وہی کلمہ کہے، مگر حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے، بلکہ اتنا لفظ اور ملا لے ما شاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن۔ (بہار شریعت جلد اول، حصہ سوم، صفحہ نمبر 474، اذان کے جواب کا بیان) (درمختار ورد المحتار) (فتاویٰ عالمگیری)

والله تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

۹/۱۲/۱۴۳۹ذی الحجه

الجواب صحیح: و مثاب سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

امام کی تقلید کرنا واجب ھے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔حضرت یہ مسئلہ معلوم کرنا تھا کہ اہل حدیث وغیرہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ امام شافعی ان چاروں اماموں سے پہلے کن کی اتباع کی جاتی تھی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تو ان کی اتباع نہیں کی پھر ہم کیوں کرتے ہیں؟ اس تعلق سے مسئلہ بیان فرمائیں عین نوازش ہوگی۔ سائل عبداللہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صحابہ کرام کوکسی تقلید کی ضرورت نہ تھی۔وہ تو حضور علیہ السلام کی برکت سے تمام مسلمانوں کے امام اور پیشوا ہیں کہ ائمہ دین امام ابوحنیفہ وشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کی پیروی کرتے ہیں۔مشکوٰۃ باب فضائل الصحابہ میں ہے:" اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم و اهتديتم "میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم جن کی پیروی کروگے ہدایت پالو گے"عليكم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين"(مشکوٰۃ یہی باب)تم لازم پکڑو میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو۔

یہ سوال تو ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ ہم کسی کے امتی نہیں کیونکہ ہمارے نبی علیہ السلام کسی کے امتی نہ تھے۔تو امتی نہ ہونا سنت رسول اللہ ہے اس سے یہی کہا جائے گا کہ حضور علیہ السلام خود نبی ہیں سب آپ کی امت ہیں۔وہ کس کے امتی ہوتے ہم کو امتی ہونا ضروری ہے ایسے ہی صحابہ کرام تمام مسلمانوں کے امام ہیں، ان کا کوئی امام نہیں ہے،نہر سے پانی اس کھیت کو دیا جائے گا جو دریا سے دور ہو مکبرین کی آواز پر وہی نماز پڑھے گا جو امام سے دور ہو۔لب دریا کے کھیتوں کو نہر کی ضرورت نہیں۔صف اول کے مقدیوں کو مکبرین کی ضرورت نہیں۔صحابہ کرام صف اول کے مقتدی ہیں وہ بلا واسطہ سینۂ پاک مصطفیٰ علیہ السلام سے فیض لینے والے ہیں۔ہم لوگ چونکہ بہت بعد کے ہیں لہٰذا نہر کے حاجت مند ہیں۔پھر سمندر سے ہزارہا دریا جاری ہوتے ہیں جن سب میں پانی تو سمندر ہی کا ہے مگر ان سب کے نام اور راستے جدا جدا ہیں۔کوئی گنگا کہلاتا ہے کوئی جمنا۔ایسے ہی حضور علیہ السلام آپ رحمت کے سمندر ہیں۔اس سینہ میں سے جو نہر امام ابوحنیفہ کے سینہ سے ہوتی ہوئی آئی ہے اسے حنفی کہا گیا، جو امام مالک کے سینہ سے آئی، وہ مذہب مالکی کہلایا پانی سب کا ایک ہے مگر نام جداگانہ اور ان نہروں کی ضرورت ہمیں پڑی نہ کہ صحابہ کرام کو جیسے کہ حدیث کی اسناد ہمارے لئے ہے صحابہ کرام کے لیے نہیں۔(جاءالحق وزھق الباطل،صفحہ نمبر ۲۷)

هذا ما ظهر لي و الله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

کتبــــہ: محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: محمد منظور احمد یار علوی

۲۹/محرم الحرام/۱۴۴۰ھ-10/ا کتوبر/2018

جس کی بیوی بے پردہ گھومتی ہو، سلسلہ وارثیہ کا مرید ہو، اعلیحضرت پر تنقید کرتا ہو ایسے امام کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں زید ایک عالم ہے اور سنی مسجد کا امام ہے اور سلسلہ وارثیہ میں مرید ہے وہ اعلی حضرت کی ذات اور کتاب پر تنقید کرتا ہے اور اس کی بیوی بے پردہ گاؤں میں گھومتی ہے اور میت کے گھر پے روپیہ طیں کر کے سورہ بقر پڑھتا ہے ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کا کیا حکم ہے؟ مفصل جواب حوالے کے ساتھ عنایت فرمائیں۔ سائل محمد وسیم فیضی صاحب

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

اعلی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں: اگر باہر نکلنے (اور کھیت وغیرہ میں کام کرنے میں اسکے گھر کی عورتوں کے کپڑے خلاف شرع ہوتے ہوں مثلا باریک کہ بدن چمکے یا چھوٹے کہ ستر نہ چھپے جیسے اونچی کرتی پیٹ کھلا ہوا یا بے طوری سے اوڑھے پہنے جیسے ڈوپٹہ سر سے ڈھلکا یا کچھ حصہ بالوں کا کھلا یا زرق برق پوشاک جس پر نگاہ پڑے اور احتمال فتنہ ہو یا اس کی چال ڈھال بول چال میں آثار بدوضعی پائے جائیں اور شوہر یا گھر کا ذمہ داران باتوں پر مطلع ہو کر باوصف قدرت بندوبست نہیں کرتا تو وہ دیوث ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

فان الدیوث من لایغار علی امراته او محرمه کما فی الدر المختار وهو فاسق واجب التدریس_فی الدر لو اقر علی نفسه _بالدیاثة اوعرف بها لا یقتل مالم یستحل ویبالغ فی تعزیره الخ _والفاسق تکره الصلاۃ خلفه۔ اور اگر ان شاعتوں سے پاک ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔(فتاوی رضویہ جلد سوم ص175) (فتاوی برکاتیہ ص306)

مشہور یہ ہے کہ حضرت حاجی وارث علی شاہ علیہ الرحمہ نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا اگر یہ صحیح ہے تو سلسلہ وارثیہ میں بیعت ہونا درست نہیں جب بیعت ہونا ہی صحیح نہیں تو اب یہ وارثی کیسے اعلی حضرت کی شان میں تنقید کرنے والے کو یقیناً

بغض ہے ایسا شخص مذکور لاعلم نہیں تو گمراہ ہے۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اجرت پر قرآن کی تلاوت کرنا حرام ہے۔(احکام شریعت ص ۱۱۷)

والله تعالیٰ ورسوله اعلم

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب الصحیح: محمد شکیل اختر قادری برکاتی

خروج بصنعه امام اعظم رحمة الله علیه کے نذدیک فرض هے

اَلسَّلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ ایک مسئلہ حل فرما دیں تو کرم برائے کرم ہوگا۔خروج بصنعہ یہ فرائض نماز میں شمار کیا جاتا ہے،اور خروج بصنعہ کی تعریف بہار شریعت حصہ سوم میں لکھا ہے کہ

(۱) قعدہ آخرہ کے بعد سلام وکلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا

اور آگے لکھا ہے کہ

۲) مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہوئے اور اگر بلا قصد کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل لھزا دریافت طلب امر یہ ہے کہ پہلا نمبر میں لکھا گیا ہے کہ بقصد سلام وکلام کسی ذریعہ سے نماز سے نکل جانے کو خروج بصنعہ کہتے ہیں جو فرائض نماز میں سے ہے تو یہاں ایک شخص کا کہنا ہے کہ سلام کے ذریعہ نکلنا فرض ہے کیونکہ خروج بصنعہ فرض ہے اسکا کیا جواب دے عنایت فرمادیں مہربانی ہوگی۔

اور دوسرے نمبر پر لکھا ہے کہ اگر سلام کے علاوہ کسی اور طریقہ سے نماز سے نکلے تو واجب الاعادہ ہے جبکہ سلام کے ذریعہ نماز سے نکلنا سنت ہے تو کیا سنت کو ترک کرنے پر بھی واجب الاعادہ کا حکم ہے یا پھر مسئلہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا رہنمائی فرمادیں۔اور اوپر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بقصد سلام وکلام کوئی فعل منافی صلاۃ پایا گیا تو فرائض نماز میں سے خروج بصنعہ ادا ہو جائیگی تو یہاں کلام بھی لکھا گیا ہے تو سرکار یہاں کلام سے کیا مراد ہے کیا سلام کے علاوہ اگر کوئی کلام کے ذریعہ نماز سے نکلے تو بھی کیا فرائض نماز ادا ہو جائے گی جبکہ نیچے تو مخصوص کر دیا گیا ہے کہ سلام کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے نکلے تو واجب الاعادہ۔علمائے کرام مفتیان عظام رہنمائی فرمائیں بہت بہت مہربانی ہوگی۔محمد نور عالم آسامی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئلہ یہ ہے خروج بصنعہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک فرض ہے ان الخروج عن الصلوہ بصنع المصلی فرض عند ابی حنیفہ اور لفظ السلام کے ذریعہ نکلنا واجب ہے اگر کسی کو بعد تشہد غیر ارادی طور پر حدث لاحق ہو جائے تو وضو کرے اور لفظ سلام سے نکل جائے۔ جیسا کہ ھدایہ میں ہے: وان سبقه الحدث بعد التشهد توضاء وسلم (لان التسليم واجب فلا بد من التوضئ ليا تی به)

اور اگر دانستہ ارادا تا بعد تشھد ہوا خارج کیا یا کلام ناس کیا یا کوئی ایسا عمل جو منافی نماز ہے کیا تو نماز پوری ہوگئی اب بناء نہیں کر سکتا ہے اور اب اعادہ بھی نہیں کرے گا کہ ارکان میں سے کوئی رکن باقی نہیں رہا۔ (ھدایہ ص ۱۳۰ میں ہے: وان تعمد الحدث فی هذه الحاله او تكلم او اعمل عملا ينافی الصلوه تمت صلوته لانه تعذر البناء لوجود القاطع لكن لا اعاده عليه لانه لم يبقى عليه شئ من الاركان۔

اب بات صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا لفظ سلام سے نکلنے کا قول سنت سے کرنا ہو سکتا ہے اس سے مراد یہ لیئے ہوں کہ اس کا ثبوت سنت یعنی احادیث ہے جیسا کہ خود صاحب ھدایہ نے کئی مقامات پر واجبات وغیرہ کو بھی مطلق سنت کہ دیا ہے تمثیلا ھدایہ کی یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں وما سوى ذالك فهو سنه (ای ما ذكرنا الفرائض) اطلق اسم السنه وفيها واجبات كقراءه الفاتحه وضم السوره معها و مراعات الترتيب فيما شرع مكررا من الافعال والقعده الاولى وقراءه التشهد فی الاخيره والقنوت فی الوتر و تكبيرات العيدين والجهر فيما يجهر والمخافته فيما تخافت ولهذا يجب عليه سجدتا السهو بتر كها هذا هو الصحيح وتسميتها سنه فی الكتاب لما انه ثبت وجوبها بالسنه اور اگر سنت بول کر سنت موکدہ مراد لیا ہو تو یہ بھی وجوب ہی کے درجے میں ہے قباحت نہیں ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

تاریخ: 2018/12/9)

بالاتفاق علمائے حنفیہ دیہات میں جمعہ کی نماز کافی نہیں

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ایک دیہات جس میں چار مسجدیں ہیں اور ان سب میں جمعہ بھی ادا کیا جاتا ہے مگر اس میں کوی بھی شرط جمعہ کی نہیں پای جاتی جامع مسجد کے مفتی کہتے ہیں کہ جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہو وہ دیہات ہو یا شہراب اس میں جمعہ کی نماز کے بعد چار سنت ہی ادا کی جاینگی نا کہ چار فرض دریافت طلب یہ ہیکہ کیا اس طرح صحیح ہے یا غلط مکمل وضاحت فرمایں۔سائل: عمران رضا مرادآباد

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

بالاتفاق علمائے حنفیہ دیہات میں جمعہ کی نماز کافی نہیں لیکن جہاں عوام پڑھتے ہوں انہیں منع نہ کیا جائے کیوں کہ عوام جس طرح بھی اللہ ورسول کا نام لے غنیمت ہے۔ ہدایہ جلد اول میں ہے: لا تصح الجمعة إلا فی مصر جامع او فی مصلی المصر ولا تجوز فی القری لقوله علیه السلام لا جمعة ولا تشریق ولا فطر ولا الضحی إلا فی مصر جامع۔

لہٰذا دیہات میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے ظہر کی فرض نماز ساقط نہ ہوگی بلکہ اسکا پڑھنا ضروری ہے تو اسے اور دنوں کی طرح جماعت ہی سے پڑھیں کہ جماعت پر قادر ہوتے ہوئے فرض تنہا تنہا پڑھنا گناہ اس لئے جو لوگ جمعہ کے دن بھی چار رکعت نماز ظہر پڑھتے ہیں وہ حکم شرع پر عمل کرتے ہیں اور جو لوگ اعتراض پر ہیں غلطی پر ہیں۔(فتوی فیض الرسول اول 347)

والله تعالیٰ اعلم

از قلم محمد راشد مکی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء الله النعیمی

۴/۱/۱۴۴۰ محرم الحرام_2018/9/15

جن کی بیوی بینک میں کام کرتی ہو ان کی امامت کا کیا حکم ہے

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت اس مسئلہ میں کہ کوئی بھی عالم دین اپنی بیوی سے بینک میں سرکاری نوکری کروائے تو اس کے لیے کیا شرعی حکم ہے؟ کیا ان کے پیچھے نماز جائز ہے؟ بحوالہ جواب عنایت فرمائیں۔سائل محمد نوشاد علی قادری خورشیدی شیوہر

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔فی زمانناعموماً بینک میں کام کرنے والیاں پردہ کا اہتمام نہیں کر پاتی ہیں اگر مذکور عالم کی مذکورہ بیوی بھی پردہ کا اہتمام نہیں کرتی ہے تو اس کے متعلق سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: جس کی عورت بے پردہ نکلتی ہے اس طرح کہ جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کچھ ظاہر ہوتا ہے مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی کا حصہ خواہ یُوں کہ ان مواقع پر کپڑا ہی نہ یا ہو تو باریک کہ ستر نہ کرسکے یا باہر نہیں نکلتی مگر گھر میں غیر محرم بکثرت آتے جاتے ہیں اور وُہ ایسی ہی حالت میں رہتی ہے اور شوہر ان امور پر مطلع نہیں کرتا تو وہ خود دیوث ہے فاسق ہے۔ فان الدیوث کما فی الحدیث و کتب الفقہ کالدر وغیرہ من لا یغار علی اھلہ۔ ترجمہ: حدیث اور کتب فقہ مثلاً درِّ مختار وغیرہ کے مطابق دیّوث وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی پر غیرت نہیں کھاتا۔ (درمختار، باب التعزیر، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، ۱/ ۳۲۸) (فتاویٰ رضویہ، کتاب الصلوۃ، جلد ۶، صفحہ نمبر ۴۹۵)

ایسے امام وعالم کی امامت کے متعلق مجدد دین وملت امام اہل سنت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: دیّوث سخت اخبث فاسق، اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی۔ اسے امام بنانا حلال نہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ، اور پڑھی تو پھیرنا واجب۔ (فتاویٰ رضویہ، کتاب الصلوۃ، جلد ۶، صفحہ نمبر ۵۸۲)

طبرانی معجم کبیر میں بسند صالح حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ثلثۃ لایدخلون الجنۃ ابدًا الدیوث و الرجلۃ من النساء و مدمن الخمر۔ ترجمہ: تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے دیوث اور مردانی عورت اور دائمی شراب کا عادی۔ (مجمع الزوائد بحوالہ المعجم الکبیر کتاب النکاح باب فیمن یرضی لاہلہ بالخبث، دار الکتاب بیروت، ۴/ ۳۲۷)

ہاں اگر مذکورہ عالم کی زوجہ احکام شرع کی مکمل پاسداری کرتے ہوئے، پردہ کے اہتمام وانصرام کے ساتھ مذکورہ بالا تمام احکام پر عمل پیرا ہو کر سرکاری نوکری کرے تو کوئی قباحت نہیں لیکن پھر بھی عورت کا گھر سے نہ نکلنا ہی افضل واولی ہے۔

هذا ما ظهر لی و اللہ سبحانہ وتعالی أعلم بالصواب

کتبہ محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی

۲/صفر المظفر /۱۴۴۰۔12/1/ کتوبر /2018

نیت اور حکم شرع؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ذیل کے مسئلہ میں کہ زید ایک میّت میں گاؤں گیا وہاں نماز جنازہ ایک وہابی پڑھا رہا تھا زید کو گمان ہے کہ میّت ایک سنّی کی ہے لیکن وہاں وہابیوں کا غلبہ تھا زید نے اُسی صف میں کھڑے ہوکر امام کی اقتدا نہ کرتے ہوئے اپنی الگ نیت کی اور نماز پڑھی تو کیا زید کی نماز ہوگئی؟ کیا ایسا کرنا درست ہوگا؟ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے تفصیلی جواب عنایت فرمائیں؟

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورتِ مستفسرہ میں عرض ہیکہ مجھے دو احادیثِ مبارکہ یاد آتی ہیں (1) انما الاعمال بالنیات اعمال کا مدار نیتوں پر ہے (2) نیة المومن خیر من عملہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے مگر نیت معلوم کرنا انسان کے بس کی بات نہیں کہ حدیث میں آیا ھلّا شققت قلبہ تونے اسکا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا؟ مطلب صاف ہے کہ حکم ظاہر پر لگے گا باطن پر نہیں ورنہ سارے معاملات میں نیت اور باطن کے ارادے شرعِ پاک کے مہمل و معطّل کرنے والے ثابت ہونگے نیت کا علم تو خدا کو ہے اور یہ نیت باطن کی چیز ہے اس پر فتوٰی نہیں لگتا بلکہ فتوٰی ظاہر پر لگتا ہے۔

لھٰذا بنظر ظاہر زید پر اس وہابی کی امامت والی صفوں میں کھڑا ہونا اسکی اقتداء سمجھا جائیگا اور اس پر شرعاً حکمِ توبہ و استغفار ہے کہ دیکھنے والا اسے مقتدی ہی سمجھے گا، اور یہی سمجھا جانا اس کیلئے حکمِ مذکور کا سبب ہوگا ایسے موقع کیلئے فقہاء کا حکم یہ ہیکہ اگر استطاعت ہو تو وہابی کو نمازِ جنازہ سے روکے یا پھر الگ سے اسکی نمازِ جنازہ پڑھے اور اگر الگ سے پڑھنے میں بھی فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو جبکہ غلبہ وہابیوں کا ہے تو بعدِ دفن لوگوں کے چلے جانے کے بعد قبر پر پڑھے اور یہ بھی ممکن نہ ہو سکے تو میت کیلئے دعائے مغفرت حسبِ استطاعت کرتا رہے کیونکہ نمازِ جنازہ کا حاصل بھی دعائے مغفرت ہی ہے۔

لھٰذا کسی صورت میں وہابی کی اقتداء جائز نہیں سوائے اکراہِ شرعی کی صورت کے یعنی جب کہ مجبور کردیا گیا ہو اور نہ شریک ہونے پر جان یا اعضائے بدن کے ضیاع (ضائع ہونے) کا غالب گمان ہو تو اس صورت میں انکے ساتھ کھڑے ہوجانے پر وہ مجرم نہ ہوگا یہ احکامِ دنیوی کا حاصل تھا البتہ زید کا عندہ وعند اللہ کیا حکم ہے؟ تو اسکے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ واللہ علیم بذات الصدور اللہ سینے کے راز بھی جاننے والا ہے وہ آخرت میں اپنے علم کے مطابق

فیصلہ فرمادیگا۔

ھٰذا ما یسّر لی والعلم بالحقیقۃ عند ربی جلّ مجدہ الکریم

کتبہ: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

2018 عیسوی شبِ جمعہ مبارکہ بوقت 12-15AM

الجواب الصحیح: محمد شہروز عالم رضوی اکرمی

منبر کی وجہ سے صف میں تین آدمی کی جگہ خالی ہو تو اس کا کیا حکم ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسلئہ ذیل کے بارے میں کہ ایک مسجد کے پہلی صف میں لکڑی کا ممبر رکھا ہوا ہے جسکی وجہ سے تین آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ خالی رہتی ہے تو ایسی صورت میں نماز اور صف کا کیا حکم ہے کیا ممبر ہٹا کر کے صف مکمل کیا جائے یا نہیں؟ حوالے کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں۔سائل محمد وسیم

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

اگر منبر کی وجہ سے دو تین آدمی کی جگہ خالی رہتی ہے تو یہ قطع صف ہے اور قطع صف کرنا حرام ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصله الله ومن قطعه قطعه الله (مشکوۃ المصابیح) یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی صفوں کو سیدھی رکھو اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہو اور اپنے بھائیوں کے ساتھ آرام سے کھڑے ہو اور درمیانی جگہوں کو پر کرو صف میں شیطان کے لئے فراخی نہ چھوڑو اور جس نے صف ملایا اللہ اسکو ملائے گا اور جس نے صف منقطع کیا اللہ اسکو علحیدہ کریگا اور اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ جس طرح حرام حرام ہے اسی طرح وہ کام کرنا جس سے فعل حرام کا سامان مہیا اور اسکا اندیشہ حاصل ہو وہ بھی ممنوع ہے۔ (فتاوی رضویہ) لہذا اس منبر کو ہٹا کر صف قائم کریں یا اس صف کو چھوڑ کر۔ (فتاوی فقیہ ملت)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب الصحیح: محمد شکیل اختر قادری برکاتی

عورتوں کی وضو میں خاص احتیاطیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ وضو کے دوران نتھ کے سوراخ کو دھلنے کا کیا حکم ہے؟ جواب عنایت فرمائیں

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں عرض ہے کہ نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہوتو اس میں پانی بہانا فرض ہے،اگر تنگ ہوتو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ حرکت دینا ضروری نہیں۔(سنی بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۲۸-۲۹)

لگے ہاتھوں مزید مسائل نقل کردینا مناسب سمجھتا ہوں: عورتوں کو فینسی چوڑیوں کا شوق ہوتا ہے،انھیں ہٹا ہٹا کر پانی پہونچائیں۔(حوالہ سنی بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۲۹ بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف)

ہر قسم کے جائز و ناجائز گہنے، چھلے، انگوٹھیاں، پہنچیاں، کنگن، کانچ، لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں، ریشم کے لچھے وغیرہ اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے۔اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے۔اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔(سنی بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۲۹ بحوالہ درمختار)اگر ناخن پالش لگائے ہوں تو اس کا چھڑانا ضروری ہے ورنہ اس کے ہوتے ہوئے نہ وضو ہوگا اور نہ غسل۔مسلم عورتوں کو ناخن پالش لگانے سے احتراز لازم ہے۔(عامہ کتب فقہ)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح:ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

مسجد کے لاؤڈاسپیکر سے موت کا اعلان کرنا کیسا ہے

سوال: مسجد کے لاؤڈ اسپیکر سے موت کا اعلان کرنا کیسا ہے؟ اور اسے میلاد شریف وغیرہ کے لئے استعمال کرنا اور دوسرے کاموں کے لئے کرایہ پر دینا کیسا ہے سائل: عبدالمجید گونڈہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں اگر لاؤڈ اسپیکر کے انتظام یا وقف کے وقت اعلانِ موت اور میلاد شریف کیلئے کرایہ پر دینے کی نیت تھی تو اعلان اور میلاد شریف کیلئے کرایہ پر دینا جائز و درست ہے۔ ورنہ مسجد کے لاؤڈ اسپیکر سے موت کا اعلان کرنا، یا میلاد شریف وغیرہ کے لئے کرایہ پر دینا جائز نہیں جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کہ مسجد کی اشیاء مثلاً لوٹا چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کر سکتے ہیں اور اگر مسجد کا لاؤڈ اسپیکر وقف ہے اور واقف نے بوقت وقف اس کی اجازت دی ہو تو اس سے موت کا اعلان کرنا، یا میلاد شریف اور دیگر مجالس خیر میں استعمال کیلئے کرایہ پر دینا جائز ہے لان شرط الواقف کنص الشارع (فتاویٰ رضویہ شریف جلد 6 صفحہ 352) بہر صورت مجالس خیر کے علاوہ دیگر دنیاوی مجلسوں میں استعمال کی اجازت نہیں اور اگر واقف نے اجازت نہیں دی مگر وہ جانتا تھا کہ اس سے موت کا بھی اعلان ہوگا یا چندہ سے لاؤڈ اسپیکر خریدا گیا اور ہر چندہ دینے والا جانتا تھا کہ اس سے موت کا اعلان بھی ہوگا تو ان صورتوں میں بھی موت کا اعلان اس سے جائز ہے۔ (فتاویٰ فقیہ ملت جلد 2 صفحہ 174)

واللہ اعلم

از قلم: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

روزہ، اعتکاف کا بیان

کیا مشت زنی سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کیا اپنے ہاتھوں سے منی خارج کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔جزاک اللہ خیرا سائل عاشق شیخ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

غیر سبیلین (یعنی آگے اور پیچھے کے مقام کے علاوہ) میں جماع کیا تو جب تک انزال نہ ہو روزہ نہ ٹوٹے گا۔ یوہیں ہاتھ سے منی نکالنے میں اگرچہ یہ سخت حرام ہے کہ حدیث میں اسے ملعون فرمایا۔(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم و مالا یفسدہ، ج ۳،ص ۴۲۶ حوالہ بہار شریعت حصہ پنجم روزہ کا بیان)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: ابو حنیفہ محمد اکبر اشرفی رضوی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

حمل کے درمیان ماہ رمضان کے روزے کا حکم

حمل کے درمیان روزہ (رمضان کا) رکھنا کیسا ہے اگر گھر والے زیادہ دقت ہونے کے وجہ سے رکھنے سے روکے تو اسکا کیا حکم ہے۔سائل محمد توحید عالم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مسافر سے آدھی نماز معاف فرمادی (یعنی چار رکعت والی دو پڑھے گا) اور مسافر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ سے روزہ معاف فرمادیا۔(جامع الترمذي،أبواب الصوم، باب ما جاء في الرخصة في الإفطار للحبلى والمرضع،الحديث:۷۱۵،ج ۲،ص ۱۷۰)

مسئلہ: حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہے، تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے، خواہ دودھ پلانے والی بچہ کی ماں ہو یا دائی اگرچہ رمضان میں دودھ پلانے کی نوکری کی ہو۔ (الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج ۳،ص ۴۶۳) (بہار شریعت، حصہ پنجم، روزہ کا بیان)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: ابو حنیفہ محمد اکبر اشرفی رضوی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

عشرہ اخیرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی وجہ الکفایہ ھے

السلام علیکم ورحمت اللہ تعالی وبرکاتہ۔ بعد سلام مفتی صاحب یہ بندہ ناچیز آپ کی بارگاہ میں کچھ سوال کرنا چاہتا ہے۔ سوال: اعتکاف میں بیٹھنا کیا ہے اگر کسی مسجد میں جانتے ہوئے بھی کوئی نہ بیٹھے تو ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے اور یہ چیزیں کہاں سے ثابت ہیں کیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے ثابت ہے؟ سائل: محمد قمر الدین قادری ناگپور مہاراشٹر

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اعتکاف عشرہ اخیرہ کی سنتِ مؤکدہ علیٰ وجہ الکفایہ ہے، جس پر حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مواظبت ومداومت فرمائی پورے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف ہے، ایک روز بھی کم ہو تو سنّت ادا نہ ہوگی۔ (فتاوی رضویہ مترجم ج ۱۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔ (صحیح البخاری، أبوابُ: الِاعْتِكَاف، بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ۔)

اللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد اشفاق احمد علیمی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

رمضان میں صرف پانچ دن اعتکاف کرنا کیسا ھے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رمضان میں صرف پانچ دن اعتکاف کرنا کیسا ہے اور کر سکتے ہیں تو کیا پورے گاؤں والے کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی؟ برائے کرم جواب عنایت فرمائے۔ بہت مہربانی ہوگی۔ سائل راشد مکی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

یہ اعتکاف نفلی ہوگا نہ کہ آخری عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے اعتکاف عشرہ اخیرہ کی سنتِ مؤکدہ علیٰ وجہ الکفایہ ہے، جس پر حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مواظبت ومداومت فرمائی پورے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف ہے، ایک روز بھی کم ہو تو سنّت ادا نہ ہوگی۔ (فتاوی رضویہ مترجم ج ۱۰)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد اشفاق احمد علیمی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

معتکف کس سے بات کر سکتا ہے اور کس سے نہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سوال اعتکاف میں بیٹھنے والا کس کس سے بات کرسکتا ہے اور کتنے لوگ اعتکاف میں بیٹھ سکتے ہیں؟ جواب عنایت فرمائیں سائل: محمد انصر قادری، چتور آندھرا پردیش

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ معتکف نمازیوں یا گھر سے آئے ہوئے افراد سے ضرورتاً جائز گفتگو کرسکتا ہے، لیکن بلا ضرورت گفتگو نہ کرے کہ بلا ضرورت مسجد میں مباح گفتگو بھی نیکیوں کو ایسے کھاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ اللہ عزوجل کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: الكلام المباح فی المسجد مكروه يأكل الحسنات كما تأكل النار الحطب۔ (مرقات المفاتیح)

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات بھی معتکف کو مکروہ ہے مگر بوقت ضرورت (کرسکتا ہے) اور بے ضرورت مسجد میں مباح کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو" (بہار شریعت، ج1،5/1027)

اعتکاف میں بھیٹھنے کے لیئے تعداد کی قید نہیں ہے جتنے لوگ چاہیں بیٹھ سکتے ہیں، مسجد میں جتنی جگہ ہو اس کو دھیان میں رکھ کر، یاد رہے مسجد کے اداب کا خیال رکھنا ضروری ہے، یہ نہیں کہ ایک ہی علاقے کے اتنے لوگ مسجد میں اعتکاف کے لیئے بیٹھ گئے کہ باتیں زیادہ عبادت کم کرتے ہیں۔ اور ایک بات ہے سنیئے ایسا نہ ہو کہ مسجد میں ایک ٹنکی ہے اور اعتکاف کرنے والوں کی تعداد 50 ہے، تو اس صورت میں یہ ہوگا کہ ایک معتکف غسل کیا دوسرا منتظر، دوسرا کیا تیسرا منتظر اور ظہر کا

وقت ہوتے ہوتے ٹنکی خالی اور اب لائٹ بھی نہیں کہ ترنت پانی آجائے پھر سوچیئے آپ ان نمازیوں کا کیا حال ہوگا جو جلدی جلدی دھوپ سے آئیں گے نماز کو اور جب وضو کے لیئے بیٹھیں گے تو پانی نہیں، سوچیئے اس وقت کتنی پریشانی ہوگی، اور سامنے والا ہوسکتا ہے آپ معتکفوں کو برا بولے۔ اور بھی بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جہاں پر تمام سہولتیں ہوں تو وہاں پر زیادہ تعداد میں اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔ اور جہاں سہولت نہ ہو وہاں پر متوسط تعداد ہو۔ کیونکہ آپ کا سنت کفایہ تو ایک سے ادا ہو جاتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید فیضان القادری

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

حالت روزہ میں غسل واجب ہو تو کس طرح غسل کرے

السلام علیکم۔ حضرت میرا سوال ہے کہ اگر کوئی سحری کرنے کے بعد سو گیا، اب سحری کا وقت ختم ہو چکا ہے اور اس پر غسل واجب ہو گیا ہو تو وہ غسل میں غرارہ اور ناک میں پانی چڑھائے گا تو روزہ ٹوٹنے کا ڈر ہے تو وہ کیا کرے۔ سائل محمد ارشاد احمد

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ روزہ کی حالت میں کلی کرنا شرعاً منع نہیں، البتہ غرارہ کرنا منع ہے کیونکہ ایسی صورت میں حلق کے اندر پانی چلا جائے گا۔ رہا ناک میں پانی چڑھانے کے بارے میں تو مسئلہ یہ ہے کہ ناک میں پانی چڑھا رہا تھا، پانی دماغ میں چڑھ گیا، تو روزہ ٹوٹ گیا۔ لیکن اگر روزہ دار ہونا بھول گیا تو نہ ٹوٹے گا۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت، قانون شریعت)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

حالت روزہ میں گل منجن کرنا کیسا ہے؟

روزہ کی حالت میں گل منجن کرنا کیسا ہے؟ کتاب وسنت کے حوالہ سے علماء حضرات اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔ سائل

مجسم رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

روزے کی حالت میں کچھ شرطوں کے ساتھ گل کرسکتے ہیں ۔(فتاوی مرکزی تربیت افتاء میں ہے: اگراس طرح گل کرتا ہے کہ دانتوں تلے دبا کررکھے رہے تو اس کے ذرات لعاب کے ساتھ حلق کے نیچے اتر جائیں گے جیسے تمباکو کھانے میں ہوتا ہے اس صورت میں اس کا روزہ ٹوٹ جائیگا اور قضاوکفارہ دونوں لازم ہوگا اور اگراس کے استعمال کی صورت یہ ہے کہ گل دانتوں پرلگا کردس پانچ منٹ چھوڑ دیتا ہے بعد میں کلی کرلیتا ہے تو اس دس پانچ منٹ کے وقفہ میں ظن غالب یہی ہے کہ گل کے اجزالعاب کے ساتھ حلق کے نیچے اتر جائیں گے اور روزہ ٹوٹ جائیگا اس صورت میں زید پرصرف اس روزہ کی قضا واجب ہوگی اور اگراس کا طریقۂ استعمال یہ ہے کہ پہلے دانتوں پرگل مل لیتا ہے پھر فوراً کلی کرلیتا ہے تو روزے کی حالت میں اس طریقۂ استعمال کی بھی سخت ممانعت ہے کیونکہ اس صورت میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ اجزا حلق تک پہنچ جاتے ہیں اور زیرحلق اترنے اور روزہ ٹوٹنے کا احتمال ہوتا ہے نوٹ مگر جب زید کو گل استعمال کئے بغیر پاخانہ نہیں ہوتا تو اس عذر کی وجہ سے اس کے لئے حکم میں اس قدر تخفیف ہوگی کہ وہ گل پہلے ہتھیلی وغیرہ پرنکال کر پانی سے بھگو دے پھر اسے احتیاط کے ساتھ دانتوں پر ملے اور جلد ہی کلی کرکے اچھی طرح اپنا منہ صاف کرلے ۔(فتاوی مرکز تربیت افتاء 1 / 470)

نوٹ: اور اگرگل بے ضرورت صحیحہ کرتا ہے تو فرمان اعلی حضرت سنئیے منجن ناجائز وحرام نہیں مگر اطمینان کافی ہو کہ اس کا کوئی جزء حلق میں نہ جائے گا مگر بے ضرورت صحیحہ کراہت ضرور ہے ۔درمختار میں ہے کرہ لہ ذوق شیء یعنی روزہ دار کو کسی چیز کا چکھنا مکروہ ہے ۔ (العطایاالنبویہ فی الفتاوی الرضویہ 10 / 558)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: سید فیضان القادری

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

حالت روزہ میں انجکشن لگوانا کیسا ہے؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے پر کہ روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانا کیسا ہے؟ اور گر لگوا لیے جان بوجھ کر یا دھوکے سے تو کیا حکم ہے، روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی کرم ہوگا۔سائل،

محمد برکت اللہ جبلپور ایم پی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

روزہ کی حالت میں کسی وجہ سے یا بلا وجہ انجکشن لگوایا یا پانی چڑھوایا یعنی گلوکوز چڑھوایا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(مجلس شرعی کے فیصلے:ص:284،ط:مجلس برکات،مبارکپور)

والله تعالی اعلم

کتبہ: کلام الدین نعمانی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

حالتِ روزہ میں ٹوتھ پیسٹ کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کرنا کیسا ہے؟ سائل: شہزاد رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کرنا اگر چہ ناجائز وحرام نہیں مگر بلا ضرورتِ صحیحہ مکروہ ضرور ہے۔سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن (المتوفی 1340ھ) اسی طرح کے سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:''منجن ناجائز وحرام نہیں جبکہ اطمینانِ کافی ہو کہ اس کا کوئی جزو حلق میں نہ جائے گا، مگر بے ضرورتِ صحیحہ کراہت ضرور ہے۔درِّمختار میں ہے:''کرہ لہ ذوق شیء۔۔الخ'' یعنی روزہ دار کو کسی چیز کا چکھنا مکروہ ہے۔'' (1) چونکہ ٹوتھ پیسٹ میں زیادہ امکان ہے کہ کوئی جزو اندر چلا جائے اس لیے روزہ کی حالت میں اس سے ضرور احتراز کیا جائے۔سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن فرماتے ہیں:''روزہ میں منجن ملنا نہ چاہیے۔''
(فتاوی رضویہ،مکروہاتِ صوم،۱۰/۵۵۱)(فتاوی رضویہ،کتاب الصوم،۱۰/۵۱۱)

والله تعالی اعلم

کتبہ: محمد یوسف رضا قادری

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔علمائے کرام کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص 18 سو کلو میٹر کا سفر کرتا ہے تو کیا اس کے اوپر روزہ معاف ہے یا نہیں؟ علمائے دین اس کا جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی؟ سائل: محمد رضوان خان قادری صحبتیا بہرآئچ شریف یوپی انڈیا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے، کہتی ہیں حمزہ بن عمرو اسلمی بہت روزے رکھا کرتے تھے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ سفر میں روزہ رکھوں؟ ارشاد فرمایا: " چاہو رکھو، چاہے نہ رکھو۔ (صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب الصوم في السفر وال إفطار، الحديث: ۱۹۴۳، ج ۱،ص ۶۴۰)

ابو داود وترمذی ونسائی وابن ماجہ انس بن مالک کعبی رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مسافر سے آدھی نماز معاف فرمادی (یعنی چار رکعت والی دو پڑھے گا) اور مسافر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ سے روزہ معاف فرمادیا۔(کہ ان کو اجازت ہے کہ اس وقت نہ رکھیں بعد میں وہ مقدار پوری کرلیں)۔(جامع الترمذي، أبواب الصوم، باب ماجاء فی الرخصة فی الإفطار للحبلی والمرضع)

مسئلہ: سفر وحمل اور بچہ کو دودھ پلانا اور مرض اور بڑھاپا اور خوف ہلاک واکراہ ونقصان عقل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے لیے عذر ہیں، ان وجوہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گنہگار نہیں۔(الدرالمختار ورد المحتار، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج ۳،ص ۴۶۲)

مسئلہ: سفر سے مراد سفر شرعی ہے یعنی اتنی دور جانے کے ارادہ سے نکلے کہ یہاں سے وہاں تک تین دن کی مسافت ہو، اگرچہ وہ سفر کسی ناجائز کام کے لیے ہو۔(الدرالمختار، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج ۳،ص ۴۶۳) (بہار شریعت حصہ پنجم)

کتبہ: ابو حنیفہ محمد اکبر اشرفی رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

عورت کے لئے اعتکاف کا حکم

اعتکاف میں کیا کیا چیزیں ضروری ہیں کس کس چیز سے بچنا چاہیے اور اگر گھر میں صرف ایک ہی عورت ہو اور تین مرد بھائی باپ ہو تو اگر وہ عورت گھر میں اعتکاف کرنا چاہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ سائل: غلام یاسین

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے لئے مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے بلکہ وہ گھر میں اعتکاف کرے مگر اس جگہ کرے جو اس نے نماز پڑھنے کے لئے مقرر کر رکھی ہے جسے مسجد بیت کہتے ہیں اور عورت کے لئے یہ مستحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ مقرر کرلیں اور اس جگہ کو پاک صاف رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ اس جگہ کو چبوترہ کیطرح بلند کرلیں اور ایک بات اگر عورت گھر میں نماز کے لئے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی ہے تو گھر میں اعتکاف نہیں کرسکتی البتہ اس وقت جبکہ اعتکاف کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نماز کے لئے خاص کرلیا تو اس جگہ اعتکاف کرسکتی ہے۔(بہار شریعت حصہ پنجم بحوالہ درمختار ردالمحتار کتاب الصوم باب الاعتکاف جلد صفحہ ٤٩٤)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

ہوائی جہاز پر روزہ افطار کب کرے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ ہوائی جہاز پر ہونے کی وجہ سے سورج نظر آ رہا ہے جبکہ اس جگہ کے شہر والے افطار کر چکے ہیں تو کیا شہر کا اعتبار کرتے ہوئے روزہ افطار کرسکتا ہے؟ برائے مہربانی اس سوال کا جواب عنایت فرمائیں۔ سائل ندیم رضا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں فتاویٰ فقیہ ملت میں ہے: جب ہوائی جہاز پر سفر کرنے والے کو سورج نظر آ رہا ہے تو شہر کے برابر جہاز پہنچنے پر اس شہر کے وقت کے اعتبار سے روزہ افطار کرنا ہرگز جائز نہیں کہ اس کے حق میں ابھی سورج غروب ہی نہیں ہوا، لہذا اس پر لازم ہے کہ جب اوپر کے اعتبار سے سورج غروب ہونے کا یقین ہو جائے تب روزہ افطار کرے۔(فتاوی فقیہ ملت کتاب الصوم، جلد 1 صفحہ 341)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزہری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

حالت روزہ میں بیوی کے لبوں کو چوسنا کیسا ہے؟

مفتیان اکرام کی بارگاہ میں سوال ہے کی زید حالت روزہ میں ہندہ کے لبوں کو چوس لے تو روزہ ٹوٹ جائے گا جبکی دونوں روزے سے ہیں؟ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔سائل:اللہ کا بندہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔اگر انزال ہوا تو روزہ ٹوٹ جائے گا جیسے کہ صدرالشریعۃ ارشاد فرماتے ہیں عورت کا بوسہ لیا یا چھوا یا مباشرت کی یا گلے لگایا اور انزال ہوگیا تو روزہ جاتا رہا اور عورت نے مرد کو چھوا اور مرد کو انزال ہوگیا تو روزہ نہ گیا۔عورت کو کپڑے کے اوپر سے چھوا اور کپڑا اتنا دبیز ہے کہ بدن کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تو فاسد نہ ہوا اگر چہ انزال ہوگیا۔(المرجع السابق ص ۲۰۴۔۲۰۵)

عورت کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن چھونا مکروہ ہے، جب کہ یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہوگا اور ہونٹ اور زبان چوسنا روزہ میں مطلقا (یعنی چاہے انزال و جماع کا ڈر ہو یا نہ ہو) مکروہ ہے،یوہیں مباشرت فاحشہ۔(ردالمحتار،کتاب الصوم،باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ،مطلب:فیما یکرہ للصائم،ج ۳،ص ۴۵۴)(حوالہ بہار شریعت حصہ پنجم)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: ابو حنیفہ محمد اکبر اشرفی رضوی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

دودھ پلانے والی ماں کیلئے روزہ کا حکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ ماں اگر روزہ رکھے گی تو بچی کی خوراک پوری نہ ہوگی اور بچی دوسرا کوئی دودھ نہیں پیتی تو کیا اب بھی اس پر روزہ رکھنا ضروری ہے؟ برائے کرم جلد جواب عنایت فرمائیں۔سائل محمد سلمان رضا کلکتہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما روایت کرتے ہیں:

رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحُبْلَى الَّتِي تَخَافُ عَلَى نَفْسِهَا أَنْ تُفْطِرَ، وَلِلْمُرْضِعِ الَّتِي

تَخَافُ عَلَى وَلَدِهَا « ۔ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حاملہ عورت کو جسے روزہ رکھنے کی وجہ سے جان تلف ہونے کا خوف ہو اور ایسی دودھ پلانے والی عورت کو کہ جسے روزہ رکھنے کی صورت میں اپنے بچے کی جان کا خوف ہو، روزہ چھوڑنے کی رخصت عطاء فرمائی ہے۔(سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی الافطار للحامل، حدیث(1668)، جلد 1، صفحہ 533، دار احیاء التراث العربیہ بیروت) لہذا مذکورہ عورت پر روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے۔اور بعد میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء لازم ہے۔اگر بچی دوسرا دودھ بھی پیتی ہے تو اب روزہ رکھنا ضروری ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزہری

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

منت کے روزے کا حکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ایک اسلامی بہن نے منت مانگی تھی کہ جب ان کے گھر بچے کی ولادت ہوگی تو وہ دو روزے لگاتار رکھیں گی تو ان کا پہلا بچہ ہے تو کیا انہیں نفاس کا پہلا پیریڈ جو (چالیس دن) کا وتا ہے اس کے بعد رکھنے چاہییں؟اور کیا رمضان کے مہینے میں منت کی نیت کر سکتے ہیں؟ سائل مصطفی رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں جب اسلامی بہن کے وہاں بچہ ہوا تو اس پر منت کے روزہ رکھنا واجب ہے، جب اس عورت کا نفاس کا خون ختم ہو جائے تو اپنی منت پوری کرے۔(یہ ذہن نشین کرلیں کہ نفاس کے خون کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے اور کم سے کم مدت کچھ بھی نہیں ہے، یعنی اگر ایک دن خون آیا یا سرے سے آیا ہی نہیں تو شرعاً وہ عورت پاک ہو چکی ہے اب نہا دھو کر نماز وغیرہ ادا کرے)۔ماہ رمضان میں منت کے روزوں کی نیت نہیں کر سکتے۔(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 1016)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزہری

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

بھول کر کھانا کھانے سے روزہ کیوں نہیں ٹوٹتا؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا فرماتے علمائے کرام ومفتیان عظام کہ اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں بھول سے کوئی چیز کھا پی لے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا یا پھر اس کے لیے کیا حکم ہے؟ حوالے کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں بہت مہربانی ہوگی۔ سائل محمد نوشاد ازہری بلرامپور یوپی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بھول کر کھانے سے روزہ اس لئے نہیں ٹوٹتا کہ اس میں روزہ دار کا ارادہ شامل نہیں ہوتا جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ. فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ (مسلم، الصحیح، کتاب الصیام، باب أکل الناسي وشربہ وجماعہ لا یفطر، 2:809) ”روزہ کی حالت میں جو شخص بھول کر کچھ کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے للہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں حالتِ روزہ میں بھول کر کھا پی بیٹھا ہوں (اب کیا کروں؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔“ (ابوداؤد، السنن، کتاب الصیام، باب من أکل ناسیاً، 2:307)

جمہور ائمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں بھول کر کھا پی لے تو اس پر نہ قضا واجب ہے اور نہ کفارہ بلکہ وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ وہ اس کھائے پیئے کو اللہ کی طرف سے مہمانی شمار کرے کہ اس نے اپنے بندے کو بھلا کر کھلا پلا دیا لیکن اگر کھاتے پیتے وقت روزہ یاد آیا تو جو کھا پی چکا وہ معاف ہاں اب کھانے کا یا پانی کا ایک قطرہ بھی حلق میں نہ جانے دے بلکہ اب جو کچھ منہ میں ہے اسے فوراً باہر نکال دے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد یوسف رضا

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

شیخ فانی کے روزہ اور فدیہ کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

السلام علیکم، ایک ضعیفہ عورت ہے جس کی عمر 80 سال ہے جو بہت کمزور ہے، روزہ نہیں رکھ سکتی ہے، اس کے لئے روزے کا کفارہ کیا ہے؟ جلدی جلدی سے اس کا جواب عطا فرمائیں۔ کرم ہوگا۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ ضعیفہ شیخ فانی کے حکم میں ہے شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا/ بوڑھی جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتے جائینگے، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہوں یعنی نہ اب رکھ سکتے ہیں نہ آئندہ ان میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکیں گے، تو انہیں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقہ فطر کی مقدار رقم مسکین کو دیدے۔ (الدر المختار، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج ۳ ص ۴۷۱، وغیرہ)

اور ایک بات فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ روزہ رکھ سکے، تو فدیہ صدقہ نفل ہو کر رہ گیا اب ان روزوں کی قضا رکھے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح ال إفطار، ج ۱ ص ۲۰۷) (حوالہ بہار شریعت، حصہ پنجم)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: ابو حنیفہ محمد اکبر اشرفی رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

کان میں ڈراپ (drop) ڈالنے سے کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔ سائل: محمد سفیان قادری رضوی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

کان میں دوا (ڈراپ) ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔ (ہدایہ میں ہے: من احتقن او استعط او اقطر فی اذنه افطر، لقوله صلی الله علیه وسلم : الفطر مما دخل۔ ولوجود معنی الفطر وهو وصول ما فیه صلاح البدن الی الجوف ولا كفارة علیه لانعدامه صورة۔ (ھدایہ ج 1 ص 200 مجلس برکات)

مجلس شرعی کے فیصلے میں ہے: کان میں تیل ڈالنا باتفاق ائمہ اربعہ مفسد صوم ہے۔ یہی حکم کان میں دوا ڈالنے کا بھی ہے ہمارے مذہب کے متون، شروح، فتاوی سب میں اس کی صراحت موجود ہے۔ اور دیگر مذاہب کا بھی اس پر

اتفاق ہے، اس لئے یہ ایک اجماعی مسئلہ ہے جس سے عدول کی گنجائش نہیں۔ رہا یہ سوال کہ کان سے دماغ تک کوئی منفذ نہیں تو کان میں تیل ڈالنے سے روزہ فاسد کیوں ہوتا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ منفذ کے ذریعہ اگر دوا یا غذا بدن کے ایسے مقام تک پہنچا دی جائے جس کا حکم شرعا عضو باطن کا ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا خواہ وہ عضو باطن جوف معدہ ہو یا حلق یا فرج داخل وغیرہ۔ محقق علی الاطلاق امام ابن الھمام رحمہ اللہ علیہ صوم کی تعریف وتشریح میں فرماتے ہیں: **والصوم لغة: هو الامساك مطلقاً۔ وفي الشرع: امساك عن الجماع وعن ادخال شيء بطنا له حكم الباطن، من الفجر الى الغروب عن نية۔** (فتح القدیر ج 1 ص 306-307 برکات رضا گجرات) منحۃ الخالق حاشیہ بحر الرائق میں ہے: **فلو قال المصنف: كما في الفتح: هو امساك الخ۔ لكان اجود۔** (منحۃ الخالق ج 2 ص 453) (مجلس شرعی کے فیصلے ص 285-286)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد انور نظامی مصباحی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

رمضان کے مہینے میں مباشرت کرنا کیسا ہے؟

سوال: رمضان کے مہینے میں مباشرت کرنا کیسا ہے؟ سائل: سرفراز عالم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

رمضان کے مہینے میں رات کو ختمِ سحری تک جماع کر سکتا ہے اس میں شرعاً کوئی خرابی نہیں، البتہ روزہ کی حالت میں مباشرت نہیں کر سکتے، سحری سے پہلے پہلے اس کام سے فارغ ہو جائے اور غسل بھی فوراً کر لے بلا وجہ تاخیر نا کرے، کہ نماز قضا کرنی پڑے ورنہ گنہگار ہوگا۔

اور ادھر سنئیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گیے جیسا ان پر فرض ہوا تھا جو تم سے پہلے ہوئے، تاکہ تم گناہوں سے بچو چند دنوں کے۔ پھر تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو، وہ اور دنوں میں گنتی پوری کر لے اور جو طاقت نہیں رکھتے، وہ فدیہ دیں، ایک مسکین کا کھانا پھر جو زیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔ ماہ رمضان جس میں قرآن اتارا گیا، لوگوں کی ہدایت کو اور ہدایت اور حق و باطل میں جدائی بیان کرنے کے لیے تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے تو اس کا روزہ رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو وہ دوسرے دنوں

میں گنتی پوری کر لے۔ اللہ (عزوجل) تمھارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے، سختی کا ارادہ نہیں فرماتا اور تمھیں چاہیے کہ گنتی پوری کرو اور للہ (عزوجل) کی بڑائی بولو، کہ اس نے تمھیں ہدایت کی اور اس امید پر کہ اس کے شکر گزار ہو جاؤ۔ اور اے محبوب (صلی للہ تعالی علیہ وسلم)! جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں، دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارے تو انھیں چاہیے کہ میری بات قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں، اس امید پر کہ راہ پائیں۔ تمھارے لیے روزہ کی رات میں عورتوں سے جماع حلال کیا گیا، وہ تمھارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس۔ اللہ (عزوجل) کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں پر خیانت کرتے تھے تو تمھاری توبہ قبول کی اور تم سے معاف فرمایا تو اب ان سے جماع کرو اور اسے چاہو جو اللہ (عزوجل) نے تمھارے لیے لکھا اور کھاؤ اور پیو اس وقت تک کہ فجر کا سپید ڈورا سیاہ ڈورے سے ممتاز ہو جائے پھر رات تک روزہ پورا کرو اور ان سے جماع نہ کرو اس حال میں کہ تم مسجدوں میں معتکف ہو۔ یہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں، ان کے قریب نہ جاؤ، اللہ (عزوجل) اپنی نشانیاں یوہیں بیان فرماتا ہے (القرآن پ ۲، البقرۃ)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: ابو حنیفہ محمد اکبر اشرفی رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

عورت کو جب حیض و نفاس آگیا تو روزہ جاتا رہا

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عورت کو سحری کرنے کے بعد صبح سات بجے سے حیض آنا شروع ھو گیا تو روزہ توڑ دے گی یا رکھے گی؟ جواب عنایت فرمائیں نوازش ھوگی کرم ھوگا۔ سائل محمد منصور عالم قادری گورکھپور

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عورت کو جب حیض و نفاس آگیا تو روزہ جاتا رہا۔ (الفتاوی الهندية، كتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح ال إفطار، ج ا، ص ۲۰۷) حیض و نفاس والی کے لیے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً، روزہ دار کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں (الجوهرة النيرة، كتاب الصوم، ص ۱۸۶) مگر چھپ کر کھانا اولی ہے خصوصا حیض والی کے لیے۔ (حوالہ بہار شریعت حصہ پنجم بیان ان وجوہ کا جن سے روزہ نا رکھنے کی اجازت ہے)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: ابو حنیفہ محمد اکبر اشرفی رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

کون سی ایسی صورت ہے جسمیں روزہ توڑنے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم آئے گا

کون سی ایسی صورت ہے جسمیں روزہ توڑنے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم آئے گا روزہ توڑنے کی کوئی ایک صورت ایسی بتائیں جس سے قضا اور کفارہ دونوں ادا کرنے ہوں؟　سائل محمد توحید عالم

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام و رحمت اللہ و برکاتہ، (بہت باتیں ہیں مختصر ملاحظہ فرمائیں) رمضان میں روزہ دار مکلف مقیم نے کہ ادائے روزہ رمضان کی نیت سے روزہ رکھا اور کسی آدمی کے ساتھ جو قابل شہوت ہے، اس کے آگے یا پیچھے کے مقام میں جماع کیا، انزال ہوا ہو یا نہیں یا اس روزہ دار کے ساتھ جماع کیا گیا یا کوئی غذا یا دوا کھائی یا پانی پیا یا کوئی چیز لذت کے لیے کھائی یا پی، یا کوئی ایسا فعل کیا، جس سے افطار کا گمان نہ ہوتا ہو اور اس نے گمان کرلیا کہ روزہ جاتا رہا (یعنی اس نے سوچا روزہ ٹوٹ گیا) پھر قصدا کھا پی لیا، مثلا فصد یا پچھنا لیا، یا سرمہ لگایا، یا جانور سے وطی کی، یا عورت کو چھوا، یا بوسہ لیا، یا ساتھ لٹایا، یا مباشرت فاحشہ کی، مگر ان سب صورتوں میں انزال نہ ہوا، یا پاخانہ کے مقام میں خشک انگلی رکھی، اب ان افعال کے بعد قصدا کھالیا۔ تو ان سب صورتوں میں روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ (بہار شریعت حصہ پنجم، ان صورتوں کا بیان جس میں کفارہ بھی لازم ہے)

تیل لگایا یا غیبت کی پھر یہ گمان کرلیا کہ روزہ جاتا رہا یا کسی عالم ہی نے روزہ جانے کا فتوی دے دیا، اب اس نے کھا پی لیا جب بھی کفارہ لازم ہے (بحوالہ: الدر المختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، ج ۳،ص ۴۴۶ حوالہ > بہار شریعت حصہ پنجم، ان صورتوں کا بیان جس میں کفارہ بھی لازم ہے) تل یا تل کے برابر کھانے کی کوئی چیز باہر سے موںھ میں ڈال کر بغیر چبائے نگل گیا تو روزہ گیا اور کفارہ واجب ہے۔ (بحوالہ: الدر المختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، ج ۳،ص ۴۵۴ حوالہ: بہار شریعت حصہ پنجم، ان صورتوں کا بیان جس میں کفارہ بھی لازم ہے)

اب یہ جانئیے روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رقبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کرسکے مثلا اس کے پاس نہ لونڈی غلام ہے، نہ اتنا مال کہ خریدے یا مال تو ہے مگر رقبہ میسر نہیں جیسے آج کل یہاں ہندوستان میں، تو پے در پے ساٹھ روزے رکھے، یہ بھی نہ کرسکے تو ساٹھ ۶۰ مساکین کو بھر بھر پیٹ دونوں وقت کھانا کھلائے اور روزے کی صورت میں اگر درمیان میں ایک دن کا بھی چھوٹ گیا تو اب (نئے سرے) سے ساٹھ ۶۰ روزے رکھے، پہلے کے روزے محسوب نہ ہوں گے اگرچہ انسٹھ ۵۹ رکھ چکا تھا، اگرچہ بیماری وغیرہ کسی عذر کے سبب چھوٹا ہو، مگر عورت کو حیض آجائے تو حیض کی وجہ سے

جتنے ناغے ہوئے یہ ناغے نہیں شمار کیے جائیں گے یعنی پہلے کے روزے اور حیض کے بعد والے دونوں مل کر ساٹھ ۶۰ ہو جانے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔ (بحوالہ: رد المحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، مطلب في الكفارة، ج ۳ ص ۴۴۷) (حوالہ: بہار شریعت حصہ پنجم، ان صورتوں کا بیان جس میں کفارہ بھی لازم ہے)

نوٹ: لونڈی، غلام والا معاملہ تو اب رہا نہیں، تو پے در پے یعنی بیچ میں بنا چھوڑے ساٹھ روزے رکھنا ہے، اس پر قادر نہیں تو ساٹھ مساکین کو پیٹ بھر دو ٹائم کا کھانا کھلانا ہیں، اور سنیے ایک روزہ وہ بھی قضا کرنا ہے جس کے توڑنے پر کفارہ ادا کرنے کی زحمت اٹھا رہے ہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: ابو حنیفہ محمد اکبر اشرفی رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

حالت روزہ میں ویسلین یا لپ اسٹک لگانا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام کہ روزہ کی حالت میں ویسلین یا لپ اسٹک لگانا کیسا ہے؟ سائل: محمد توحید عالم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

دراصل کلیہ یہ ہے کہ: منفذ کے ذریعہ کسی غذا یا دوا کا معدہ یا دماغ میں داخل ہونا مفسد صوم ہے۔ مسام کے ذریعے کوئی چیز داخل بدن ہو تو روزہ نہ جائے گا، اور ویسلین لگانے سے اندر نہیں جاتی۔ لہذا ویسلین لگانے سے روزہ نہیں جاتا۔ (فتاویٰ بریلی شریف صفحہ ۳۰۸ بحوالہ رد المحتار، فتاویٰ رضویہ شریف جلد چہارم صفحہ ۵۹۶)

اب رہ گیا لپ اسٹک کا مسئلہ تو لپ اسٹک ناپاک وغلیظ چیز ہے، لپ اسٹک میں سور کی چربی شامل ہوتی ہے یہ بات اٹل حقیقت ہے اور اس میں ذرہ برابر شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ ہونٹوں پر استعمال کی جانے والی لپ اسٹک میں سور کی چربی کی ملاوٹ ہوتی ہے، خواہ وہ رجسٹرڈ کمپنی کی تیار کردہ ہی کیوں نہ ہو۔ سور کی چربی ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسانی جسم پر نہیں پگھلتی اور باقی تمام چربیاں انسان کے جسم پر لگانے سے پگھل جاتی ہیں جیسا کہ ممبئی یونیورسٹی کے ریسرچ حضرت علامہ مولانا سید عارف علی رضوی صاحب قبلہ کی تحقیق ہے کہ: سور کی چربی انسانی جسم پر نہیں پگھلتی ہے۔ اس لئے لپ اسٹک بنانے والے اس کا استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ اس لئے ایک مومنہ عورت کے لئے مناسب نہیں کہ وہ حرام وناپاک اور غلیظ کو

اپنے ہونٹوں کی زینت بنائے بلکہ اتنی گھناؤنی اور حرام چیز سے نفرت ہونی چاہئے میک اپ کے سامانوں میں خنزیر کے علاوہ اسقاط حمل کے ذریعے ضائع کئے گئے بچوں کی ہڈیوں سے حاصل شدہ ایک کیمیائی مرکب استعمال کیا جاتا ہے۔ان کا انکشاف فرانس کی ایک مشہور cosmetic کی کمپنی کی گاڑی کی تلاشی کے دوران ہوا۔جس میں مردہ بچوں کے اجسام پائے گئے اور یہ بعد میں پتہ چلا کہ ان کو مختلف قسم کے میک اپ کے سامانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔(عورت کی اسلامی زندگی اور جدید سائنس)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

زکاۃ کا بیان

گائے، بھینس، بکری میں کب زکوٰۃ واجب ھے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید بکرا بکری پالتا ہے تو جانوروں پر زکوۃ واجب ہونے کی تعداد کیا ہے یعنی کتنی بکری ہوتو زکوۃ واجب ہوگی یا کتنی گائے بھینسے ہوتو زکوۃ واجب ہوگی؟ جواب دیکر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔سائل: محمد اسرار رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسؤلہ میں حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ابو داؤد ونسائی ودارمی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو یہ فرمایا کہ ہر 30 گائیں سے ایک تبیع یا تبیعہ لیں اور ہر 40 میں ایک مسن یا مسنہ اور اسی کے مثل ابوداؤد کی دوسری روایت امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ کام کرنے والے جانور کی زکوۃ نہیں 30 سے کم گائیں ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں اور جب 30 پوری ہوں تو ان کی زکوٰۃ ایک تبیع یعنی سال بھر کا بچھڑا یا تبیعہ یعنی سال بھر کی بچھیا ہے اور 40 ہوں تو ایک مسن یعنی دو سال کا بچھڑا یا مسنہ یعنی دو سال کی بچھیا 59 تک یہی حکم ہے پھر 60 میں دو تبیع یا تبیعہ پھر ہر 30 میں ایک تبیع یا تبیعہ اور ہر 40 میں ایک مسن یا مسنہ مثلا 70 میں ایک تبیع یا تبیعہ ایک مسن اور اسی میں دو مسن وعلیٰ ہذا القیاس اور جس جگہ 30 اور 40 دونوں ہوسکتے ہوں وہاں اختیار ہے کہ تبیع زکوۃ میں دیں یا مسن مثلا 120 میں اختیار ہے ک 4 تبیع دیں یا تین مسن ۔(عامہ کتب درمختار جلد 2 صفحہ 24)

بھینس گائے کے حکم میں ہے اور گائے بھینس دونوں ہوں تو زکوٰۃ میں ملا دی جائینگی مثلا 20 گائیں ہیں اور 10 بھینسیں تو زکوۃ واجب ہوگئی اور زکوۃ میں اس کا بچہ لیا جائے گا جو زیادہ ہوں یعنی گائے زیادہ ہوں تو گائے کا بچہ بھینس زیادہ ہوں بھینس کا اور اگر کوئی زیادہ نہ ہو تو زکوۃ میں وہ لیں جو اعلی سے کم اور ادنیٰ سے اچھا ہو۔(عالمگیری جلد 2 صفحہ 178)

گائے بھینس کی زکوٰۃ میں اختیار ہے کہ نر لیا جائے یا مادہ مگر افضل یہ ہے کہ گائیں زیادہ ہوں تو بچھیا اور نر زیادہ ہوں تو بچھڑا۔(عالمگیر جلد 2، صفحہ 178)

اور 40 سے کم بکریاں ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں اور چالیس ہوں تو ایک بکری اور یہی حکم 120 تک ہے یعنی ان

میں بھی وہی ایک بکری ہے اور 121 میں دو اور 201 میں 3 اور 400 میں 4 پھر ہر سو میں ایک اور جو دو نصابوں کے درمیان میں ہے معاف ہے۔ (عامہ کتب درمختار جلد 2 صفحہ 25)

زکوٰۃ میں اختیار ہے کہ بکری دے یا بکرا جو کچھ ہو یہ ضرور ہے کہ سال بھر سے کم کا نہ ہو اگر کم کا ہو تو قیمت کے حساب سے دیا جاسکتا ہے۔ (درمختار جلد دوم صفحہ 25) (بہار شریعت جلد اول حصہ پنجم صفحہ (25،26 مکتوبہ فاروقیہ بکڈ پو مٹیا محل جامع مسجد دہلی)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

از قلم: حضرت علامہ مولانا محمد راشد مکی

الجواب صحیح: محمد شرف الدین رضوی

۲۹/ محرم الحرام ۱۴۴۰ - 10/1 اکتوبر 2018

کیا زکاۃ کی رقم سال پورا ہونے سے قبل دے سکتے ہیں یا نہیں

السلام علیکم ورحمت اللہ۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ پر کہ رقم پر سال نہیں گزرا ہے چار مہینہ ہوا ہے تو کیا رمضان میں ایڈوانس زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں عین نوزش ہوگی۔ سائل: محمد حسان رضا قادری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ صورت مسئولہ میں سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ دینے کی تین شرطیں ہیں:

(1) جس مال پر جس سال کی زکوٰۃ دے رہا ہے اس مال پر وہ سال شروع ہو چکا ہو۔

(2) جس مال کے نصاب کی زکوٰۃ دی ہے وہ نصاب سال کے آخر میں کامل طور پر پایا جائے۔

(3) جس مال کی زکوٰۃ دی ہے، زکوٰۃ دینے اور سال پورا ہونے کے درمیان وہ مال ہلاک نہ ہوا ہو۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: وانما یجوز التعجیل بثلاثۃ شروط: احدھا ان یکون الحول منعقدًا علیه وقت التعجیل والثانی ان یکون النصاب الذی ادی عنه کاملاً فی آخر الحول والثالث ان لا یفوت اصله فیما بین ذالك۔ ترجمہ: زکوٰۃ کا سال پورا ہونے سے پہلے ادا کرنا تین شرائط سے جائز ہے۔ ایک یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرتے وقت اس مال پر سال شروع ہو چکا ہو، دوسری شرط یہ ہے کہ جس نصاب کی زکوٰۃ ادا کی وہ نصاب سال کے آخر میں کامل طور پر پایا جائے، تیسری شرط یہ ہے کہ (زکوٰۃ ادا کرنے اور سال پورا ہونے کے درمیان) وہ مال

ہلاک نہ ہو۔(فتاوی عالمگیری، جلد 1 صفحہ 176، دار الفکر بیروت) آپ ایڈوانس زکوۃ ادا کر سکتے ہیں، اگر آخری دو شرطیں سال کے آخر میں پائی گئیں تو آپکی زکوۃ مکمل طور پر ادا ہو جائیگی۔

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزہری

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

صدقہ کا جانور جو مدرسہ میں آتا ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علماء ے کرام ومفتیان ذوی الاحترام کہ مدرسہ میں دیا گیا صدقہ مثلاً بکرا صدقہ کیا اور گوشت مدرسے میں دیدیا تو وہ گوشت صرف طلباء کے لیے خاص مانا جاۓ گا یا اساتذہ بھی استعمال کر سکتے ہیں، اس مسئلے میں دو باتیں اور ہیں ۱ یہ کہ اساتذہ گورنمنٹ سے تنخواہ لیتے ہیں یعنی مدرسہ گورنمنٹ سے الحاق شدہ ہے، ۲ یہ کہ مطبخ انچارج اسی صدقہ والے گوشت کو اپنے رشتہ داروں بھی دے دے تے ہیں بچوں اور مدرسے کے ذمدار کے بغیر اجازت، اب دریافت امر یہ ہے کہ وہ انچارج صاحب کبھی کبھار مسجد میں نماز بھی ادا کراتے ہیں تو شریعت کا کیا حکم ہے اور اساتذہ کیلیے وہ گوشت جائز ہے کہ نہیں؟ مفصل جواب عنایت فرمائیں کرم ہو گا سائل محمد ذوالفقار علی للتو پروہ کانپور۔ 28/05/2018

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔اگر صدقہ نافلہ ہے تو سبھی استعمال میں لا سکتے ہیں اور اگر صدقہ واجبہ ہے تو یہ صرف طلبہ کا حق ہے، مدرسین استعمال میں نہیں لائنگے اور مطبخ انچارج کا رشتہ داروں میں دینا بہر حال درست نہ ہو گا۔

ھذا ما ظہر لی والعلم عند اللہ

کتبہ: محمد منظور احمد یار علوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

مالک نصاب پر زکاۃ واجب ھے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک

شخص جس کا شمار نہ امیر میں ہے نہ غریب میں جو محنت مزدوری کر کے یا اپنی زمین بیچا ہو صرف اس لئے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی کر سکے لیکن کسی سبب سے شادی نہ ہوسکی ہو پیسہ کم ہونے کے سبب یا کسی اور چیز کی وجہ سے شادی نہ ہوسکی تو اس شخص نے پورا پیسہ بینک میں رکھ دیا ہو یہ سوچ کر کہ پیسہ پورا ہو جائے گا تب یا جس پریشانی کے سبب شادی نہ ہوسکی وہ پریشانی دور ہونے کا انتظار کر رہا ہو کہ ایک سال یا دو سال بعد یا جب کوئی اچھا سالڑ کا ملے گا تو اپنی لڑکی کی شادی کر دینگے تو اب جو پیسہ اس شخص نے بینک میں جمع کیا ہے ایک لاکھ یا دو لاکھ یا جو بھی ہو اس پیسہ میں سے زکوٰۃ ادا کرنا اس پر فرض ہے یا نہیں؟ تفصیل سے بحوالہ جواب عنایت فرمائیں۔ سائل عبدالمنان

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رقم اگر نصاب کو پہونچتی ہے اور اس پر سال گزر گیا خواہ وہ کسی مقصد کے تحت جمع کی گئی ہو اس پر زکوۃ ادا کرنی ہوگی محنت مزدوری کر کے جب اتنی رقم اکٹھا کر لیا جو نصاب کو پہونچ رہی ہے تو اس کے مالک نصاب ہونے میں کیا کلام ہے اور مالک نصاب پر سال گزرنے کی صورت میں یقیناً زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (فتاوی رضویہ جلد دہم ص 144 میں ایسا ہی مذکورہ)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد منظور احمد یار علوی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

طالب علم کے لئے صدقہ وفطرہ اور زکاۃ لینا کیسا ہے؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ میں نے سنا ہے کہ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ طالب علم کے لئے صدقات وغیرہ کا استعمال جائز نہیں۔ کیا طالب علم صدقات، زکوٰۃ، وغیرہ لے سکتے ہیں اور ان کے استعمال کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ برائے مہربانی وضاحت فرمادیں۔ سائل سلمان رضا کولکتہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صورت مسئولہ میں طالب علم کا فطرہ، زکوٰۃ اور صدقات واجبہ لینا اسی صورت میں جائز ہے جبکہ وہ محتاج ہو۔ حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:: فی سبیل اللہ یعنی راہ خدا میں خرچ کرنا اس کی چند صورتیں ہیں، مثلاً کوئی شخص محتاج ہے کہ جہاد میں جانا چاہتا ہے، سواری اور زاد راہ اس کے پاس نہیں تو اسے مالِ زکوٰۃ

دے سکتے ہیں کہ یہ راہ خدا میں دینا ہے اگر چہ وہ کمانے پر قادر ہو یا کوئی حج کو جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس مال نہیں اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، مگر اس کو حج کے لئے سوال کرنا جائز نہیں۔ یا طالب علم کہ علمِ دین پڑھتا یا پڑھنا چاہتا ہے، اسے دے سکتے ہیں کہ یہ بھی راہ خدا میں دینا ہے۔ (بہار شریعت، جلد 1 صفحہ 926)

حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: بہت سے لوگ اپنی زکوٰۃ اسلامی مدارس میں بھیج دیتے ہیں ان کو چاہیئے کہ متولی مدرسہ کو اطلاع دیں کہ یہ مالِ زکوٰۃ ہے تاکہ متولی اس مال کو جدا رکھے اور مال میں نہ ملائے اور غریب طلبہ پر صرف کرے، کسی کام کی اجرت میں نہ دے ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (بہار شریعت، جلد 1 صفحہ 926)

اضافہ برائے تکملہ جواب البتہ اگر زکوٰۃ وصدقاتِ واجبہ ممتاز وجدا نہ ہو تو پھر حیلہ شرعی کے بعد طالبانِ علوم نبوت پر سب کیلئے یکساں خرچ کرنا جائز ہے۔ (از سید شمس الحق برکاتی مصباحی)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزهری نئ دهلی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

قرض میں دی گئی رقم پر زکوٰۃ کا حکم؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ ایک صاحب نے اپنے رشتہ داروں میں تقریباً آٹھ لاکھ روپے کی خطیر رقم قرض دی ہوئی ہے اور ابھی تک واپس نہیں لیئے ہیں جب ان کے حالات کچھ بہتر ہونگے تو واپس کرینگے تو اس رقم کی زکوٰۃ کی ادائیگی کی کیا صورت بنے گی۔ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔ سائل محمد توقیر رضا اندور

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صورت مسئولہ میں آپ پر اس قرض کی رقم کی زکوٰۃ واجب ہوگی مگر اس کی ادائیگی اس وقت واجب ہوگی جب مقدار نصاب سے کم از کم پانچواں حصہ آپ کو موصول ہو جائے، جب پانچواں حصہ وصول ہو جائے گا تو اس پانچویں حصہ کی زکوٰۃ واجب الادا ہوگی۔ اس طرح مزید ملنے پر ہر پانچویں حصہ پر زکوٰۃ ہوگی اور گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی اور نصاب کے پانچویں حصہ سے مراد ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کا پانچوں حصہ ہے۔

شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: قرض جسے عرف میں دست گرداں کہتے ہیں اس میں

سال بسال زکوٰۃ واجب ہوتی رہے گی مگر اس کا ادا کرنا اسی وقت لازم ہوگا اس کے قبضے میں بقدرِ خمس نصاب آئے گا، مطلقاً۔(فتاویٰ رضویہ، جلد 10 صفحہ 162، رضافاؤنڈیشن لاہور)

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزھری

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

عشر کے وہی مصارف ہیں جو زکاۃ کے مصارف ہیں

کیافرماتے ہیں علماء کرام اس مسلہ میں کہ مصارف عشر کیاہیں؟ برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں۔سائل: نورالدین

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں عشر کے وہی مصارف ہیں جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں۔ امام قاضی خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: یصرف العشر الی من یصرف الیہ الزکاۃ یعنی عشر ہراس شخص کو دیا جاسکتا ہے جس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔(فتاوی قاضی خان علی ہامش)(الہندیہ، جلد 1 صفحہ 277، دارالفکر بیروت)

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزھری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو زکاۃ نہیں دے سکتے

کیافرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ ذیل میں کہ عورت اپنے شوہر کو یا شوہر اپنی بیوی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں مع حوالہ جواب عطافرمائیں۔سائل: غلام احمد

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں عورت شوہر کو اور شوہر عورت کو زکاۃ نہیں دے سکتے، اگرچہ طلاق بائن بلکہ تین طلاقیں ہو چکی ہوں، جب تک عدّت میں ہے اور عدّت پوری ہوگئی تو اب دے سکتے ہیں۔(درمختار، ردالمحتار)(بحوالہ بہارشریعت حصہ 5 صفحہ 931)

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

کتبـــہ: حضرت علامہ مفتی معین الدین الازہری

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

زکاۃ کی رقم مکتب میں لگانا کیسا ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں، زکٰوۃ کی رقم کو مکتب میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر لگا دیے تو زکوۃ ادا ہوگی یا نہیں بینوا توجروا۔ المستفتی: محمد حسن رضا حشمتی ایم پی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

جہاں مکتب کی ضروریات پوری کرنے کی حیثیت مسلمانوں میں نہ ہو وہاں بقدر حاجت لگا سکتے ہیں۔ زکٰوۃ ادا ہو جائے گی۔ (فیصلہ جات شرعی کونسل میں ہے: جس جگہ کے مسلمان اپنے دیگر اموال سے مکاتب کی ضروریات پوری کرنے کی حیثیت نہیں رکھتے ہوں وہاں تعلیم قرآن کے لئے بقدر حاجت زکٰوۃ وصول کرنا اور بعد حیلہ شرعیہ خرچ کرنا درست ہے۔ (فیصلہ جات شرعی کونسل ص310 جامعۃ الرضا بریلی شریف)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــہ: محمد انور نظامی مصباحی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

رکھے مال پر زکوٰۃ ہو گی یا جو منافع ہو گا اس پر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ میری ایک پرچون کی دکان ہے یا کسی بھی اور چیز کی دکان ہے یا کاروبار ہے اور اس میں ہزاروں روپوں کا مال رکھا ہوا ہے۔ مجھے پوچھنا یہ ہے کہ اس رکھے مال پر زکوٰۃ ہوگی یا جو منافع ہوگا اس پر؟ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔ سائل: دلکش رضا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صورت مسئولہ میں اگر مال تجارت نصاب کی مقدار کو پہنچ جاتا ہے اور سال گزر چکا ہے تو صرف نفع پر نہیں بلکہ تمام مالِ تجارت مع منافع پر زکوۃ واجب ہے۔ تاجدار اہل سنت مجدد دین وملت حضور اعلی حضرت

فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ تجارت کی نہ لاگت پر زکوٰۃ ہے نہ صرف منافع پر، بلکہ سال تمام کے وقت جو زرِ منافع ہے اور باقی مال تجارت کی جو قیمت اس وقت بازار کے بھاؤ سے ہے اس پر زکوٰۃ ہے ۔(فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 158 ،رضافاؤنڈیشن لاہور)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزھری

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

والدہ مصرف زکوٰۃ نہیں، ان پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا جائز نہیں

اَلسَلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ. کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ زید ایک مالک نصاب شخص ہے اور اس کی والدہ کی طبیعت بہت خراب ہے اور اس کا علاج کرانے والا کوئی نہیں ہے تو زید کے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ کیوں نہیں اپنے زکوۃ کے رقم سے والدہ کا علاج کروالیا جائے ،امر طلب یہ ہیکہ کیا زید اپنی زکوۃ والی رقم سے والدہ کا علاج کروا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر کوئی صورت بتا یا جائے تا کہ اس کی والدہ کا علاج کروایا جائے ،قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں مدلل مع حوالہ جواب عنایت فرمائیں بہت مہربانی ہوگی ،برائے کرم جلد سے جلد جواب سے نوازیں تھوڑی جلدی ہے۔ المستفتی: محبوب رضا صمدانی پٹنہ بھار

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

والدہ مصرف زکاۃ نہیں۔اس پر زکاۃ کی رقم خرچ کرنا جائز نہیں، نہ اس کی زکاۃ ادا ہوگی۔اپنے اہل وعیال کی طرح اس کا بھی علاج کا کرائے۔

ھدایہ میں ہے:ولا یدفع المزکی زکاۃ مالہ الی ابیہ وجدہ وان علا ولا الی ولدہ وولدولدہ وان سفل لان منافع الاملاك بينهم متصلة. فلا يتحقق التمليك على الكمال۔(ھدایہ ج 1 ص186)عنایہ میں الی ابیہ کے تحت ہےیعنی الی من بہ قرابۃ الولاد(۔ایضا)

فتاوی رضویہ میں ہے: زید کی ماں اگر کچھ ذریعہ معاش نہیں رکھتی تو اس کا نفقہ زید پر فرض ہے۔یوں ہی بہن جس کی شادی نہ ہوئی ہو نہ اس کے پاس کچھ مال ہو، ان کو نہ دینے سے اس پر گناہ عظیم ہے۔(حدیث میں فرمایا: کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت۔ رہی زکاۃ وہ ماں کو نہیں دے سکتا، بہن کو دے اور ماں کی خدمت اپنے پاس سے کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد انور نظامی مصباحی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

زر ضمانت (سیکورٹی منی) پر زکواۃ کا حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں زید مالک نصاب ہے جیسے دولاکھ پچاس ہزار روپے کی ملکیت رکھتا ہے روزمرہ کی زندگی خوشی خوشی گذارتا ہے لیکن اس کے پاس پیسہ نہیں بچتا ہے کہ زید دولاکھ پچاس ہزار روپے کی زکواۃ نکال سکے، جیسے دہلی میں زید ایک روم سیکوریٹی پہ لیا ہے 2لاکھ 50 ہزار میں سیکیورٹی میں 2لاکھ 50ہزار ہے اس پیسے کا تو زکوۃ نکالنا ہوگا نہ لیکن اب اس پیسہ کا زکوۃ نکالنے کے لیئے زید کے پاس پیسے چاہیئے لیکن اس کے پاس پیسے نہیں ہے ایسی صورت میں زید کے لیئے کیا حکم ہے؟ بحوالہ مدلل ومفصل جواب عنایت فرمائیں عین ونوازش ہوگی۔سائل: افروز عالم رضوی امجدی مسا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

زرضمانت پر زکاۃ واجب ہے، مگر اس کی زکاۃ رقم ملنے کے بعد واجب الادا ہوگی۔(مجلس شرعی کے فیصلے میں ہے: زرضمانت قرض محض ہے اور زرضمانت دینے والے پر اس کی زکاۃ واجب ہے۔جس کی ادائیگی قبضہ میں آنے کے بعد سالہاے گزشتہ کی واجب ہوگی، جب خمس مل جائے تب سے۔(مجلس شرعی کے فیصلے ص 154)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد انور نظامی حبیبی حامدی رضوی مصباحی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

سونا چاندی میں زکات کا حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔حضور والا سے گزارش ہے کہ جسکے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ

چاندی ہو یا ان کے علاوہ روپیہ ہو تو انکے اوپر زکوٰۃ فرض ہے سال کا گزر جانا شرط ہے اور سال نہ گزرا ہو یعنی چھ یا آٹھ مہینہ ہوا ہو تو کیا کریں جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ سائل: محمد عرفان رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام و رحمت اللہ و برکاتہ۔ ملکیت نصاب پر سال گزرنے سے زکوۃ واجب ہو جاتی ہے لھذا اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ یعنی 93 گرام 300 ملی گرام سونا یا ساڑھے باون تولہ یعنی 653 گرام 100 ملی گرام چاندی یا باتنی قیمت کا سامان تجارت ہو اور اس پر سال گزر جائے تو زکوۃ کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے، یاد رہے کل مال پر سال کا گزرنا ضروری نہیں بلکہ مال نصاب پر سال کا گزرنا ضروری ہے لھذا صورت مسئولہ میں اگر اس ملکیت نصاب پر سال گزر گیا ہے تو زکوۃ نکالنی ہوگی ورنہ نہیں یہاں تک کہ نصاب رہتے سال گذر جائے۔

هذا ما ظهر لی و العلم عند الله

کتبہ: محمد منظور احمد یار علوی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

حج وعمرہ کا بیان

اضطباع کرنا واجب ہے یا فرض

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اضطباع کرنا فرض ہے یا واجب؟ مع حوالہ جواب عنایت فرمائیں۔سائل:اظہر حسین

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔طواف شروع کرنے سے پہلے چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں کنارے بائیں کندھے پر اس طرح ڈال دینا کہ دایاں شانہ کھلا رہے **اضطباع** کہلاتا ہے،طواف کے سات چکروں میں اضطباع سنت ہے۔حضرت یعلی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر چادر مبارک تھی۔(ترمزی الجامع الصحیح کتاب الحج باب ماجاء النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم طاف مضطبعا 3،214رقم)(859)طواف کے بعد اضطباع نہ کرے لیکن اگر طواف کے بعد کی نماز میں اضطباع کیا تو مکروہ ہے اضطباع صرف اسی طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہو اور گر طواف کے بعد سعی نہ ہو تو اضطباع بھی نہیں جیسے نفلی طواف۔

واللہ ورسولہ اعلم باالصواب

کتبہ: محمد معصوم رضا نوری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۳/ربیع الآخر ۱۴۴۰ --- 11/دسمبر 201

طواف کے لئے طہارت واجب ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں طواف افاضہ کے موقع پہ اگر عورت کو حیض آجائے اور وقت بھی نہ ہو کہ پاک ہو کر طواف کر سکے تو ایسی صورت میں اس عورت پر کیا حکم ہوگا۔سائل:شھنواز عالم

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

طواف افاضہ کا وقت مدۃ العمر ہے۔طواف کے لئے طہارت واجب ہے،لیکن جس عورت کو طواف افاضہ کے

وقت حیض آ گیا اور اس کے لئے مکہ مکرمہ میں مزید قیام کر کے طواف کی ادائیگی کی صورت نہ ہو تو اس کے لئے وہی حکم ہے جو فقہا نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ کسی عالم سے اپنا حکم دریافت کرے تو وہ اسے بتادے کہ اگر ناپاکی میں تو نے طواف کیا تو گنہ گار ہوگی اور تجھے توبہ کرنا ہوگا، البتہ فرض ادا ہو جائے گا اور حرم میں بدنہ کی قربانی تیرے اوپر لازم ہوگی۔

ردالمحتار میں ہے: تنبیه:نقل بعض المحشیین عن منسك امیر حاج:لو هم الركب علی القفول ولم تطهر فاستفتت هل تطوف ام لا؟ قالوا:یقال لها :لایحل لك دخول المسجد،وان دخلت وطفت اثمت وصح طوافك وعلیك ذبح بدنة ۔ وهذه المسالة كثیرة الوقوع تتحیر فیها النساء ۔اھ (ردالمحتار کتاب الحج، مطلب فی طواف الزیارۃ ج3 ص539 دار الکتب العلمیہ بیروت)

اگر عورت کو ایام نحر کے شروع میں یا اخیر میں پاکی کا وقت میسر ہوتا ہے تو جہاں تک ہو سکے اس وقت کے اندر طواف فرض جلد سے ادا کر لے۔ (مجلس شرعی کے فیصلے، ملتقطا ص276-277)

هذا ما ظهر لی والعلم بالحق عند ربی

کتبہ: محمد انور نظامی مصباحی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

23شوال المکرم 1439ھ 8جولائی 2018

ساس کا داماد کے ساتھ حج کو جانا جائز یا ناجائز؟

سوال: کیا ساس اپنے داماد کے ساتھ حج کے لیے جاسکتی ہے؟ تفصّل سے بتائے۔ سائل: محمد توحید عالم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

داماد ساس کے لئے محرم ہے اس کے ساتھ سفر حج جائز ہے۔ لیکن ساس اگر جوان ہے تو حالات زمانہ کی وجہ سے داماد کے ساتھ سفر کی اجازت نہیں۔ مجلس شرعی کے فیصلے میں ہے: چوتھا مسئلہ یہ پیش ہوا کہ جوان ساس اپنے داماد کے ساتھ، اسی طرح بہو اپنے جوان خسر کے ساتھ سفر حج کو جائے تو اس کا جواز ہے یا نہیں؟

بہ نظر حالات زمانہ و غلبہ فساد یہ فیصلہ کیا گیا کہ: عورت حتی الامکان اپنے شوہر یا قابل اطمینان محرم نسبی کے ساتھ سفر کرے اور جوان ساس اپنے داماد کے ساتھ اسی طرح بہو اپنے جوان خسر کے ساتھ سفر نہ کرے۔

ردالمحتار میں ہے: نقل السيد ابو السعود عن نفقات البزازيه: لا تسافر باخيها رضاعا فی زماننا اه لغلبة الفساد۔ قلت: ويويده كراهة الخلوة بها كالصهرة الشابة، فينبغي استثناء الصهرة الشابة هنا ايضا، لان السفر كالخلوة اه (ردالمحتار کتاب الحج، مطلب يقدم حق العبد على الحق الشرع، ج 3 ص 464 دار الکتب العلمیہ بیروت)

فتاوی رضویہ رسالہ انور البشارۃ میں ہے: عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابل اطمینان نہ ہو، جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے، سفر حرام ہے، اگر کرے گی حج ہو جائے گا، مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الحج، رسالہ انور البشارۃ ج 4 ص 691 سنی دار الاشاعت مبارک پور)

درمختار میں ہے: والخلوة بالمحرمة مباحة الا الاخت رضاعا والصهرة الشابة۔ ردالمحتار میں ہے: قال فی القنية: وفی استحسان القاضی الصدر الشهيد: وينبغي للاخ من الرضاع ان لا يخلو باخته من الرضاع، لان الغالب هناك الوقوع فی الجماع اه. وافاد العلامة البيرى ان ينبغي معناه الوجوب هنا۔ (قوله الصهرة الشابة) قال فی القنية: ماتت عن زوج وام فلهما ان يسكنا فی دار واحدة اذا لم يخافا الفتنة، وان كانت الصهرة شابة فللجيران ان يمنعوها منه اذا خافوا عليهما الفتنة اه۔ (ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس، ج 9 ص 530) (مجلس شرعی کے فیصلے ص 277-278)

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

حالت احرام میں ایک آن کے لئے سر ڈھانپ لے تو کیا حکم ہے

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ محرم اگر حالت احرام میں ایک آن کے لئے سر ڈھانپ لے تو کیا حکم ہے؟ مع دلیل جواب سے نوازے مہربانی ہوگی۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئولہ میں اگر ایک لمحہ کے لئے محرم نے سر ڈھانپا تو اس پر صدقہ لازم ہوگا اور اگر ایک دن کامل ڈھانک لیا تو اس پر دم دینا لازم ہے بعض کتاب میں ایک کامل رات کے ڈھانکنے پر بھی یہی حکم ہے۔

ھدایہ ج اول ص 267 میں ہے: وان لبس ثوبا مخيطا أو غطى راءسه يوما كاملا فعليه دم

وان کان أقل من ذالك فعليه صدقه ـ

هذا ما ظهر لی وسبحانه تعالی أعلم بالصواب

کتبہ: محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

دوران حج شوہر کاانتقال ہو جائے تو عورت عدت کہاں اور کیسے گزارے گی

علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک عورت ہے وہ اپنے شوہر کے ساتھ حج کرنے گئی ہے دونوں احرام باندھ چکے ہیں پھر اس کے بعد اس کے شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے تو کیا وہ عورت حج کرے گی؟ مدلل جواب عنایت فرمائیں بہت بڑی مہربانی ہوگی۔ سائل اسیر تاج الشریعہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

عورت حج ادا کرے۔ بعد حج وہاں عدت کے ایام گزارنے کی اجازت نہ ملنے کی صورت میں محرم ہو تو محرم کے ساتھ ورنہ متدین عورتوں کے ساتھ اپنے ملک آ کر عدت پوری کرے گی اور اگر یہ ممکن ہو کہ واپسی میں جہاں پہلے پہونچی ہے، وہاں عدت گزار سکتی ہے یا اس سے قریب تر کسی جگہ پر رہ کر عدت گزار سکتی ہے تو وہیں عدت گزارے اور اس میں بھی حرج ومشقت ہو تو بوجہ مجبوری شوہر کے گھر پہنچ کر عدت پوری کرے۔ (فیصلہ چودھواں فقہی سمینار شرعی کونسل بریلی شریف 1438ھ) سفر حج کے دوران عورت مطلقہ یا بیوہ ہو جائے تو کیا کرے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبـــــــہ: محمد انور نظامی مصباحی

9 شوال المکرم 1439ھ

الجواب الصحیح: محمد شکیل اختر قادری برکاتی

داماد کے بھائی کے ساتھ حج پر جانا کیسا ہے؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں مسئلہ یہ ہے

کہ ایک خاتون ضعیف اپنے داماد کے بھائی کے ساتھ فریضہ حج ادا کرنے جارہی ہیں اور ساتھ میں کچھ دوسری خواتین بھی ہیں، کیا اس صورت میں ان کا حج کے لئے غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا صحیح ہے؟ تمام مفتیان اکرام توجہ فرمائیں اور باحوالہ جواب عنایت فرمائیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے گا۔ سائل: نظام اختری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صوت مسئولہ میں داماد کے بھائی کے ساتھ حج یا عمرہ پر جانا جائز نہیں ہے، کیونکہ عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تسافر سفراً يكون ثلاثة أيام فصاعداً إلا ومعها أبوها، أو أخوها، أو زوجها، أو ابنها، أو ذو محرم منها (صحیح البخاري رقم:۱۱۹۷، صحیح مسلم رقم:۸۲۷، سنن أبي داوٗد رقم:۱۷۲۶، سنن ترمذي رقم:۱۱۶۹) ترجمہ: جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ باپ یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا اپنے محرم کے بغیر تین دن یا اس سے زیادہ (۹۲ کلومیٹر یا اس سے زیادہ) کے سفر پر جائے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ومنها المحرم للمراة شابة كانت او عجوزا اذا كانت بينها وبين مكة مسيرة ثلاثة أيام (الہندیہ، ج:۱، ص:۲۱۸، کتاب المناسک) ترجمہ: وجوب حج کے شرائط میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ عورت کے لیے کوئی محرم ہو خواہ عورت جوان ہو یا بوڑھی ہو اور مکہ تک کی دوری ۹۲ کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہو، اور محرم اسے کہتے ہیں جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو۔

ہندیہ میں ہے: والمحرم الزوج و من لا يجوز مناكحتها على التابيد قرابة او رضاع او مصاهرة۔ (ایضاً، ص:۲۱۹) ترجمہ: عورت کا محرم اس کا شوہر اور وہ لوگ ہیں جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو خواہ قرابت کی وجہ سے یا رضاعت و مصاہرت کی وجہ سے ہو۔صاحب کنز الایمان حضور سیدی سرکار اعلحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ حج کو جانا ثواب ہے اور بے محرم جانے میں ثواب کے بدلے ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔(فتاوی رضویہ قدیم ج۴ صفحہ ۶۸۲ کتاب الحج) بہر حال اگر حج فرض تھا فرض ادا ہو جائے گا۔

واللہ ورسولہ اعلم

کتبہ: محمد معصوم رضا نوری

بتاریخ؛ 20۔ جنوری؛ 2019ء

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

حظرواباحت

مردوں کے لئے اجنبیہ عورتوں کو چوڑی پہنانا کیسا ہے؟

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کہ کیا عورت غیر محرم مرد سے چوڑیاں پہن سکتی ہے؟ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔سائل: تسلیم رضا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔صورت مسؤلہ میں عورت غیر محرم مرد سے چوڑیاں نہیں پہن سکتی ایسا کرنے والی عورت گنہگار اور جہنم کی سزاوار ہے،اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہاتھ دکھانا غیر محرم کو حرام ہے-اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے جو مرد عورتوں کے ساتھ اسے روا رکھتے ہیں وہ دیوث ہیں۔(فتاوی رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۷) مردوں کے لئے اجنبیہ عورتوں کو ہاتھ پکڑ کر چوڑی پہنانا جائز نہیں جو شخص ایسا کرے سخت گنہگار ہے۔(فتاوی فیض الرسول ج دوم ص 529)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزہری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

تاریخ ۲۳/ربیع النور شریف ۱۴۴۰ بمطابق 2/دسمبر.2018

عورتوں کو سیندور لگانا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کہ عورتوں کو سندور لگانا کیسا بحوالہ جواب عنایت فرمائیں نوازش ہوگی۔سائل سلمان رضا۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسؤلہ میں سیندور لگانا مثلہ میں داخل اور حرام ہے نیز اس کا جرم پانی بہنے سے مانع ہوگا جس سے غسل نہیں

اترے گا۔ (فتاوی امجدیہ جلد چہارم ص60)

والله تعالی اعلم

از قلم: ابو الصدف محمد صادق رضا

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

کسی کا نام محمد احمد ہو تو کس طرح پکاریں

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام، اگر کسی بچے کا نام محمد یا احمد ہو تو ان کو کس طرح پکاریں گے بابو محمد یا بابو احمد کہ کر پکار سکتے ہیں یا نہیں مدلل جواب عنایت فرمائیں حوالے کی صورت میں۔ شمیم القادری مظفر پور۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

بندوں کے ناموں میں سے افضل نام محمد اور احمد ہے اور جن کا نام محمد یا احمد ہو گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا جب کسی کا نام محمد یا احمد ہو گا تو اسی سے پکارا بھی جائے اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے محمد بن حنفیہ کو اسی نام سے پکارتے تھے۔ مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا كَانَ هُوَ وَمَوْلُودُهُ فِي الْجَنَّةِ« رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ أُمَامَةَ رَفَعَهُ قَالَ السُّيُوطِيّ: هَذَا أَمْثَلُ حَدِيثٍ وَرَدَ فِي هَذَا الْبَابِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ اھ (درمختار مع ردالمحتار ج6 ص417)

والله ورسوله اعلم بالصواب

کتبہ: محمد شہروز عالم اکرمی رضوی

الجواب صحیح: محمد منظور احمد یار علوی

تاریخ: 2018/10/18

عورتوں کو سر منڈوانا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کہ عورتوں کا سر منڈوانا کیسا ہے برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں نوازش۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

نسائی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے عورت کو سر مونڈانے سے منع فرمایا ہے (سنن النسائی، کتاب الزینۃ من السنن، باب النھی عن حلق المرأۃ رأسھا، الحدیث: ۵۰۵۹، ص ۸۰۹) عورت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اس زمانہ میں نصرانی عورتوں نے کٹوانے شروع کر دیے ناجائز وگناہ ہے اور اس پر لعنت آئی شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گنہگار ہوگی کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔ (درمختار)

سنا ہے کہ بعض مسلمان گھروں میں بھی عورتوں کے بال کٹوانے کی بلا آگئی ہے، ایسی پر قینچ عورتیں دیکھنے میں لونڈا معلوم ہوتی ہیں۔ اور حدیث میں فرمایا کہ "جو عورت مردانہ ہیأت میں ہو، اس پر اللہ (عزوجل) کی لعنت ہے۔ جب بال کٹوانا عورت کے لیے ناجائز ہے تو مونڈانا بدرجۂ اولیٰ ناجائز کہ یہ بھی ہندوستان کے مشرکین کا طریقہ ہے کہ جب ان کے یہاں کوئی مرجاتا ہے یا تیرتھ کو جاتی ہیں تو بال مونڈا دیتی ہیں مجنونہ کے سر میں بیماری ہوگئی مثلاً کثرت سے جوئیں پڑ گئیں اور اس کا کوئی ولی نہیں تو اگر کسی نے اس کا سر مونڈا دیا اس نے احسان کیا، مگر اس کے سر میں کچھ بال چھوڑ دے تاکہ معلوم ہو سکے کہ عورت ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر في الختان، ج ۵، ص ۳۵۸ و بہار شریعت حصہ شانزدہم حجامت کا بیان)

واللہ تعالی اعلم

از قلم: محمد اسماعیل خان امجدی

بتاریخ ۲۱/ربیع الاول شریف ۱۴۴۰ بمطابق 30/نومبر 2018.

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

گدھی کا دودھ پینا کیسا ہے

السلام علیکم کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ گدھی کا دودھ پینا جائز ہے یا ناجائز کہ ہمارے شہر میں دمہ کی دوا کے طور پر کافی مہنگا بلکہ منہ مانگے دام پر خوب بک رہا ہے شرع شریف کی روشنی میں وضاحت فرمادیں والسلام۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ گدھی کا دودھ پینا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ "مادہ خر دودھ جائز نہیں"۔ حرام میں شفا نہیں ہاں اگر طبیب حاذق مسلم غیر فاسق کہے کہ اس مرض کی اب یہی

دوا ہے یہی پچھلا علاج ہے تو اس وقت اس کے حق میں وہ حرام نہ ہوگا یعنی بقدر ضرورت اور اس وقت اس سے شفاء کی امید بھی ہوگی فتاوی خلاصہ میں ہے التداوی بلبن الاتان اذا اشار و الیہ لاباس بہ۔(فتاوی مصطفویہ صفحہ 511)

والله اعلم باالصواب

کتبہ: محمد معصوم رضا نوری

۲۹/صفر المظفر ۱۴۴۰۔۔۔۔ 8/نومبر 2018

الجواب صحیح: محمد منظور احمد یار علوی

مسجد میں سوال کرنا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سوال: آج کل اکثر مسجدوں میں یہ چل رہا ہے کہ کسی کو کوئی پریشانی ہے جماعت کھڑی ہوئی مسجد میں امام نے جوں ہی سلام پھیرا کھڑے ہو گئے بھائیو میں فلاں جگہ سے آیا ہو میری بیٹی بیمار اس کا آپریشن ہے یا یہ کہا میری بیٹی کی شادی ہے آپ لوگ مدد کرو یا یہ کہا میں بہت مجبور ہوں میری مدد کرو کچھ دے کر یا کمیٹی سے بول کر کہ امام صاحب اعلان کر دیں فلاں بہت مجبور ہے آپ لوگ انکی مدد کرو زیادہ سے زیادہ امداد کرو تو کیا اس طرح سے مسجد میں کرنا کیسا ہے؟ مع حوالہ جواب عنایت فرما کر کرم فرمائیں: السائل عبد اللہ قادری گوا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ صورت مسؤلہ شرعاً اصولی طور پر سوال کرنا ایک انتہائی ناپسندیدہ امر ہے، لہٰذا اسکی اجازت صرف ناگزیر کی حالت میں دی گئی ہے اور ضرورت شدیدہ کے بغیر سوال کرنے یا اسے پیسے کے طور پر اختیار کرنے پر احادیث مبارکہ میں بڑی وعید آئی ہے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما يقول قال رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم مايزال الرجل يسأل الناس حتى يأتي يوم القيامة وليس فی: وجهه مزعة لحم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں سے ہمیشہ سوال کرتا رہتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔(صحیح مسلم شریف جلد اول صفحہ 33)

صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ فتویٰ امجدیہ جلد اول صفحہ 252 تحریر فرماتے ہیں مسجد میں سوال کرنے کے متعلق علمائے حنفیہ کے دو قول ہیں: ایک یہ کہ مطلقا جائز ہے دوسرا یہ کہ چار شرطوں کے ساتھ جائز ہے اور یہ شرط نہ ہو تو ناجائز. شرط اول یہ ہے کہ مصلی کے آگے سے نہ گزرے، دوم یہ کہ لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے، سوم یہ کہ الحاح کے ساتھ سوال نہ ہو (یعنی از حد گڑگڑا کر سوال نہ کرے) چہارم یہ کہ ضرورت کے لئے سوال کرتا ہو، قول دوم کو بزازیہ وغیرہ میں اختیار فرمایا اور صاحب درمختار نے بھی کتاب الحظر میں تنہا اسی کا ذکر کیا۔

علامہ علاؤ الدین حصکفی فتویٰ درمختار میں لکھتے ہیں جس شخص کے پاس ایک دن کی خوراک ہو، خواہ وہ خوراک بالفعل موجود ہو یا اس میں اسکو کما کر حاصل کرنے کی استعداد ہو یعنی یہ کہ وہ تندرست اور کمانے والا ہو، اسکے لئے خوراک کا سوال کرنا جائز نہیں اور اسکو دینے والا اسکے حال کو جانتا ہو تو وہ گنہگار ہوگا کیونکہ وہ ایک حرام کی مدد کر رہا ہے اور اگر وہ ضرورت مند ہو اور کپڑوں کا سوال کرے یا جہاد یا طلب علم مشغول ہونے کی وجہ سے خوراک کا سوال کرے اور وہ ضرورت مند بھی ہو تو یہ سوال جائز ہے اور اسکو دینا بھی جائز ہے۔ (درمختار بر حاشیہ فتاوی شامی جلد دوم صفحہ (94 / 95)

خلاصہ کلام یہ کہ اگر سائل ضرورت مند ہے ضرورت وقتی کیلئے بھی اس کے پاس نہیں، وہ کمانے کے قابل بھی نہیں، وقار اور عزت نفسی کو قائم رکھتے ہوئے سوال کرتا ہے، نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرتا، نمازیوں کی گردنیں نہیں پھلانگتا، گڑگڑا کر اپنی عزت نفس کو مجروح نہیں کرتا، زور زور سے بول کر نمازیوں کی نماز دعا اور تلاوت و ذکر میں مخل نہیں ہوتا یعنی انہیں ایذا نہیں پہنچتا تو اسے مسجد میں دینا جائز ہے چنانچہ علامہ امجد علی لکھتے ہیں خلاصہ یہ کہ سائل میں اگر وہ شرائط نہ پائی جائیں تو سوال بھی جائز نہیں اور دینا بھی ناجائز۔ (تفہیم المسائل جلد اول صفحہ 182 / 183)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

از قلم: محمد راشد مکی

۱۲/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ-1/22 اکتوبر 2018

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

زیتون کا تیل سارے بدن پہ لگانا درست ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے میں کہ عوام میں جو مشہور ہے کہ زیتون کا تیل ناف

کے نیچے سے لیکر پیر کے تلوے تک نہیں لگا سکتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زیتون کا تیل بطور سالن استعمال کرو۔ اور اس کو اپنے سر اور بدن میں لگاؤ اس لئے کہ یہ مبارک درخت سے نکلتا ہے اس حدیث میں بدن کے کسی حصے میں لگانے کی کوئی قید نہیں ہے اور کسی حصے پر لگانے کی ممانعت بھی نہیں ہے، اس لیئے بدن کے ہر حصے میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (سنن ترمزی/ باب الاطعمہ مسند احمد)

واللہ تعالی ورسولہ اعلم

کتبہ: محمد معصوم رضا نوری

۱۲/ صفر المظفر ۱۴۴۰ھ---22/1 اکتوبر 2018

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

نعلین مبارک کا نقش پگڑی یا کپڑے میں لگانا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ۔ نعلین مبارک کا نقش پگڑی یا کپڑے میں لگانا کیسا ہے، اور اس میں اللہ ورسول یا اس طرح کچھ لکھنا کیسا ہے؟ حافظ توحید عالم اشرفی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صورت مسئولہ میں عرض یہ ہیکہ نعلین مبارک پگڑی یا کپڑے میں لگا سکتے ہیں اور اس میں اللہ ورسول کا نام بھی لکھ سکتے ہیں جیسا کہ فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ: جس دھات پر نقش نعلین شریفین بنا ہوا ہو اس کو ٹوپی یا کسی پارچہ میں آویزاں کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں اور وہ ہر گز چین دار گھڑی کے حکم میں نہیں ہے۔

اعلی حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ: گھڑی کی زنجیر سونے چاندی کی حرام ہے اور دھاتوں کی ممنوع کی گئی ہیں ان کو پہن کر نماز و امامت دونوں مکروہ تحریمی ہے۔ (احکام شریعت حصہ دوم صفحہ 170) اور ناجائز اس لئے کہ گھڑی ہاتھ پر باندھنے میں چین متبوع ہوتی ہے جو ازقسمِ زیور ہے اور نیلون (نائلون) وغیرہ کے پٹہ کے

ساتھ دھات کی گھڑی کا استعمال اس لئے جائز ہے کہ گھڑی تابع ہے جیسے کہ سونے کا بٹن دھاتوں کی زنجیر کے ساتھ ناجائز ہے اور نیلون وغیرہ کے دھاگے کے ساتھ جائز ہے۔ درمختار مع شامی جلد نہم صفحہ 511 میں ہے لایکرہ عَلَمِ الثوب من الفضۃ اھ اور ہدایہ آخرین صفحہ 457 میں ہے لانہ تابع کالعَلَمِ فی الثوب فلا یعد لابسہ اھ۔

لہٰذا جب نقش نعلین شریفین کو ٹوپی یا کسی پارچہ میں آویزاں کریں گے تو وہ اس کے تابع ہو جائے گا اس صورت میں نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے اس لئے کہ تابع متبوع کے حکم میں ہے۔ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ 616 میں ہے۔

محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی المولی تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ: داخل متوضا را باید کہ چیزے کہ دروے نام خدا و رسول خدا و قرآن ست با خود نہ برود۔ و در بعض شروح گفتہ کہ ایں شامل ست اسمائے تمام انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین یعنی بیت الخلا میں داخل ہونے والے کو چاہیے کہ ایسی چیز جس میں خدا و رسول کا نام لکھا ہو یا قرآن کا کوئی کلمہ ہو تو اپنے ہمراہ نہ لے جائے۔ اور بعض شروح میں کہا گیا کہ یہ حکم تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ کو بھی شامل ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ 201)

اور جس طرح نعلین شریفین کی تعظیم لازم ہے اسی طرح ان کے نقوش کی بھی تعظیم ضروری ہے کیونکہ تعظیم و توہین کے سلسلہ میں جو حکم اصل کا ہے وہی حکم نقوش کا بھی ہے۔ اعلی حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ: علمائے دین نے نقشے کا اعزاز و اعظام وہی رکھا ہے جو اصل کا رکھتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ جلد نہم نصف اول صفحہ 150)

اور زید کا یہ خیال کہ ان نقوش کو جو دھات پر ہیں اگر جیب میں رکھ کر نماز ادا کریگا تو نماز نہیں ہوگی محض غلط ہے کہ جب تصویر سونا تانبا پیتل جیب میں رکھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں تو اس دھات کو بھی جیب میں رکھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں: حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر ان چیزوں کو لٹکایا نہیں اور نہ ہی کلائی پہ باندھا بلکہ جیب میں پڑی رہتی ہے تو ناجائز نہیں کہ ان کے پہننے سے ممانعت ہے جیب میں رکھنا منع نہیں۔ (بہار شریعت حصہ شانزدہم صفحہ 51) (بحوالہ فتاوی فقیہ ملت جلد اول صفحہ 182)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ:۔ محمد امتیاز القادری

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

مجدد اعظم کسے کہتے ہیں

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں مجدد اعظم کسے کہتے ہیں مجدد اعظم کا لقب کس کو لگتا ہیں مجدد اعظم کب اتے ہیں؟ سائل: آسرار رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وَعَلَيْكُم السَّلَام وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ امام احمد رضا کی شخصیت میں بیک وقت کئی سائنس داں گم تھے، ایک طرف ان میں ابن الہیثم جیسی فکری بصارت اور علمی روشنی تھی تو دوسری طرف جابر بن حیان جیسی صلاحیت، الخوارزمی اور یعقوب الکندی جیسی کہنہ مشقی تھی، تو دوسری طرف الطبر ی، رازی اور بوعلی سینا جیسی دانشمندی، فارابی، البیرونی، عمر بن خیام، امام غزالی اور ابن ارشد جیسی خداداد ذہانت تھی دوسری طرف امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے فیض سے فقیہانہ وسیع النظری اور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ سے روحانی وابستگی اور لگاؤ کے تحت عالی ظرف امام احمد رضا کا ہر رخ ایک مستقل علم وفن کا منبع تھا ان کی ذہانت میں کتنے ہی علم وعالم گُم تھے۔"جب کسی اللہ والے کے اندر اتنی ساری خوبیاں یکجا ہو جائیں تو اسے مجدد اعظم کہتے ہیں۔(معارف رضا جلد ششم صفحہ 124)

واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

کتبہ: محمد معصوم رضا نوری

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

۱۱/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ --- 21/1 اکتوبر 2018

چوری کا مال خریدنا کیسا ہے

چوری کا مال خریدنا کیسا ہے جواب حوالہ کے ساتھ عنایت فرمائیں۔عین نوازش ہوگی۔ محمد تحسین رضا نوری ساکن شیر پور کلاں پورن پور پیلی بھیت

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

چوری کا مال دانستہ خریدنا حرام ہے بلکہ اگر معلوم نہ ہو مظنون ہو جب بھی حرام ہے مثلاً کوئی جاہل شخص کو اس کے مورثین بھی جاہل تھے کوئی علمی کتاب بیچنے کو لائے اور اپنی ملک بتائے اس کے خریدنے کی اجازت نہیں اور اگر نہ معلوم ہے نہ کوئی واضح قرینہ تو خریداری جائز ہے، پھر اگر ثابت ہو جائے کہ یہ چوری کا مال ہے تو اس کا استعمال حرام ہے بلکہ مالک کو

دیا جائے اور وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو، اور ان کا بھی پتہ نہ چل سکے تو فقراء کو۔ (فتاویٰ رضویہ، کتاب البیوع، جلد ۱۷، صفحہ نمبر ۱۶۶)

هذا ما ظهر لی و الله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: محمد شکیل اختر قادری برکاتی

۶/صفر المظفر /۱۴۴۰ـ16/اکتوبر /2018

کیا انسان کے بالوں کی خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ کیا انسان کے بالوں کی خرید وفروخت جائز ہے؟ اسی طرح اس سے بنے ہوئے بال استعمال کرسکتے ہیں رہنمائی فرمائیں بحوالہ جواب عنایت فرمائیں۔سائل: اسرائیل رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں زندہ یا مردہ انسان کے بالوں کی خرید وفروخت احترام انسانیت کی وجہ سے ناجائز وحرام ہے۔اور ان سے کسی قسم کا نفع اٹھانا بھی ناجائز ہے۔ہاں عورت جانوروں کے بال اپنے بالوں کو بڑھانے کیلئے استعمال کرسکتی ہے اور مرد کو ایسا کرنے یا وِگ لگانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں: وَشَعْرِ الْإِنْسَانِ وَالِانْتِفَاعِ بِهِ لَمْ يَجُزْ بَيْعُهُ وَالِانْتِفَاعُ بِهِ لِأَنَّ الْآدَمِيَّ مُكَرَّمٌ غَيْرُ مُبْتَذَلٍ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ أَجْزَائِهِ مُهَانًا مُبْتَذَلًا، وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: » لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ « وَإِنَّمَا يُرَخَّصُ فِيمَا يُتَّخَذُ مِنْ الْوَبَرِ فَيَزِيدُ فِي قُرُونِ النِّسَاءِ وَذَوَائِبِهِنَّ ۔ترجمہ: انسان کے بالوں کی خرید وفروخت اور اس سے کسی قسم کا نفع اٹھانا ناجائز ہے کیونکہ آدمی محترم ہے اسکے کسی جزء کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی ایسی عورت پر لعنت بھیجتا ہے جو اپنے بالوں میں انسانوں کے بال ملاتی ہے۔ہاں عورت کا اپنے مینڈھیوں میں جانوروں کے بالوں کو؟ استعمال کرنے میں اجازت ہے۔ (البحر الرائق، کتاب البیوع، باب بیع الفاسد، ج 6 ص 88 مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی بیروت)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزہری

۱۳/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ-----23/اکتوبر 2018

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

ماہ صفر کو منحوس کہنا درست نہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل میں کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ماہ صفر منحوس ہے، اس ماہ میں بلائیں نازل ہوتی ہیں لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا واقعی ایسا ہے یا سب محض واہیات ہیں؟

مستفتی قاری محمد رضوان خان

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مستفسرہ میں علماء کرام احادیث نبوی ﷺ کی تناظر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہ صفر کو منحوس سمجھنا عقیدہ حقہ کے خلاف ہے۔

جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام مؤطہ کی تحریر کو یوں نقل فرمائی ہے: قلت وقد رواہ مالك فی مؤطاہ انه بلغه عن بکیر بن عبد الله بن الاشج عن ابن عطية ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم قال لاعدوی ولاهام ولاصفر ولایحل الممرض علی المصح ولیحلل المصح حیث شاء فقالوا یارسول الله وماذاك فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه اذی ۔قلت (میں کہتا ہوں) امام مالک نے اپنی مؤطا میں اسے یوں روایت کیا کہ حدیث مذکورا نہیں بکیر بن عبدللہ بن اشج سے بواسطہ ابن عطیہ اس طرح پہنچی کہ رسول للہ صلی للہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مرض میں تعدیہ نہیں (کہ مرض اُڑ کر دوسرے تندرست آدمی کو لگ جائے) اور اُلّو وغیرہ میں نحوست نہیں، ماہ صفر کی آمد میں نحوست نہیں۔ بیمار جانور کو تندرست جانور کے پاس نہ لائیں بلکہ تندرست جانور کو جہاں چاہیں لے جائیں۔لوگوں نے عرض کیا یہ کیوں یارسول للہ صلی للہ علیک وسلم۔آپ نے ارشاد فرمایا اس میں اذیت ہے یعنی لوگوں کو ایذا ہوگی۔(مؤطا امام مالک، کتاب الجامع، باب عیادۃ المریض والطیرۃ، میر محمد کتب خانہ کراچی، ص ۷۲۱) (فتاویٰ رضویہ، کتاب الحظر وال إباحۃ، جلد ۲۴، صفحہ نمبر ۲۲۶)

یوں ہی شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ اس حدیثِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: عوام اسے (یعنی صفر کے مہینے کو) بلاؤں، حادثوں اور آفتوں کے نازل ہونے کا مہینہ قرار دیتے ہیں، یہ عقیدہ باطل ہے اس کی کوئی حقیقت

نہیں ۔(اشعۃ اللمعات، جلد ٥، صفحہ نمبر ٧٥٧)

انہیں احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے فقیہ اعظم علامہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے: ماہ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصا ماہ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔حدیث میں فرمایا کہ "لا عدوی و صفر و لا ھامۃ " ترجمہ: صفر کوئی چیز نہیں ۔(صحیح البخاری، کتاب الطب، باب لا ھامۃ، الحدیث: ٥٧٥٧، جلد نمبر ٤) یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے ۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینہ کو بھی بہت لوگ برا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں یہ بھی غلط ہے اور ہر ماہ میں ٣، ١٣، ٢٣، ٨، ١٨، ٢٨ کو منحوس جانتے ہیں یہ بھی لغوبات ہے ۔(بہار شریعت، جلد سوم، حصہ ١٦، صفحہ نمبر ٦٦٢)

ھذا ما ظھر لی و اللہ سبحانہ و تعالی أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

٢/صفر المظفر/١٤٤٠ـ12/اکتوبر/2018

غیر مسلم مسجد میں کام کرسکتا ہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ. سوال: غیر مسلم مسجد میں کام کرسکتا ہے؟ سائل: عارف

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ مسجد خدا کا گھر ہے اس کا احترام ہر حال میں مسلمانوں پر لازم ہے غیر مسلم کو پاکی اور ناپاکی سے کوئی مطلب نہیں رہتا ہے اور نہ اسے حرمت مسجد کا لحاظ ہے اور پھر غیر مسلم سے کام کروانے پر وہ اپنی برتری سمجھے گا گویا یہ ایک قسم کا احسان ہوگا۔لہذا جہاں تک ممکن ہو مسجد کی تعمیر میں کافر کو نہ لگایا جائے۔غیر مسلم سے کام کرانے سے بچنا بہتر ہے۔۔جیسا کہ احسن الفتاوی جلد ثانی صفحہ 554 پر ہے۔

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: عبد الستار رضوی

الجواب صحیح :فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

خواب میں سانپ کا دیکھنا اس کی تعبیر کیا ہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ حضرت ایک خاتون ہے جو تین چار دن سے خواب دیکھتی ہے کہ اسے بڑی سی سانپ اسے کاٹ رہی ہے بائیں ہاتھ میں اسی دوران اسکی آنکھ کھل جاتی وہ پریشان ہے اگر اس خواب کی تعبیر بتادیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ سائل محمد علی مظفر پور بہار

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعبیر الرؤیاء میں فرمایا ہے کہ خواب میں سانپ بدخواہ اور پوشیدہ دشمن ہے۔اور اگر دیکھے کہ اس کے گھر میں سانپ ہے تو گھریلو دشمن پر دلیل ہے۔اور اگر جنگل میں دیکھے تو بیگانہ دشمن پر دلیل ہے۔اور اگر دیکھے کہ اس نے سانپ سے لڑائی کی ہے،دلیل ہے کہ دشمن سے جھگڑا کرے گا۔اور اگر دیکھے کہ سانپ اس پر غالب آیا ہے،دلیل ہے کہ دشمن پر فتح نہ پائے گا۔اور اگر دیکھے کہ سانپ نے اس کو کاٹا ہے،دلیل ہے کہ دشمن کو مغلوب کرے گا۔اور اگر اس نے سانپ کا گوشت کھایا ہے،دلیل ہے کہ اسی قدر دشمن کا مال کھائے گا اور خیر اور خوشی دیکھے گا اور دیکھے کہ اس نے سانپ کے دو ٹکڑے کئے ہیں،دلیل ہے کہ دشمن سے انصاف حاصل کرے گا اور دونوں ٹکڑے اٹھالئے ہیں،دلیل ہے کہ دشمن کا مال کھائے گا۔اور اگر دیکھے کہ سانپ نے اس کے ساتھ مہربانی سے بات کی ہے، کہ اس کے درپیش عجیب کام ہوگا کہ اس سے شادی اور خوشی دیکھے گا۔اور اگر دیکھے کہ سانپ نے اس کے ساتھ تندی اور تیزی سے بات کی ہے،دلیل ہے کہ دشمن اس پر فتح پائے گا۔اور اگر مرا ہوا سانپ دیکھے،دلیل ہے کہ حق تعالیٰ اس سے شر اور آفت کو دور کرے گا اور اس کی تکلیف نہ ہوگی اور دیکھے کہ سانپ اس کا تابعدار ہے دلیل ہے کہ مرتبہ اور بزرگی پائے گا۔اور اگر دیکھے کہ سانپ سے بھاگا ہے اور اس کو پکڑ نہیں سکا ہے تو دشمن کے ضعف پر دلیل ہے۔اور اگر دیکھے کہ سبز سانپ ہے، دلیل ہے کہ دشمن دیندار اور باامانت ہوگا۔اور اگر دوسرے سانپوں کے علاوہ سیاہ سانپ کو دیکھے تو لشکر پر دلیل ہے۔اور اگر سانپ زرد ہے تو بیمار صورت دشمن پر دلیل ہے۔اور اگر سرخ دیکھے تو معاشر اور عیش پسند دشمن پر دلیل ہے اور اگر دیکھے کہ سانپ کے بہت سے پاؤں ہیں،دلیل ہے کہ اس کا دشمن قوی اور دلاور ہوگا۔اور اگر دیکھے کہ بہت سانپ اس کے سامنے جمع ہیں اور اس کو ستاتے ہیں،دلیل ہے کہ اس کے بہت سے خویش دشمن ہوں گے،لیکن ان سے نقصان نہ دیکھے گا اور اگر

دیکھے کہ سانپوں کے سینگ اور بہت سے دانت ہیں، دلیل ہے کہ اس کا دشمن کینہ ور بد خصلت ہوگا۔

حضرت جابر مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے: اگر دیکھے کہ سانپ اس کی ناک یا کان یا پستان یا پیشاب یا پاخانہ کی جگہ سے نکلا ہے، دلیل ہے کہ اس کا فرزند اس کا دشمن ہوگا۔ اور اگر دیکھے کہ سانپ اس کے منہ سے نکلا ہے، دلیل ہے کہ وبال جان بات کرے گا۔

حضرت اسماعیل اشعت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ سفید سانپ کا دیکھنا دشمن کو دیکھنا ہے اور سیاہ سانپ سپاہی ہے اور اگر دیکھے کہ سانپ سے بھاگا ہے اور اس کو سانپ نے نہیں دیکھا ہے، دلیل ہے کہ آرام اور خوشی پائے گا۔ اور اگر دیکھے کہ سانپ نے اس کو پکڑا ہے اور دیکھ نہیں دیا ہے دلیل ہے کہ بزرگی پائے گا اور دشمن سے امن میں ہوگا۔

حضرت خلف اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے: اگر دیکھے کہ سبز سانپ اس کا مطیع ہوا ہے، دلیل ہے کہ خزانہ پائے گا۔ اور اگر دیکھے کہ اس کی آستین سے سانپ نکلا ہے، دلیل ہے کہ اس کا فرزند اس کا دشمن ہوگا۔ اور اگر دیکھے کہ اس نے سانپ کو مارا ہے اور اس کا خون اپنے جسم پر ملا ہے، دلیل ہے کہ اس کا فرزند اس کا دشمن ہوگا۔ اور اگر دیکھے کہ اس نے سانپ کو مارا ہے اور اس کا خون اپنے جسم پر ملا ہے، دلیل ہے کہ دشمن کا مال حاصل کرے گا۔ اور اگر دیکھے کہ اس نے اپنے بستر پر سانپ مارا ہے، دلیل ہے کہ اس کی عورت مرے گی۔ اور اگر دیکھے کہ سانپ اس کے گریبان یا اس کے منہ سے نکل کر زمین میں گھسا ہے، دلیل ہے کہ ہلاک ہوگا۔ اور خار مار خواب میں ضعیف اور کمزور دشمن ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: امجد رضا سیتامڑھی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۱۴۴۰/۲/۲ھ صفر المظفر۔ 2018/10/12

کسی کا نام صفات باری تعالیٰ میں سے ہو تو بغیر عبد ملائے پکارنا درست نہیں

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل میں ہمارے یہاں پانچ بھائی ہیں جن میں ہر ایک کا نام عبد کے ساتھ مثلاً عبد القادر، عبد الخالق، عبد القیوم، عبد الواحد وغیرہ ناچیز یہ دریافت کرتا ہے کہ اکثر لوگ لفظ عبد چھوڑ کر نام پکارتے ہیں تو کیا ایسا کہنا از روئے شرع درست ہے یا نہیں اگر نہیں تو ان لوگوں پر کیا حکم شرع ہے؟ بیّنوا توجروا

العارض شاہد رضا خان بکارو جھارکھنڈ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

ایسے ناموں سے لفظ عبد کا حذف بہت برا ہے اور کبھی ناجائز و گناہ ہوتا ہے اور کبھی سرحد کفر تک بھی پہنچا دیتا ہے قادر کا اطلاق تو غیر پر جائز ہے۔ اس صورت میں عبد القادر کو قادر کہہ کر پکارنا برا ہے، مگر قدیر کا اطلاق غیر خدا پر ناجائز ہے۔ کما فی البیضاوی اور اگر کسی کا نام عبد القدوس، عبد الرحمن، عبد القیوم ہے تو اسے قدوس، رحمن، قیوم کہنا ایسا ہی جیسے اسے جس کا نام عبد اللہ ہو اللہ کہنا بہت سخت بات ہے، والعیاذ باللہ الباری۔ جس کا نام عبد القادر ہو اسے عبد القادر ہی کہا جائے جس کا نام عبد القدیر اسے عبد القدیر ہی کہنا ضروری ہے۔ (فتاوی مصطفویہ، کتاب الایمان، صفحہ نمبر ۹۰)

صورت مستفسرہ کے مطابق عبد الرحمن اور عبد القیوم جس کے عبد کو لوگ حذف کر کے پکارتے ہیں اس طرح مخلوق کو ذریعے پکارنے کو علماء کرام نے کفر قرار دیا ہے، جیسا کہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: مجمع الانہر میں ہے: اذا اطلق علی المخلوق من الاسماء المختصة بالخالق نحو القدوس والقیوم والرحمٰن وغیرھا یکفر۔ ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کے مخصوص ناموں میں سے کسی نام کا اطلاق مخلوق پر کرے، جیسے قدوس، قیوم اور رحمن وغیرہ تو وہ کافر ہو جائے گا۔ (مجمع الانھر، شرح ملتقی الابحر ثم ان الفاظ الکفر انواع دار احیا التراث العربی بیروت ۱/ ۶۹۰) اسی طرح (اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی) اور کتابوں میں ہے۔ حتی کہ خود اسی شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۴۵ میں تحریر فرماتے ہیں: من قال لمخلوق یا قدوس او القیوم او الرحمٰن کفر۔ جو کسی مخلوق کو قدوس یا قیوم یا رحمٰن کہے کافر ہو جائے۔ (منح الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر فصل فی الکفر صریحا وکنایۃ، مصطفی البابی مصر ص ۱۹۳) (فتاویٰ رضویہ، کتاب السیر، جلد ۱۵، صفحہ نمبر ۵۵۹)

لیکن جو نادانستہ طور پر اس طرح پکارتے ہیں انہیں کافر تو نہیں کہا جا سکتا ہے ہاں کچھ مخصوص اسماء الٰہیہ کو بلا عبد کے پکارنا حرام ضرور ہے، جیسا شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا: حدیقہ ندیہ میں ھے: و أعلم أن التسمی بھذہ الإسم حرام و کذا التسمیة بأسماء اللہ تعالی المختصة بہ کالرحمن و القدوس و المھین و خالق الخلق و نحوھا- و کذا فی الشرح النووی علی صحیح مسلم۔ (فتاوی مصطفویہ صفحہ نمبر ۹۰)

نوٹ: اس زمانہ میں چونکہ عوام میں ناموں کی تصغیر کرنے کا بکثرت رواج ہو گیا ہے، لہذا جہاں ایسا گمان ہو ایسے نام سے بچنا ہی مناسب ہے۔ خصوصا جب کہ اسماء الٰہیہ کے ساتھ عبد کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا، مثلا عبد الرحیم، عبد الکریم، عبد العزیز کہ یہاں مضاف الیہ سے مراد اللہ تعالی ہے اور ایسی صورت میں تصغیر اگر قصدا ہوتی تو معاذ اللہ کفر ہوتی، کیونکہ یہ

اس شخص کی تصغیر نہیں بلکہ معبود برحق کی تصغیر ہے مگر عوام اور ناواقفوں کا یہ مقصد یقینا نہیں ہے، اسی لیے وہ حکم نہیں دیا جائے گا بلکہ اون کو سمجھایا اور بتایا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی نہ رکھے جائیں جہاں یہ احتمال ہو۔(الدر المختار ورد المحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج ۹، ص ۶۸۸)(بہار شریعت جلد سوم، حصہ ۱۶، نام رکھنے کا بیان، صفحہ نمبر ۶۰۵)

هذا ما ظهر لی و الله سبحانه وتعالی أعلم

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء الله النعیمی

۲/۲/۱۴۴۰ھ صفر المظفر :2018/10/12

اپنی ساس کا ہاتھ چومنا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ زید اپنی ساس کا ہاتھ چوم سکتا ہے یا نہیں؟ وہ اپنی ساس کا محرم ہے یا غیر محرم؟ جبکہ حکم ہے کہ اگر وہ اپنی ساس کو شہوت سے چھو دے تو اس کی بیوی اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی۔۔۔مع حوالہ جواب دیں۔ سائل: محمد خالد رضا بارہ بنکوی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ زید اپنی ساس کا ہاتھ چوم سکتا ہے لیکن اس وقت جب کہ ساس ضعیفہ ہو قابل شہوت نہ ہو کیونکہ اگر دونوں جوان ہوں گے تو شہوت کا اندیشہ قوی ہے، اسی لیے تو علماء کرام نے داماد کے ساتھ سفر حج سے بھی منع فرمایا ہے جب کہ دونوں جوان ہو جیسا کہ خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: نَقَلَ السَّيِّدُ اَبُو السَّعُودِ عَن نَفَقَاتِ الْبَزَّازِيَّةِ لَا تُسَافِرُ بِأَخِيهَا رَضَاعًا فِيْ زَمَانِنَا ۔لِغَلَبَةِ الْفَسَادِ، قُلْتُ وَ يُؤَيِّدُهُ كَرَاهَةُ الْخَلْوَةِ بِهَا كَالصِّهْرَةِ الشَّابَّةِ فَيَنْبَغِي اِسْتِثْنَاءُ الصِّهْرَةِ الشَّابَّةِ اَيْضًا لِاَنّ السَّفَرَ كَالْخَلْوَةِ (فتاوی علیمیہ جلد اول ص 481)

مسئلہ ثانی: زید اپنی ساس کا محرم ہے کیونکہ محرم اسی کو کہتے جس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو چند صورتیں ہیں جن میں ایک حرمت مصاہرت بھی ہے جس کی وضاحت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمائی ہے: جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہو سکتا مگر وجہ حرمت علاقہ نسب نہیں بلکہ علاقہ رضاعت ہے جیسے دودھ کے رشتے سے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسا، یا علاقہ صہر ہو جیسے خسر، ساس، داماد،

بہو، ان سب سے نہ پردہ واجب نہ نادرست ہے کرنا نہ کرنا دونوں جائز اور بحالت جوانی یا احتمال فتنہ پردہ کرنا ہی مناسب۔(فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والإباحۃ، جلد ۲۲، صفحہ نمبر ۲۳۶)

هذا ما ظهر لی واللہ سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲/۲/۱۴۴۰صفر المظفر =2018/10/12

علیکم السلام سے سلام کی ابتدا کرنے سے سنت ادا نہ ہوگی

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام کیا ابتداء سلام میں "علیکم السلام" کہنے سے سنت ادا ہو جائے گی یا نہیں؟ سائل: سید محمد حسین گونڈل گجرات ھند

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

مذکورہ جملہ "علیکم السلام" کے ذریعہ اگر سلام کی ابتدا کی جائے تو اس سے سنت ادا نہ ہوگی، جیسا کہ فقیہ اعظم علامہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے: ابتداءً کسی نے یہ کہا عَلَیْکَ السَّلَام یا عَلَیْکُمُ السَّلَام، تو اس کا جواب نہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ "یہ مُردوں کی تحیت ہے۔" (بہار شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، صفحہ نمبر ۴۵۱)(بحوالہ: رد المحتار، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، ج ۹، ص ۶۸۶۔ و"سنن أبي داود"، کتاب السلام، باب کراھیۃ أن یقول علیک السلام، الحدیث: ۵۲۰۹، ج ۴، ص ۳۵۲۔)

واللہ ورسولہ عزوجل و ﷺ أعلم بالصواب

کتبہ محمد امتیاز حسین قادری

الجواب ھو الجواب: محمد نعمت اللہ رضوی

۳۰/صفر المظفر /۱۴۴۰۔ 9/نومبر /2018

کھانا کھانے کے فوراً بعد پانی پینا کیسا ہے

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت سوال کے بارے میں رہنمائی فرمائیں کہکیا یہ حدیث سے ثابت ہے کہ کھانا کھانے کے فوراً بعد پانی نہیں پینا چاہیے؟

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کھانے کے فوراً بعد پانی نہ پیا جائے ایسی کوئی حدیث جو ہمارے آقا کریم ﷺ سے مروی ہو میری نظر سے نہیں گزری ہے ہاں حکیموں کے بادشاہ حضرت لقمان حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد گرامی ضرور ہے: کھانے کے اول پانی پینا دوا، درمیان میں شفا (یاد رہے! کہ فروٹ، چائے، کھٹی میٹھی شے کے نہ درمیان اور نہ آخر میں پانی پینا چاہیے)، آخر میں پانی پینا وبا۔(احلام دعوتِ طعام،کھانے پینے کی سنتیں،صفحہ نمبر ۴۹)

کھانے کے فوراً بعد پانی نہ پینے کی حکمت: اس کی حکمت یہ ہے کہ کھانے کے بعد فوراً پانی پینے سے معدے کی حرارت بجھ جاتی ہے، جس کے سبب معدے کو کھانا ہضم کرنے میں دشواری ہوتی ہے، البتہ کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد حقیقی پیاس لگتی ہے اس وقت پانی پینا ضرورت کے تحت ضروری ہے۔کھانے کے بعد پانی پینے کے نقصانات: (۱)۔معدے کی طاقت کمزور ہوتی ہے۔(۲)۔ہاضمہ کی قوت خراب ہوتی ہے۔(۳)۔کھانے کے آخر میں پانی پینے کی عادت سے دائمی قبض رہے گا۔(۴)۔اگر قبض نہ ہوا تو دائمی نزلہ۔(۵)۔سر درد رہے گا۔لہذا بچنا ضروری ہے۔(ھکذا فی طب نبوی ایضاً)

واللہ ورسولہ عزوجل و ﷺ اعلم بالصواب

کتبہ محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

۳۰/صفر المظفر/۱۴۴۰_9/نومبر/2018

انسان کے بالوں کی خرید و فروخت کرنا کیسا ھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ کیا انسان کے بالوں کی خرید وفرخت جائز ہے؟ اسی طرح اس سے بنے ہوئے بال استعمال کرسکتے ہیں رہنمائی فرمائیں۔سائل: اسرائیل رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وَعَلَيْكُمُ السَّلَام وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔صورت مسئولہ میں زندہ یا مردہ انسانوں کے بالوں سے کسی طرح کا فائدہ اٹھانا ممنوع و ناجائز ہے۔اور اس کا کھانا پینا احتراماً و کراماً حرام ہے۔اسی طرح اس کی خرید وفرخت اور اس کا کاروبار ناجائز ہے۔

البحرائق جلد ششم صفحہ 88 پر ہے: شعر الانسان والانتفاع بہ ای لم یجز بیعہ والانتفاع لان الآدمی مکرم۔ انسانی بال سے کسی طرح کا فائدہ اٹھانا (خواہ وہ کھانے پینے سے متعلق ہو یا خرید و فرخت سے) جائز نہیں ہے کیونکہ انسان اپنے تمام اعضاِ انسانی کے ساتھ لائق تعظیم ہے۔ انسانوں کے بال خرید و فرخت اور زیب و زینت کے لائے اس کا استعمال عورت مرد کے لئے حرام ہے۔ بال کو آدمی کے بال سے جوڑنا حرام ہے خواہ وہ بال اسی کے اپنے ہی تراشیدہ ہوں یا کسی دوسرے آدمی کے ہوں۔ بعض جانوروں اور نائیلون وغیرہ کے بنے ہوئے یا بالوں کے استعمال میں عورتوں کے لئے کوئی حرج نہیں جائز ہے۔ لیکن مردوں کو اس سے بچنا چاہیے کہ زینت عورتوں کے روا ہے نہ کہ مردوں کے لئے۔ فتاوی ہندیہ باب الکرمۃ جلد چہارم میں ہے: ولا باس للمرأۃ ان تجعل فی قرونها وذوائبها من الوبر۔ عورتوں کے لئے گیسوئے اور چوٹیوں میں نقلی بالوں کا گچھا رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (فتاوی یورپ صفحہ 166)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: عبدالستار رضوی احمد القادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۱۴/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ ----- 24/اکتوبر 2018

آب زم زم کھڑے ہو کر پینا سنت ہے

السلام علیکم ورحمت اللہ و برکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں کہ زم زم شریف کا پانی کھڑے ہو کر پینا بہتر ہے ادب کے لئے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مکہ شریف میں لوگ بغیر ٹوپی اور عورتیں کھولے سر پانی پیتی کیا یہ صحیح ہے علماء کرام صحیح اور مطمئن بخش جواب سے نوازیں۔ سائل: محمد غلام محی الدین رضوی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمت اللہ و برکاتہ۔ صورت مسئولہ میں زم زم کا پانی کھڑے ہو کر پینا سنت ہے اور یہ حدیث سے ثابت ہے چنانچہ بخاری شریف کی روایت ہے عن الشعبی رحمۃ اللہ علیہ قال ابن عباس رضی عنهما حدثه قال سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زم زم فشرب وهو قائم۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زم زم کا پانی لا کر دیا تو حضور کھڑے ہو کر پانی پیا حجۃ الوداع

کے موقع پر آپ نے خصوصی اہتمام سے نوش فرمایا اور جب زم زم نوش فرما رہے تھے اس وقت آپ کا سر مبارک کھلا ہوا تھا بعض محقیقن کا خیال ہے کہ اپ کا سر کھلا رکھنا احرام کی وجہ سے تھا اور کھڑا ہونا کیچڑ کی وجہ سے اس لئے یہ ایک طبعی فعل تھا اس کا اہتمام کرنا سنت نہیں ابن ماجہ نے محمد بن عبد اللہ بن ابو بکر سے زم زم پینے کے آداب نقل کیا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زم زم قبلہ رخ ہو کر تین سانس میں پینا مستحب ہے۔(ابن ماجہ 189 / 2 طحطاوی 43 المغنی فتاوی اکرمی ص 55)

والله تعالیٰ اعلم

از قلم: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۶/۱/۱۴۴۰ھ محرم الحرام =2018/10/7

مردہ ہو یا زندہ تصویر لینا ناجائز و حرام ہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ حضور والا آپ کی خدمت میں بندہ کا یہ سوال ہے کہ ایک شخص ایک عالم دین کی ان کے انتقال کے بعد اپنے موبائیل فون سے تصویر لے رہا تھا دوسرے شخص نے اسے روکا مگر پہلے شخص نے اپنا کام جاری رکھا دوسرے شخص نے غصہ میں آ کر اس کا موبائیل چھین کر توڑ ڈالا توڑنے والے شرعا جائز کام کیا یا ناجائز؟ سائل: محمد صادق اشرفی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔ صورت مسئولہ میں مردہ شخص ہو یا زندہ تصویر لینا ناجائز وحرام ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہرگز اس کی اجازت نہیں دی ہے۔(فتاوی فیض الرسول جلد دوم صفحہ 552) جس نے ایسا کام کیا وہ توبہ استغفار کرے صورت مذکورہ میں موبائل نہیں توڑنا چاہیے تھا اسے سمجھاتے اگر نہیں مانتے تو گنہگار وہ ہوتا۔

والله تعالیٰ اعلم

کتبہ: عبد الستار رضوی احمد القادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۸۔ محرم الحرام ۱۴۴۰/8۔اکتوبر 2018

کھانے سے پہلے نمک چکھنا کیسا

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کھانا کھانے سے پہلے نمک چکھنا کیسا ہے اسکی کیا فضیلت ہے؟ وضو کا بچا ہوا پانی پینا کیسا ہے: سائل محمد آسر رضا

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ و برکاتہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسؤلہ میں حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ (بزازیہ ورد المختار) کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے ان میں جوٹھانہ لگا رہنے دئے اور برتن کو انگلیوں سے پوچھ کر چاٹ لے حدیث میں ہے کھانے کے بعد جو شخص برتن چاٹتا ہے تو وہ برتن اس کے لیے دعا کرتا ہے کہتا ہے کہ اللہ تجھے جہنم کی آگ سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا اور ایک روایت میں ہے کہ برتن اس کے لئے استغفار کرتا ہے،، کھانے کی ابتدا نمک سے کی جائے اور ختم بھی اسی پر کریں اس سے ستر بیماریاں دفع ہو جاتی ہیں۔(اسلامی اخلاق وآداب (31) فرید بکڈ پو اسٹال اردو بازار لاہور) اور حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد الامجدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب انوار الحدیث میں تحریر فرماتے ہیں کہ وضو کے بچے ہوے پانی کو پھینک دینا حرام ہے اور کھڑے ہو کر پینا ثواب ہے (انوار الحدیث (104)

ان اللہ تعالی ورسولہ اعلم بالصواب

از قلم: محمد راشد مکی

الجواب صحیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۹/محرم الحرام ۱۴۴۰-10/1 اکتوبر 2018

زمین کی خرید و فرخت کروانے میں دلالی کرنا کیسا ھے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص زمین کا ایجنٹ ہے یعنی کسی کو زمین فروخت کروانی ہوتی ہے تو قیمت متعین کر کے اس سے کہتے ہیں کہ میری زمین کو اتنے اتنے روپے میں بیچوا دو اور وہ

ایجنٹ خریدنے والے کو متعینہ قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرتا ہے اور مالک کو متعینہ قیمت دے کر باقی زائد پیسے خود رکھ لیتا ہے۔ شرع شریف کے روشنی میں اس کا یہ کام کیسا ہے اور اس کمایا ہوا پیسہ حلال ہے کہ نہیں؟ جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ مستفتی: محمد دانش انور علیمی سلطان پور ضلع بانکا بہار

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مستفسرہ کے مطابق شخص مذکور کا کام جائز اور اس کا پیسہ حلال ہے کیونکہ اسے ہی دلالی کرنا کہتے ہیں لیکن اس پیشہ کو ذلت والا پیشہ قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: دلالی ایک ذلیل پیشہ ہے ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، فتح القدیر میں دلال کو خاکروب وحجام کے ساتھ شمار کیا ہے عبارت یہ ہے: اما شهادة اهل الصناعات الدنئية كالكساح والزبال والحائك والحجام والاصح انها تقبل لانها قد تولاها قوم صالحون فمالم يعلم القادح لايبنى على الصناعة ومثله النخاسون والدلالون۔ ترجمہ: گھٹیا کاروبار کرنے والوں کی شہادت مثلا جاروب کش، ماشکی، جولاہا، حجام کی، تو اصح یہی ہے کہ قبول کی جائے گی کیونکہ یہ کام بہت سے صالح اور بزرگ لوگ بھی اپناتے رہے تو جب تک واضح طور پر مانع طعن وجرح نہ ہو محض کسی کاروبار کو عدم صحت شہادت کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا اور اسکی مثل حکم ہے جانور ہانکنے والوں اور دلالوں کا۔ (فتح القدیر، باب من تقبل شہادۃ الخ، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر، ۶/ ۴۸۶) نیز کچھ آگے مزید تحریر فرماتے ہیں: دلال کا کام یہ ہے کہ مشتری سے بڑھوائے یا بائع سے گھٹوائے جوڑ توڑ لگا کر جھوٹ سچ ملا کر نرم گرم کرا کر سودا کرادے اور اپنے ٹکے سیدھے کرے (جس میں بہت سی شرعی خرابیاں ہیں)۔ (فتاوی رضویہ، کتاب السیر، جلد ۱۴، صفحہ نمبر ۶۶۸)

هذا ما ظهر لى والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۳ محرم الحرام /۱۴۴۰ھ۔ 1/5 اکتوبر/2018

حکومت کی جانب سے جو رقم ملے اسے مسجد کی تعمیر میں صرف کرنا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمت اللہ و برکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسافر خانہ بنانے کے لئے گورمینٹ کی طرف سے ملے رقم کو مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنا کیسا ہے مع دلائل جواب عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔سائل: پیر بخش حشمتی سانگلی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔صورت مستفسرہ میں فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ گورمنٹ کا پیسہ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہوتا تو اسے مسجد وغیرہ بنانے میں خرچ کرنا جائز ہے بشرطیکہ کسی مصلحت شرعیہ کے خلاف نہ ہو۔(ایسا ہی فتویٰ رضویہ ششم صفحہ(460)پر ہے(فتویٰ فقیہ ملت دوم(160)۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

از قلم: محمد راشد مکی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۵/محرم الحرام ۱۴۴۰ھ-1/6اکتوبر 2018

کیا جھوٹی قسم کھانے پر کفارہ لازم آتا ہے؟

السلام علیکم ورحمت اللہ و برکاتہ،حضرت ایک مسئلہ ہے کہ کسی نے جھوٹی قسم قرآن مجید کی کھائی ہے تو اس کے لیے کیا کفارہ ہوگا برائے مہربانی اس کا جواب عنایت فرمائے عین نوازش ہوگی خدا حافظ۔المستفتی: مولانا عبد المصطفی البرکاتی چھونٹہ، کمتول، مدھوبنی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔صورت مسئولہ کے متعلق سب سے پہلی بات یہ ذہن نشین کرلیں کہ قسم کی تین قسمیں ہیں:(۱)غموس،(۲)لغو،(۳)منعقدہ

(1)کسی ایسی چیز کے متعلق قسم کھائی جو ہو چکی ہے یا اب ہے یا نہیں ہے مگر وہ جھوٹی قسم ہے تو یہ غموس ہے

(2)اور اپنے خیال سے وہ سچی قسم کھائی مگر وہ جھوٹی ہے تو یہ لغو ہے

(3)اور اگر آئندہ کے لئے قسم کھائی مثلاً خدا کی قسم میں یہ کام کرونگا یا نہیں کرونگا تو یہ منعقدہ ہے۔

اب تینوں کے احکام ملاحظہ کریں:

(1) غموس یعنی جھوٹی قسم کھانے سے انسان سخت گنہگار ہے اس پر توبہ واستغفار فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں ہے

(2) لغو میں نہ گناہ ہے نہ کفارہ

(3) منعقدہ میں اگر قسم توڑے گا کفارہ دینا ہوگا اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔

اور ایک بات یہ ہے کہ جھوٹی قسم کے متعلق حدیث پاک میں بہت سخت وعید آئی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جھوٹی قسم کھانا گناہ کبیرہ ہے (بخاری کتاب الایمان والنذور باب الیمین الغموس) اور سنن ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ: ایاکم والکذب فانہ مع الفجور وھما فی النار جھوٹ سے بچو کہ جھوٹ بولنے والا بدکار کے ساتھ ہوتا ہے اور دونوں دوزخ میں ہونگے۔

اور سرکار اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۲۰۶ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جھوٹی قسم گھروں کو ویران کر دیتی ہے اور ایک دوسری جگہ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳ صفحہ ۶۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ) جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانے پر اگرچہ کفارہ نہیں ہے مگر اسکی سزا یہ ہے کہ جہنم کے کھولتے ہوئے دریا میں غوطہ دیا جائے گا۔

بہار شریعت حصہ نہم صفحہ ۴۵ وہ قسم جس میں کفارہ ہے اسکا کفارہ مندرجہ ذیل ہے کفارہ قسم قسم کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکین کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا یا تین روزے رکھنا۔ کما قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الکریم لا یواخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یواخذکم بما عقدتم الایمان فکفارتہ اطعام عشرۃ مسکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم و کسوتھم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام ذالک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم (پارہ ۷ سورہ مائدہ آیت نمبر ۸۹) اللہ تعالیٰ تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر کوئی مؤاخذہ نہیں کرتا اور ان قسموں پر کرتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکین کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اسکے اوسط میں سے یا انہیں کپڑا دینا یا غلام آزاد کرنا اور جو ان میں سے کسی پر قدرت نہیں رکھتا ہو تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے (مزید تفصیل کے لئے بہار شریعت حصہ نہم صفحہ ۵۹ مطالعہ کریں)۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

مورخہ ۱۷/صفر ۱۴۴۰ھ مطابق 2018/10/27

الجواب الصحیح: منظور احمد یار علوی

جب تک کسی چیز کا حرام ہونا ثابت نہ ہو جائے تب تک اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں

کوئی حافظ صاحب کسی کے یہاں بچہ پڑھانے کے لئے جاتے ہیں وہاں کے شخص کی کمائی حلال اور حرام مکس ہے تو کیا وہاں چائے بسکٹ وغیرہ کھا سکتے ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مستفسرہ میں سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بہ ناخذ مالم نعرف شیئا حراما بعینہ هندیۃ عن الذخیرہ۔ ترجمہ: ہم اسی کو لیتے ہیں جب تک کسی معین چیز کا حرام ہونا ہمیں معلوم نہ ہو جائے، ہندیہ بحوالہ ذخیرہ۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الکراہیۃ الباب الثانی، نورانی کتب خانہ پشاور، ۵/ ۳۴۲) یعنی جب تک معلوم نہ ہو کہ یہ شے جو ہمارے پاس آئی خاص حرام ہے اس وقت تک اس کے کھانے پینے میں حرج نہیں۔ (فتاوی رضویہ، کتاب البیوع، جلد ۱۷، صفحہ نمبر ۱۷۲)

هذا ما ظهر لي والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۳/ محرم الحرام/ ۱۴۴۰ھ۔ 5/1 کتوبر/ 2018

مسجد میں بچوں کو تعلیم دینا کیسا ہے؟

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام کہ مسجد میں بچوں کو تعلیم دینا کیسا ہے؟ حوالے کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔ سائل: محمد شہزاد الہ آباد

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور سیدی، مربیِ روح، استاذی المکرم فقیہ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین

احمد امجدی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اپنی کتاب فتاویٰ فقیہ ملت جلد دوم صفحہ ۲۰۶ بحوالہ، الغاز الفقہ، وفتاوی رضویہ، جلد سوم صفحہ ۶۰۶ تحریر فرماتے ہیں کہ): مسجد میں بچوں کو مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ پڑھانا جائز ہے: (۱) تعلیم دینی ہو۔ (۲) معلم سنی صحیح العقیدہ ہو۔ (۳) معلم بلا اجرت پڑھائے کہ اجرت لے کر پڑھانا کارِ دنیا ہے اور مسجد دنیوی کاموں کے لئے نہیں۔ (٤) ناسمجھ بچے نہ ہوں کہ مسجد کی بے ادبی کریں (٥) جماعت پر جگہ تنگ نہ ہو کہ درحقیقت مسجد کا مقصد جماعت ہے۔ (٦) شوروغل سے نماز میں خلل نہ ہو (۷) معلم یا متعلم کسی کے بیٹھنے سے قطع صف نہ ہو۔ ان شرائط کے ساتھ کوئی مضائقہ نہیں۔ البتہ اگر بارش یا تیز دھوپ ہونے کی وجہ سے ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہو اور اس کے علاوہ کہیں جگہ نہ ہو تو مجبوراً مسجد میں اجرت لے کر بھی پڑھا سکتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی، رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

وراثت

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت جسکی 8 بیٹیاں اور 1 بیٹا ہے اس عورت نے اپنے انتقال سے پہلے 6 بیٹیوں کی شادی کرادی اور انہیں جہیز دیا اور کہا کہ جو مال بچا ہے میری وفات کے بعد وہ دونوں بیٹیوں اور اسکے بیٹے کے لئے ہے تو اب اس عورت کا انتقال ہو گیا اور 2 سال ہو چکے اب حصہ باٹنا ہے تو کیا صرف یہ دونوں بہنیں اور بھائی بانٹ لیں گے یا ان 6 بہنوں کو بھی حصہ دینا ہوگا؟ بحوالہ جواب ارسال فرمائیں وضاحت کے ساتھ عین نوازش ہوگی۔ سائل: توحید عالم

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ صورت مسئولہ میں لاوصیة لوارثٍ کے تحت مرحومہ کی وصیت کالعدم قرار دی جائے گی۔ اور مال متروکہ میں کل اولاد کا حصہ ہوگا وہ اس طرح کہ مال کے دس حصص ہونگے دو لڑکے کو اور ایک ایک لڑکیوں کو ملے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے وللذکر مثل حظ الانثیین۔

هذا ما ظهر لی والعلم عند الله

کتبه: منظور احمد یار علوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

سرکاری زمین میں مسجد بنانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ مسجد کو شہید کی گئی اور پھر تعمیر کی گئی مگر معاملہ ایسا ہیکہ مسجد کی داہنے طرف سرکاری زمین تھی اس زمین پہ نہیں بنائے اسے لوگوں کے راستے کے لے رہنے دہئے مگر سرکاری زمین کے اوپر مسجد بنی اور نیچے سرکاری زمین ہے لوگ آتے جاتے ہیں تو کیا سرکاری زمین کے اوپر مسجد بنانا درست ہے برائے کرم رہنمائی فرمائے۔ سائل: عبد الوجد

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

دیہات اور شہر کی وہ زمین جو کسی خاص آدمی کی ملک نہیں ہوتی اور حکام و پردھان اس میں بطور خود تصرف کرتے ہیں جسے چاہتے دیتے ہیں قبرستان، مدرسہ، مسجد جو چاہتے ہیں بنواتے ہیں وہ زمین حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ملک ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے حضور نے فرمایا عادالارض لله ورسوله ایسا ہی فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ 459 پر ہے لہذا گورنمنٹ کی زمین پر مسجد بنانا جائز ہے۔ (فتاوی فقیہ ملت دوم 156)

والله تعالی اعلم

کتبه: عبد الستار احمد القادری رضوی

14، شعبان المعظم 1439ھ بمطابق 30، اپریل 2018 عیسوی

الجواب صحیح: محمد نعمت الله رضوی

چھپکلی اور گرگٹ کو مارنا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت میرا سوال تھا چھپکلی اور گرگٹ کو مارنے والی حدیث ہے اس کا حوالہ مل جاتا بہت مہربانی ہوتی حوالہ دینے کی مہربانی کریں۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حدیث: صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو چھپکلی یا گرگٹ کو پہلی ضرب میں مارے اوس کے لئیے سو نیکیاں اور دوسری میں اس سے کم۔اور تیسری میں اس سے بھی کم۔(بہار شریعت حصہ ۱۵ صفحہ ۳۲۵)

والله تعالی اعلم

کتبہ: محمد معصوم رضا نوری عرب شریف

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

۶/صفر المظفر ۱۴۴۰۔16/۱ کتوبر 2018

ایک مسلم دوسرے مسلم سے تین دنوں سے نہ بولے اس کے بارے میں حکم

سوال: اگر ایک مسلمان بھائی اپنے بھائی سے ۳ دن تک بول چال بند رکھے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ جواب حدیثوں کی روشنی میں عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی۔جتنی جلدی ہو سکے جواب عنایت کردیں بہت ضرورت ہے۔محمد تحسین رضا نوری ساکن شیر پور کلاں پورن پور پیلی بھیت

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسلمان سے بلا وجہ شرعی کینہ وبغض رکھنا حرام ہے اور بلا مصلحت شرعیہ تین دن سے زیادہ ترک سلام وکلام بھی حرام ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لا تباغضوا ولاتحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباداللہ اخوانا۔ترجمہ: بغض نہ رکھو، حسد اور غیبت نہ کرو اور اللہ کے بندے بن کر بھائی بھائی ہوجاؤ۔(صحیح البخاری، باب الہجرۃ حدثنا، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲/ ۸۹۷) اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم: لایحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق الثلث۔ترجمہ: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ دوسرے بھائی سے تین دن سے زائد سلام وکلام قطع کرے۔(صحیح البخاری، الہجرۃ حدثنا الخ، جلد دوم، صفحہ نمبر ۲۹۷)

ھذا ما ظھر لی واللہ سبحانہ وتعالی أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

۶/صفر المظفر/۱۴۴۰۔16/اکتوبر/2018

عورتوں کا سر منڈوانا حرام ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کہ عورتوں کا سر منڈوانا کیسا ہے برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں نوازش۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسؤلہ میں عورت کو سر منڈوانا حرام ہے۔(فتاوی رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ٦٦٤)

واللہ ورسولہ عالم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزهری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

بتاریخ ۲۱/ربیع الاول شریف۔بمطابق 30/نومبر۔2018

تاڑی کے حلال و حرام ہونے کا مسئلہ

اگر (تاڑی کا) برتن بعدِ غروب آفتاب لٹکایا اور طلوع آفتاب کے وقت نکالا، کیا تو بھی پینا حرام ہوگا؟

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

تاڑی فی نفسہٖ ایک درخت کا عرق ہے جب تک اس میں جوش وسُکر نہ آئے طیب وحلال ہے جیسے شیرہ انگور، لوگوں کا بیان ہے کہ اگر کورا گھڑا وقت مغرب باندھیں اور وقت طلوع اتار کر اسی وقت استعمال کریں تو اس میں جوش نہیں آتا۔ اگر یہ امر ثابت ہو تو اس وقت تک وہ حلال وطاہر ہوتی ہے، جب جوش لائے ناپاک وحرام ہوئی۔مگر اس میں تنقیح طلب یہ امر ہے کہ آیا حرارتِ ہوا بھی چند گھنٹے یا چند پہر ٹھہرنے کے بعد اس عرق میں جوش وتغیر لاتی ہے یا نہیں، اگر ثابت ہو تو شام کے وقت تاڑی چند پیڑوں سے بقدر معتد بہ نکال کر کسی ظرف میں بند کر کے صبح تک رکھ چھوڑیں تو ہرگز متغیر نہ ہوگی جب تک آفتاب نکل کر دیر تک دھوپ سے اس میں فعل نہ کرے جوش نہیں لاتی تو اس صورت میں وہ بیان مذکور ضرور پایہ

ثبوت کو پہنچے گا ورنہ صراحت معلوم ہے کہ شام کو جو گھڑا لگایا جائے گا تاڑی اس میں صبح تک بتدریج آیا کرے گی تو وہ اجزاء کہ اول شام آئے تھے طولِ مدت کے سبب حرارتِ ہوا سے ان کا تغیر مظنون ہے اور جوش و تغیر محسوس نہ ہونا اس وجہ سے ہے کہ وہ اجزاء جنھیں مدت اس قدر نہ گزرے کہ ہنوز تغیر کی حد تک نہ پہنچے کثیر و غالب میں اس تقدیر پر اس سے احتراز میں سلامتی ہے۔ (فتاوی رضویہ مترجم ج۲۱/مسئلہ نمبر ۲۲٤)

والله تعالیٰ اعلم

کتبہ: اشفاق احمد علیمی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

بتاریخ ۲۱/ربیع الاول شریف۔-۱۴۴۰۔-بمطابق 30/نومبر.2018

گانا کے طرز پر نعت پاک پڑھنا کیسا ھے

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گانا کے طرز پر نعت پڑھنا کیسا ہے اور ایسی نعت جس میں میوزک کی آواز ہو جیسا کہ بعض پاکستانی شعراء پڑھتے ہیں ایسی نعت کا سننا کیسا ہے: سائل وسیم رضا فیضی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

نعت پاک کو گانوں کے طرز میں پڑھنا اور سننا دونوں ناجائز ہے کیونکہ جب وہ گانے کی طرز پر نعت پاک پڑھے گا جو کہ ذکر رسول ہے تو لا محالہ اسکا ذہن گانے کی طرف جائے گا تو یقیناً یہ ایک غلط فعل ہے بلکہ یہ نعت کی توہین ہے اور فساق کا طریقہ ہے چنانچہ سرکار اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ نعت سادہ خوش الحانی کے ساتھ ہو گانوں کی طرز پر نہ پڑھی جائے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۳٦۳) (اور مزید تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ مطالعہ کریں)

والله اعلم بالصواب

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۱/ربیع الاول شریف۔۱۴۴۰۔------30/نومبر/2018

قبر پر اگر بتی جلانا کیسا ہے؟

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ کے بارے میں اگر بتی قبر پر جلا سکتے ہیں یا نہیں؟ سائل: محمد اشفاق عطاری

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وَعَلَیۡکُمُ السَّلَامُ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اگر بتی یا لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہیے۔قریب قبر سلگانا اگر وہاں نہ کچھ لوگ بیٹھے ہوں نہ کوئی تالی یا ذاکر ہو بلکہ صرف قبر کے لیے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے کہ اسراف و اضاعت مال ہے۔اور اگر بغرض حاضرین وقت فاتحہ خوانی یا تلاوت قرآن عظیم و ذکر الٰہی سلگائیں تو بہتر و مستحسن ہے۔(فتاوی رضویہ قدیم جلد چہارم صفحہ 141)

والله تعالی اعلم

کتبہ: عبدالستار رضوی احمد القادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء الله النعیمی

۲۱۔ربیع النور ۱۴۴۰ھ---30/نومبر، 2018ء

بیوی کو شوہر کا نام لینا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ کیا بیوی شوہر کا نام لے پکار سکتی ہے؟ اور شوہر بیوی کو پیار سے جیسے کہ شبانہ ہے بیوی کا نام تو شبو کہہ کر پکار سکتا ہے۔؟ بیوی شوہر کو پیار سے کسی دوسرے نام سے پکار سکتی ہے؟ سائل: محبوب رضا دہلی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔عورت کو اپنے شوہر کا نام لیکر پکارنا جائز تو ہے لیکن خلاف ادب ہے جیسے بیٹا کو اپنے والد کو نام لیکر پکارنا یہ خلاف ادب ہے غالباً فتاوی عالمگیری میں ہے کہ مرد کو اپنے باپ کا نام لیکر یا عورت کو اپنے شوہر کا نام لیکر پکارنا خلاف ادب ہے بلکہ پیار سے بلائے اور شوہر کو بھی چاہیئے کہ بیوی کو پیار سے بلائے تا کہ دونوں کے درمیان محبت زیادہ ہو۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

تاریخ: 2018/12/11

تیجہ دسواں بیسواں کا کھانا کھانا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں میت کے تیجے دسویں یا چہلم کے موقعے پر دعوت عام کرنا کیسا ہے زید کا کہنا ہے کہ ہم دعوت میں اس لئے زیادہ لوگوں بلاتے ہیں پتہ نہیں کس کی آمین قبول ہوجائے سوال یہ ہے کیا اس نیت کے ساتھ غنی کو کھلانا یا کھانا جائز ہے نا کھانے کا حکم صرف تیجہ دسواں اور چہلم میں ہے یا مطلقا کبھی بھی ششماہی اور برسی کے کھانے کا حکم کیا ہے مدلل جواب عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔ سائل محمد پیر بخش حشمتی ویٹہ سانگلی مہاراشٹرہ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (۱) تیجہ، دسواں، چالیسواں وغیرہ کے موقع پر دعوت عام کرنا مناسب نہیں ہے بلکہ ان مواقع پر صرف غربا اور مساکین کو دعوت طعام دینا چاہیے، جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: تیجہ، دسواں، چہلم سب جائز ہیں جب بہ نیت محمود وبطور محمود ہو اور ان کا کھانا مساکین وفقراء کے لئے چاہئے برادری کی دعوت کے طور پر نہ ہو۔ فان الدعوۃ انما اشرعت فی السرور لا فی الشرور فتح وغیرہ۔ ترجمہ: دعوت کا جواز خوشی میں ہوتا ہے نہ کہ مواقع غم میں، فتح القدیر وغیرہ۔ (بحوالہ: فتح القدیر، کتاب الصلوٰۃ باب الشہید، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر، ۲/ ۱۰۲) (فتاویٰ رضویہ، کتاب الحظر، جلد ۲۱، صفحہ نمبر ۶۴۴)

(۲) زید کا یہ کہنا کہ میں اس لیے دعوت عام دیا تا کہ زیادہ لوگوں کی دعا شامل ہوجائے، اس کے جواب میں یہ کہا جاتا ہے کہ کھانے کی دعوت دے کر ہی دعا کا اہتمام کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ میلاد وقرآن خوانی کی محفل سجائے جس عوام و خواص، غرباء اور مساکین سب کی شرکت ہو اور اس کے بعد دعا کی جائے یہ طریقہ اور بھی زیادہ محبوب ومندوب ہے اور ایصال ثواب کا بہترین طریقہ ہے لہذا زید کو امرا کو کھانے کی دعوت دینے سے گریز کرنا ہی اولیٰ ہے۔

(۳) یہ قاعدہ کلیہ میت کے لیے ہر قسم کی دعوت کو مشترک ہے جس طرح تیجہ اور چہلم میں صرف غرباء اور مساکین

کی دعوت ہونی چاہیے اسی طرح ششماہی اور برسی میں بھی ہونا چاہیے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القدیر کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے (جو مندرجہ بالا ہے)۔

هذا ما ظهر لی و الله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۸/۱۲/۱۴۳۹ ذی الحجہ 2018/9/9، ستمبر

کڈنی یا خون عطیہ کرنا کیسا ہے؟

اَلسَّلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ایک مسلمان کسی دوسرے مسلمان اپنی زندگی یا مرنے کے بعد کڈنی یا خون عطیہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ باحوالہ جواب عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔ رضوان قادری رانی گنج

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام و رحمت اللہ و برکاتہ۔ کسی مسلمان کا اپنی زندگی میں اس طرح کی وصیت کرنا اور بعد موت اس کی وصیت کے مطابق اس کی آنکھیں گردہ یا کسی دوسرے عضو کو نکالنا درست نہیں ہے کیونکہ ایسا کرنا انسانی عظمت و تکریم کے خلاف ہے جبکہ اللہ تبارک تعالی نے انسان کو تمام مخلوقات سے افضل و اکرم بنایا ہے ارشاد ربانی **ولقد کرمنا بنی ادم وحملنهم فی البر والبحر ورزقنهم من الطیبات وفضلنهم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا** اور بے شک ہم نے اولاد ادم کو عزت دی اور ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں روزی دی اور ان کو اپنی بہت سی مخلوق سے افضل کیا۔ (سورہ بنی اسرائیل) (فتاوی مرکز تربیت افتاء جلد دوم ص 576)

واللہ تعالی اعلم

از قلم: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

تاریخ ۲۵ ربیع الاول شریف۔۔ ۱۴۴۰--4--دسمبر 2018

کیا کسی شخص پر کوئی ولی آسکتے ھیں؟

السلام وعلیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔علمائے اہل سنت کی بارگاہ میں بڑے ہی ادب کے ساتھ ایک سوال ہے کہ آج کل لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں صاحب کے اوپر کوئی ولی حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ حاضر ہوتے ہیں ایسا کہنے والا یا گمان کرنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے کیا یہ صحیح ہے بحوالہ جواب عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔سائل: محمد سراج رضا رائے پور

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰھُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مستفسرہ میں حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں یہ سب مکر وفریب کی باتیں ہیں، کوئی بزرگ کسی پر نہیں آتا، ایسا اعتماد جائز نہیں ہاں خبیث، ہمزاد، اور جنات آتے ہیں۔ (فتاویٰ شارح بخاری دوم صفحہ 147)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

از قلم: محمد راشد مکی

الجواب صحیح: محمد شرف الدین رضوی

محبت کی مگر محبوب کو خبر نہیں اور دوسری جگہ شادی ھو جائے تو کیا بعد موت شھادت کا درجہ ملے گا؟

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ حضرت بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ کوئی لڑکا یا لڑکی کسی لڑکی یا لڑکے سے محبت کریں اور اس بات کی خبر ایک دوسرے کو نہ دیں حتیٰ کہ ان کی شادی کسی اور سے ہو جائے اور پھر جب انکی وفات ہوگی تو انکو شہیدی کا درجہ ملتا ہے کیا یہ درست ہے رہنمائی فرمائے۔ سائل: محمد نور عالم

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰھُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مستفسرہ اتنا تو ضرور ہے کہ عشق اگر پاکیزہ ہو اور اسی میں موت ہو جائے تو اسے شہادت کا درجہ عطا کیا جائے گا لیکن اس کی چند شرطیں بھی ہیں جسے یوں مختصراً ذکر کیا گیا ہے: یہ بات یاد رکھے وہ بے اختیار عشق ہو جانے کی صورت میں بھی ثواب پانے کے لئے شریعت کی پاسداری ضروری ہے، مثلاً اگر مرد کی کسی غیر عورت

پر اچانک نظر پڑ گئی اور فوراً نظر ہٹا لینے کے باوجود اگر وہ دل میں گڑ گئی اور اس کے بعد نہ قصداً اُس کا تصوُّر جمایا نہ ہی ارادۃً اس کو دیکھا، نہ کبھی اس سے ملاقات کی، نہ ہی فون پر بات کی، نہ اس کو عشقیہ خط لکھا اور نہ ہی کبھی تحفہ بھجوایا الغرض اُس ہو جانے والے غیر اختیاری عشق مجازی کو ایسا چھپایا کہ کسی دوسرے پر کُجا خود اس لڑکی کو بھی پتہ نہیں چلنے دیا تو ایسا عاشِق صادق اگر عشق میں گھل گھل کر مرجائے تو شہید ہے۔

چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: جو کسی پر عاشق ہوا اور اس نے پاکدامنی اختیار کی اور عشق کو چھپایا پھر اسی حال میں مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔ دیکھا آپ نے عاشق صادق کے لئے یہ شرائط ہیں کہ پاکدامنی اختیار کرے اور اپنے عشق کو چھپائے رکھے تب وہ عشق میں مرا تو شہید ہے۔

صَدْرُ الشَّرِیعَة بَدْرُ الطریقة حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمتہ اللہ الغوی نے (بہار شریعت حصہ ۴ کے اندر شہید کا بیان میں) شہادت کی ۳۶ اقسام بیان کی ہیں ان میں ۱۶ نمبر یہ ہے (وہ بھی شہید ہے جو) عشق میں مرا بشرط یہ کہ پاکدامن ہو اور چھپایا ہو۔ (پردے کے بارے میں سوال وجواب، صفحہ نمبر ۱۴۹-۱۵۰)

هذا ما ظهر لی و الله سبحانه وتعالی أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری لکھنؤ یو پی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۰/۱/۱۴۴۰ محرم الحرام.. 2018/10/01

مٹی کھانا کیسا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین کہ مٹی کھانا کیسا ہے؟ بینوا بالدلیل توجروا من الجلیل

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

عام مٹی کھانے کو فقہاء نے حرام اور مکروہ بھی تحریر فرمایا ہے کیونکہ اس سے صحت انسانی کو شدید خطرہ ہے مگر خاک شفاء کا حکم الگ ہے یعنی اس کا کھانا درست اور اس میں شفاء ہے ویکرہ أکل الطین لأن ذلك یضرہ فیصیر قاتلاً نفسہ (فتاویٰ قاضی خان علی ہامش الفتاوی الہندیۃ: ۳/ ۴۰۳) مکروہ ہے مٹی کا کھانا اس میں ضرر کے سبب کہ وہ جان لیوا ہو جاتا

ہے وسئل بعض الفقهاء عن اكل الطين البخاری ونحوه قال لا باس بذلك مالم يضرو كراهية اكله لا للحرمة بل لتهييج الداء ۔(فتاوی عالمگیری، کتاب الکراہیۃ الباب الحادی عشر فی الکراہیہ فی الاکل ومایتصل بہ)

بخاری اور انہیں کے مثل فقہاء نے فرمایا اگر مٹی کھانا صحت کے لئے ضرر رساں ہو تو اس کا کھانا شرعاً ممنوع ہے اور اگر مضر صحت نہ ہو تو اس کو کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہمارے فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے اگر ضرر رساں ہے تو اسی لئے خاک شفاء سے استفادہ جائز ہے کہ اس میں ضرر کا شائبہ تک نہیں صرف اور صرف شفاء ہی شفاء ہے حدیث شریف میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں عن عائشة أم المؤمنين: كان النَّبيُّ ﷺ يقولُ للإنسانِ إذا اشتكى، يقولُ بريقِهِ،ثمَّ قال به في التُّرابِ: تُربةُ أَرضِنا، برِيقةِبعضِنا، يُشفَى سَقيمُنا، بإذنِ رَبّنا ۔(أبوداود ٥٢٧، سنن أبي داود ٣٨٩٥ سكت عنه)

وقد قال فی رسالته لأهل مكة كل ماسكت عنه فهو صالح]اور (فتح القدیر میں آیت) هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جمیعا سے استدلال کیا ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے۔نیز علامہ عجلونی نے کشف الخفاء شریف میں اس کی حرمت کے متعلق چند احادیث نقل کی ہیں۔

هذا ما ظهر لی والعلم عند الله

کتبہ: منظور احمد یار علوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

ختم قادریہ شریف پڑھنے کا طریقہ

ختم قادریہ شریف کا طریقہ کار کیا ہے؟ اور اس کے فوائد بھی بیان فرما دیں۔ المستفتی: محمد عرفان رضا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ختم غوثیہ کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ (11) افراد ایک ساتھ بیٹھ کر پڑھنا شروع کریں اور مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق ہر شخص گیارہ گیارہ مرتبہ ہر چیز پڑھے، یہ ختم شریف ہر مہینہ چاند کی (10) تاریخ کو سورج غروب ہونے کے بعد سے پڑھا جاسکتا ہے، اگر (10) تاریخ کو نہ پڑھ سکیں تو (11) تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے ختم کر لینا ضروری

ہے،طریقہ حسب ذیل ہیں (1) درود ابراہیمی (11) مرتبہ (2) سورہ تکاثر (11) مرتبہ (3) سورہ کافرون (11) مرتبہ (4) سورہ اخلاص (11) مرتبہ (5) سورہ فلق (11) مرتبہ (6) سورہ ناس (11) مرتبہ (7) سورہ فاتحہ (11) مرتبہ (8) آیت الکرسی (11) مرتبہ (9) الم سے مفلحون تک (11) مرتبہ (10) سید سلطان فقیر وخواجہ مخدوم الغریب، پادشاہ وشیخ ودرویش وولی مولانا، میرے صالح فاطمہ ثانی اسامی والدین، بوسعید پیر ایشان مرد حق مردانہ، زینب وبی بی نصیبہ خواہران حضرت اند، ایں آسامی پاک رابایدکہ ہرفرزانہ، (11) مرتبہ (11) یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ (11) مرتبہ (12) درود شریف (11) مرتبہ اسکی فضیلت کیا بیان ہو مختصر میں یہ عرض کردوں کی اپنی جائز مراد اور مشکل و پریشانی میں اس ختم کے پڑھنے سے انشاء اللہ عزوجل ضرور کامیابی حاصل ہوگی، اور پڑھنے والوں میں جسکی کوئی مراد یا مقصد ہو تو وہ ختم کرنے کے بعد دعاء مانگتے وقت یہ بول دے کہ میری مراد پوری ہو جائے یہ ختم کراؤں گا اور مراد پوری ہونے پر اسی ترتیب سے یہ ختم شریف کرانا چاہیئے۔(ماخوذ اوراد ووظائف)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد راشد مکی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۹ ربیع الثانی ۱۴۴۰ ... 17/دسمبر 2018

کیاانسان کی کھال پاک ھے؟

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ (1) کیا زندہ ومردہ انسان کی کھال پاک ہے۔؟ (2) انسان کی کھال کا ناخن برابر حصہ کٹ کردہ دردہ سے کم پانی میں پڑ جائے تو اس پانی کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتو جیروا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔صورت مستفسرہ میں حضرت علامہ مفتی امجد علی قدس سرہ نے آدمی کی کھال کو نجاست غلیظہ ہی میں شمار کیا ہے اسکا حکم آدمی کی کھال اگرچہ ناخن برابر تھوڑے پانی (یعنی دہ دردہ سے کم) میں پڑ جائے، وہ پانی ناپاک ہوگیا اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں (منیۃ المصلي بیان النجاسۃ ص 108) (ایسا ہی بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ (394) پر ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

از قلم: محمد راشد مکی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۹ ربیع الثانی ۱۴۴۰ـــــ 17/دسمبر 2018

بوسہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ علمائے کرام کی بارگاہ میں سوال حاضر خدمت کہ چومنا بوسہ کی کتنی قسمیں ہے جواب دیکر شکریہ کا موقع دیں۔ سائل: محمد احمد رضا قادری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی علیہ الرحمہ والرضوان بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۹۹ میں فرماتے ہیں بوسہ کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ بوسہ رحمت جیسے والدین کا اولاد کو بوسہ دینا

۲۔ بوسہ شفقت جیسے اولاد کا والدین کو بوسہ دینا

۳۔ بوسہ محبت جیسے ایک شخص اپنے بھائی کی پیشانی کو بوسہ دینا

۴۔ بوسہ تحیت جیسے بوقت ملاقات ایک مسلم دوسرے مسلم کو بوسہ دی

۵۔ بوسہ شہوت جیسے مرد عورت کو بوسہ دے

۶۔ بوسہ دیانت جیسے حجر اسود کا بوسہ

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

تاریخ: 2018/12/12

قرض سے زائد دینا جائز یا ناجائز؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کسی سے پیسہ ادھار لیا پھر اس کو بڑھا کر دینا (یعنی زیادہ) دینا کیسا ہے دے سکتے ہیں یا نہیں؟ سائل: رئیس بھائی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

اگر قرض دیتے وقت زیادہ لینے کی شرط نہ لفظاً ہو نہ عرفاً، بلکہ احساناً زائد دینا چاہتا ہے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ ھدایہ میں ہے: الربا ھو الفضل المستحق لاحد المتعاقدین فی المعاوضۃ الخالی عن عوض شرط فیہ۔ (ھدایہ باب الربا علی الفتح القدیر ج 7 ص) (فتاوی رضویہ میں ہے: ربا اس صورت میں متحقق ہوتا ہے کہ عقد میں مشروط ہوا گرچہ شرط نصاً نہ ہو عرفاً ہو ورنہ احساناً قرارداد سے زائد دینا نہ ربا ہے نہ جرم، خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پاجامہ خریدا اور قیمت کی چاندی وزن کرنے والے سے ارشاد فرمایا، زن وارجح، تول اور زیادہ دے، یہ احسان ہے۔ وما علی المحسنین من سبیل۔ (فتاوی رضویہ ج 7 ص 111 قدیم)

هذا ما ظهر لی والعلم بالحق عند ربی

کتبـــــــہ: محمد انور نظامی مصباحی

12 شعبان المعظم 1439

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

عالم یا پیر کے پاؤں کو چومنے میں کوئی حرج نہیں؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت ایک سوال ہیکہ کیا عالم کے پاؤں ہندو یعنی غیر قوم چھوئے یا عالم خود اس سے چھوائے کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ مدلل ومفصل بحوالہ جواب عنایت فرمائیں عین کرم ہوگا۔ سائل: محمد مکی رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالم کا پیر چھونے یا چومنے میں کوئی حرج نہیں اب چھونے یا چومنے والا چاہے مسلم ہو یا کافر۔ کیوں کہ اس میں کافر کی تذلیل اور مسلم کی تعظیم ہے۔ ہاں، چھوانا یا چوموانا نہیں چاہیے جبکہ اس میں اپنی تعظیم کا خواہاں ہو، جیسا جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: اور پیر کا اپنے مریدوں

سے ہاتھ چوموانا بایں معنی کہ وہ چومنا چاہیں تو یہ منع نہیں کرتا بلکہ ہاتھ بڑھا دیتا ہے کوئی حرج نہیں رکھتا بلکہ اگر قدم چومنا چاہیں اور یہ منع نہ کرے جب بھی جائز ہے۔

درمختار میں ہے: طلب من عالم او زاھد ان یدفع الیہ قدمہ ویُمکّنہ من قدمہ لیقبلہ اجابہ وقیل لا۔کسی عالم یا کسی زاہد (پرہیزگار) سے کسی نیازمند نے یہ درخواست کی کہ وہ اپنے پاؤں اس کے حوالے کردے اور ان پر اسے تسلط اور قابو پانے کا اختیار دے تاکہ وہ انھیں بوسہ دے تو عالم اور زاہد اس کی درخواست قبول فرمائے، (یعنی پاؤں چومنے کی اجازت دے) اور (ایک ضعیف روایت میں) کہا گیا کہ ایسا کرنے کی اجازت نہ دے۔(ت) (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، مطبع مجتبائی دہلی، ۲/۲۴۵)

ردالمحتار میں ہے: لما اخرجہ الحاکم انّ رجلا اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاذن لہ فقبل رجلیہ۔اس لئے کہ محدث حاکم نے اس روایت کی تخریج فرمائی کہ ایک صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے (انھوں نے آپ کے پاؤں چومنے کی درخواست کی) تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دی تو انھوں نے آپ کے قدم چومے۔(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۵/۲۴۵)

((ھکذا فی فتاویٰ رضویہ کتاب الحظر والإباحۃ، جلد ۲۲، صفحہ نمبر ۳۳۶))

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم بالصواب

کتبـــــــــہ: محمد امتیاز حسین قادری لکھنؤ یوپی

۰۲/صفر المظفر/۱۴۴۰ھ۔30/اکتوبر/2018

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

جانور کو ذبح کرتے وقت سر تن سے جدا ہو جائے تو بھی اس کا گوشت کھانا جائز ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اگر جانور ذبح کرتے ہوئے اسکا سر تن سے الگ ہو جائے تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بکر کہتا ہے کھا سکتے ہیں اور زید کہتا ہے اسکا کھانا حرام ہے دونوں میں کس کا قول سچا ہے حوالے کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں۔سائل: غلام محمد

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

اعلی حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ اگر کسی جانور کو ذبح کیا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہنے کے ساتھ ہی پہلی دفعہ میں اسکی گردن جسم سے علیحدہ ہوگئی یا اسکی کھال اسکے سر سے کچھ لگی رہی تو کیا حکم ہے، تو اعلی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ دونوں صورتوں میں جائز ہے۔ (احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۱۲۹)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبـــــــہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا کیسا ھے

سوال: مسجد میں موبائل سے دنیاوی باتیں کرنا کیسا ہے؟ کہ آج کل بہت سے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے موبائل گھنٹی بجی اور مسجد میں ہی بات شروع کردی۔ اور یہ بھی بتائیں کہ جو شخص حالت اعتکاف میں ہے وہ مسجد میں موبائل سے دینی، دنیاوی، ضروری باتیں کرسکتا ہے یا نہیں؟ سائل: وسیم فیضی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

مسجد میں موبائل سے یا بغیر موبائل دنیاوی باتیں کرنا جائز نہیں ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا، اور یہ کہ مسجدیں اللہ کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو (ترجمہ کنز الایمان)

اس آیت کریمہ کہ تفسیر میں ملا جیون علیہ الرحمہ تفسیرات احمدیہ میں فرماتے ہیں: وهٰذه الآیۃ وان کانت تحمل المعانی واختلف فیها الآراء الا انها علی ظاهر ها مما یستدل به علیانه لایجوز فی المسجد التکلم بکلام الدنیا۔ وقد قال النبی ﷺ من تکلم بکلام الدنیا فی خمسة مواضع احبط الله تعالیٰ منه عبادة اربعین سنة الاول فی المسجد الخیه آیت کریمہ اگرچہ چند معانی پر محمول ہے اور اس میں آراء مختلف ہیں مگر اس کا ظاہر یہی ہے دنیاوی کلام مسجد میں جائز نہیں ہے۔ اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے پانچ مقامات دنیاوی بات کرنے والے کی اللہ تعالیٰ چالیس سال کی عبادت باطل فرما دیتا ہے جس میں پہلا مقام مسجد ہے۔ (پارہ ۲۹ ص ۴۸۹)

اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے: الجلوس فی المسجد للحدیث لایباح بالاتفاق لان المسجد ما

بنی لامور الدنیا فی خزانۃ الفقہ مایدل علی ان الکلام المباح من حدیث الدنیا فی المسجد حرام ولایتکلم بکلام الدنیا ۔ مسجد میں بات کرنے کے لئے بیٹھنا بالاتفاق جائز نہیں

اور خزانۃ الفقہ میں ہے: جو ہے وہ اس بات پر دال ہے کہ دنیاوی جائز بات مسجد میں حرام ہے اور دنیاوی بات نہ کرے ۔ (باب فی آداب المسجد ج ۵ ص ۳۲۱)

فتاویٰ رضویہ میں: حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ کے حوالے سے ہے ''کلام الدنیا اذا کان مباحا صدقا فی المساجد بلا ضرورۃ داعۃ الی ذالك کا المعتکف یتکلم فی حاجتہ اللازمۃ مکروہ کراھۃ تحریم ۔' یعنی دنیا کی بات جب کہ فی نفسہ مباح ہو اور سچی ہو مسجد میں بلا ضروت کرنا حرام ہے ضرورت ایسی جیسے اعتکاف کرنے والا اپنے حوائج ضروریہ کے لئے بات کرے ۔ (ج ۶ ص ۴۰۳)

دینی باتیں یا دنیاوی جائز ضروری باتیں مسجد میں کرسکتا ہے ۔ درمختار میں ہے: وتکلم الا بخیر وھو مالا اثم فیہ ومنہ المباح عند الحاجۃ الیہ لاعند عدمھا بہتر کلام کرے اور بہتر وہ ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہو اور اسی میں سے ضرورت کے وقت جائز بات کرنا ہے نہ کہ بغیر ضرورت ۔ (ج ۳ ص ۴۴۱)

رد المحتار میں اسی کے تحت ہے کرہ تکلم الا تکلما بخیر سوائے خیر کے کوئی بات کرنا مکروہ ہے ۔) (ج ۳ ص ۴۴۱) بہتر کلام کرے یہ حکم معتکف وغیر معتکف دونوں کے حق میں مگر معتکف کے حق میں زیادہ مؤکد ہے، اور اگر بات دینی نہ ہو اور نہ ہی ضروری ہو تو پھر معتکف کے لئے حکم کراہت ہے اگر چہ بات جائز ہی ہو (۔ ایسا ہی فتاوی شامی ج ۱ ص ۲۱۴ پر ہے)

واللہ تعالی اعلم

کتبــــــــہ: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: محمد نعمت اللہ رضوی

پیر کے اندر شرعاً چار باتیں شرط ھیں

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ زید ایک اچھے سلسلہ سے مرید ہے لیکن اس سلسلے کا جو سجادہ نشیں ہے زید اسی سے مرید ہے لیکن جو سجادہ نشین ہے شریعت کے پابند نہیں جھوٹ بولتے ہیں اور نہیں نماز کا پابند ہیں تو ایسی صورت

میں زید کیا کرے بیعت توڑ لے یا کوئی اور صورت ہے اسکی مہربانی فرمائیے۔ سائل: غلام محمد رضا ازہری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔آپ کو اور کوئی پیر صاحب نہیں ملے! خیر کچھ نام نہاد پیر صاحب لوگ اہلسنت والجماعت کے نام پر دھبہ ہیں پیر کے اندر شرعاً چار باتیں شرط ہیں ایک بھی کم ہوا تو پیر نہیں۔ملاحظہ فرمائیں:

اول: سنی صحیح العقیدہ ہو۔دوم: اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔سوم: فاسق معلن نہ ہو۔چہارم: اس کا سلسلہ نبی صلی للہ تعالی علیہ وسلم تک متصل ہو (الفتاوی الرضویۃ، ج۲۱ص ۴۹۲، ۵۰۵، ۶۰۳۔) (وانظر سبع سنابل، سنبلہ دوم در بیان پیری ومریدی وحقیقت وماہیت آن ص ۳۹۔ ۴۰، حوالہ بہار شریعت، حصہ اول)

نوٹ: جیسے کہ صورت مسئولہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص فاسق فاجر ہے، پیر کے لائق نہیں پیری کے لیے جو چار شرطیں بیان ہوئی ہیں، قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے یہ نہیں کہ آنکھ بند کر کے اپنا ہاتھ کسی کے بھی ہاتھ میں تھما دیا جائے دراصل آپ شرعا مرید ہوئے ہی نہیں، آپ کسی اور سے مرید ہو سکتے ہیں۔

واللہ تعالی اعلم

از قلم: ابو حنیفہ محمد اکبر اشرفی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

تصویر کھینچنا کیسا ہے؟

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔علمائے کرام کیا فرماتے ہیں اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی کی تصویر کھینچنا کیسا ہے؟ زید کہتا ہے کہ اللہ کے ولیوں کی تصویر بنانا جائز ہے: اور وہ کتاب کا حوالہ بھی دیتا ہے، اور کہتا ہے کہ تصویر کھینچنا ناجائز ہے، اور بنانا جائز ہے اس کے بارے میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟ جواب عنایت فرمائے، مہربانی ہوگی؟ سائل: محمد رضوان خان قادری بہرائچی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

جاندار کی تصویر بنانا جو دستی کہلاتا ہے اور کھینچنا جو عکسی کہلاتا ہے شرعاً جائز نہیں۔احادیث میں اس کی سخت وعیدیں آئی ہیں۔حضرات شیخین علیہما الرحمہ نے کئی طرق سے وعید پر حدیثیں بیان کی ہیں۔مگر رہا یہ کہ جاندار کی تصویر جو مکمل نہ ہو اس کا شرعی حکم کیا ہے تو اس کے بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ کسی بھی جاندار کی اتنی تصویر جس سے حالتِ حیات (زندگی کی

حالت) پر حکایت اور دیکھنے والے کے فہم میں زندگی پر دلالت باقی نہ رہے اس کا بنانا جائز ہے مثلاً کسی جاندار کے صرف اعضائے غیر شائع (سر یا چہرہ کے ماسوا) کی تصویر بنانا، یا کسی اور عضو کی تصویر بنانا جیسے انگلیاں، ناک، آنکھ، کان، وغیرہ یہ شرعاً جائز ہے، اس صورت میں یہ تصویر بے جان کے حکم میں ہے کیونکہ محض انگلی یا ناک یا کان یا آنکھ سے حیات (زندگی) پر حکایت اور فہمِ ناظر میں زندگی مفہوم نہیں ہوسکتی بخلاف سر یا چہرہ کے کیونکہ سر اور چہرے میں حکایت علی الحیاۃ نیز فہمِ ناظر میں زندگی پر دلالت باقی رہتی ہے اور مدارِ حرمت اسی حکایت اور فہمِ ناظر پر ہے کیونکہ سر اور چہرہ جزوِ شائع ہے جو پورے جسم کے مساوی بھی ہے اور بعض احکام میں انہیں کل بدن کا حکم حاصل ہے جیسا کہ نمازِ جنازہ کیلئے سر یا سینہ تک کا حصہ کل بدن کے حکم میں ہے۔ پس استثنائی اور حاجت وضرورتِ شرعی میں رخصت کی صورتوں کے سوا میں سر یا چہرہ کی تصاویر ممانعت وحکمِ حرمت میں داخل ہیں۔ (ماٗخذ فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص 586 تا 587)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبـــــــہ: ابو الصدف محمد صادق رضا

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

کرکٹ دیکھنے والے کو زانی، یا لٹیرا، یا کذاب کہنا کیسا ہے

توبـــہ نامـــہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پیارے دوستو آجکل ایک تصویر (کچھ نازیبا جُملوں کیساتھ) بہت تیزی سے نشر کی جارہی ہے جِس میں (شہباز رضا نوری، ندیم رضا فیضی، جوہر مظفر پوری) کو لٹیرا، کذّاب، زنا کار کہا گیا ہے۔ جسکا سبب کرکٹ دیکھنا بتایا جارہا ہے، ہم لوگوں سے لاعلمی میں یہ گناہ سرزد ہوگیا ہے تو ہم علیٰ الاعلان بارگاہ خداوندی میں اور اسکے محبوب صلی اللہ علیک وسلم کو حاضر وناظر جان کر توبہ واستغفار کرتے ہیں استغفر اللہ ربی من کل ذنبٍ واتوب الیہ) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم۔ آخر میں میرا سوال اہل علم حضرات سے یہ ہیکہ کیا میچ دیکھنے والے کو زانی یا لٹیرا یا کذاب کہا جاسکتا ہے از روئے شرع رہنمائی فرماکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں کرم ہوگا

العارض: شہباز رضا وتمامی شرکاء اور اگر ایسا نہیں ہے تو قائل پر کیا حکم شرع نافذ ہوگا اسکی بھی وضاحت درکار؟ ہم آپکے جوابات کے منتظر رہیں گے۔ فقط۔ والسلام۔ شہباز رضا نوری، ندیم رضا فیضی، جوہر مظفر پوریائل شہباز رضا

نوری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں برصدق مستفتی کرکٹ کھیلنا اور دیکھنا تضیع اوقات اور حدیث میں تین کھیلوں کے علاوہ حرام ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے اور گناہ توبہ واستغفار کرے مگر اس میں شریک ہونے والے یا دیکھنے والے کو زانی یا لٹیرا کہنا مناسب نہیں ہے کیونکہ زنا وہ گناہ ہے جس کی تحدید نص سے ثابت ہے لھذا قائل اس قول سے رجوع کرے اور توبہ واستغفار کرے اور مؤمن کی دل آزاری سے بچے موعظت حسنہ کو اپنائے وحسن تدبر واخلاق سے کام لے۔

هذا ما ظهر لی وسبحانه تعالی أعلم بالصواب

کتبہ محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

مردہ مرغی فروخت کرنا کیسا ہے؟

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ۔ علمائے اہلسنت و پاسبانِ ملت کی خدمتِ بابرکت میں التجائے نظر رحمت ہے کہ مردہ مرغی فروخت کرنا کیسا ہے کیا کفّار کے ہاتھوں بیچ سکتے ہیں مع حوالہ مفصّل جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ فقط والسلام سائل: محمد وسیم القادری خادم دار العلوم اہلسنت کرم رسول سلگاؤں کھنڈوہ: ایم پی انڈیا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں مردہ مرغی کفّار ومشرکین کے ہاتھوں بیچ سکتے ہیں۔ (بحوالہ فتاوی فیض الرسول ج دوم)

هذا ما ظهر لی وسبحانه تعالی أعلم بالصواب

کتبہ محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

کسی بھی دن ناخن کاٹنے کی کوئی ممانعت نہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ سوال: بدھ کے دن ناخن کاٹنا کیسا ہے؟ اس کے تعلق سے کوئی پوسٹ ہو تو ارسال

فرمائیں۔سائل: راشد مکی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔اعلیٰ حضرت سے اس طرح کا سوال کیا گیا کہ ایک حدیث میں بدھ کے دن ناخن کاٹنے کی ممانعت آئی اور دوسری حدیث میں بدھ کے دن ناخن کاٹنے کی فضیلت آئی،ان دونوں روایتوں میں تطبیق یا ترجیح کی کیا صورت ہے اور بدھ کے دن ناخن تراشنا کیسا ہوگا؟اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:''ناخن کاٹنے سے متعلق کسی دن کوئی ممانعت نہیں،اس لیے کہ دن کی تعیین میں کوئی حدیث صحیح ثابت نہیں،البتہ بعض ضعیف حدیثوں میں بدھ کے دن ناخن کاٹنے کی ممانعت ہے،لہٰذا اگر بدھ کا دن وجوب کا دن آجائے،مثلاً انتالیس دن سے نہیں تراشے تھے،آج بدھ کو چالیسواں دن ہے،اگر آج نہیں تراشتا تو چالیس دن سے زائد ہوجائیں گے،تو اس پر واجب ہوگا کہ بدھ کے دن تراشے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز ومکروہ تحریمی ہے۔اور اگر مذکورہ صورت نہ ہوتو بدھ کے علاوہ کسی اور دن تراشنا مناسب کہ جانب منع کو ترجیح رہتی ہے۔(فتاویٰ رضویہ،ج ۲۲،ص ۶۸۵،ملخصاً)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

از قلم محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

حیلہ شرعی کے بعد چندہ خود اپنے پاس رکھ لینا ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔حضور سید صاحب قبلہ ایک مسئلہ ہے کہ ایک دار العلوم میں ایک حافظ صاحب پڑھاتے ہیں اور ان حافظ صاحب کے پاس دار العلوم کے چندے کی کچھ رقم آتی ہے اور وہ رقم حافظ صاحب بچوں سے حیلہ شرعی کرکے اپنے پاس رکھ لیتے ہیں جب ان سے پوچھا گیا تو کہہ رہے ہیں کہ میں غریب آدمی ہوں میرے لئے صدقہ زکوۃ لینا جائز ہے،اب اسکا جواب عنایت فرمائیں!کہ حافظ صاحب کا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟خادم محمد اسرار الحق رضوی امجدی،دار العلوم گلشن طیبہ قلعہ مسجد رانی بنور ضلع ہاویری کرناٹک

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورتِ مسئولہ میں حکم یہ ہیکہ حافظ صاحب چونکہ مدرس ہیں اور چندہ دہندگان دارالعلوم کیلئے اپنی رقوم انہیں دیتے ہیں لھذا وہ اس رقم کے امین ہوئے اس لئے انہیں مصرفِ زکٰوۃ ہوتے ہوئے بھی نہ خود رکھنے کی اجازت ہے اور نہ حیلہ شرعی کی وکالت کا حق ہی حاصل ہے اس لئے وہ اپنے مذکورِ بالا عمل سے مرتکبِ خیانت ہو رہے ہیں،انہیں یہ ساری رقوم واپس کرنا لازمی ہے ارکانِ ادارہ خواہ اس سے آگاہ ہوں یا نہ ہوں کیونکہ علیم وخبیر خدا تو آگاہ ہے۔

رہا انکا غریب ہونا یا مستحقِ زکٰوۃ وصدقات ہونا اور مصرفِ زکٰوۃ وصدقات ہونا تو دارالعلوم کے علاوہ کی رقوم اگر انہیں ہی مالک بنا کر لوگ دیں تو وہ ضرور انکے لئے جائز وحلال ہونگی۔مگر مذکورہ بالا صورت میں چندہ دہندگان انہیں مالک نہیں بلکہ امین بناتے ہیں اور مدرسہ پر خرچ کرنے کیلئے انکے سپرد کرتے ہیں اس لئے یہ رقم انکے لئے جائز نہیں۔ہاں منتظمینِ مدرسہ اگر ان سے ہی حیلہ شرعی کرانا چاہیں تو مستحق زکٰوۃ ہونے کے سبب انہی سے کرا سکتے ہیں

ھذا ما سنح لی والعلم بالحق عند ربی

کتبـــــــــہ ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

22/محرم الحرام سن 1440 ھجری مطابق 2/1 اکتوبر سن 2018

الجواب الصحیح: شرف الدین رضوی

داڑھی بنانے پر حاصل شدہ اجرت مال حرام ھے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام کہ زید نے سیلون یعنی بال کاٹنے کی دکان چالو کیا ہے جس میں بال کاٹنا داڑھی مونڈنا مساج کرنا وغیرہ وغیرہ کا کام کیا جاتا ہے لیکن اب انکے دوست نے کہا کہ بھائی اس طرح کی کمائی جائز نہیں ہے،تو دریافت طلب بات یہ ہے کہ انکے دوست کی بات کہاں تک درست ہے؟ کیا واقعی اس طرح کی کمائی ناجائز وحرام ہے؟ رہنمائی فرمائیں کرم ہوگا۔سائل:محمد طفیل احمد کانپور

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔سر کے بال مونچھیں وغیرہ بنانا مساج کرنا یہ جائز ہے،البتہ داڑھی مونڈنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت ہے۔درمختار جلد پنجم میں ہے:حرم علی الرجل قطع لحیتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی کو معاف کرنے کا حکم دیا ہے،ویسے بھی داڑھی مونڈوانا مشرکین،اہل کتاب اور

مجوسیوں کیساتھ مشابہت تو ہے ہی، اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ داڑھی مونڈوانے سے خواتین کی مشابہت بھی لازم آتی ہے۔ علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ داڑھی مونڈوانا حرام ہے، چنانچہ ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں: سب اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ داڑھی مونڈوانا جائز نہیں ہے

٢١- [عن أبي هريرة:] قصُّوا الشَّوارِبَ وأَعفوا اللِّحى (أحمد شاكر (١٣٧٧هـ)، مسند أحمد ١٢/١٠٣ • إسناده صحيح • أخرجه أحمد (٧١٣٢) •

اگراس بارے میں کچھ اہل علم کی مختلف رائے بھی ہے تو وہ شاذ ہے، ان کی طرف توجہ بھی نہیں دینی چاہیے۔

کسی حجام کیلئے بھی داڑھی مونڈنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس طرح سے معصیتِ الہی اور معصیت رسول کیلئے تعاون کی راہ نکلتی ہے، چنانچہ داڑھی مونڈنے کی اجرت لینا بھی حرام ہے، داڑھی مونڈنا حرام ہے، اور کسی حجام کو داڑھی نہیں مونڈنی چاہیے، کیونکہ اس میں گناہ کے کاموں میں تعاون ہے، اور اللہ تعالی نے گناہ کے کاموں میں تعاون کرنا حرام قرار دیا۔اور فرمایا: {وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ} گناہ اور زیادتی کے کاموں میں باہمی تعاون مت کرو۔المائدة: ہاں مَردوں کے سر کے بال کاٹنے کیلئے حجامت کا پیشہ اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

هذا ما ظهر لی والعلم عند الله

کتبـــــــــہ: محمد منظور احمد یار علوی

الجواب الصحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

متفرقات

زندہ کے نام سے ایصال ثواب کرنا کیسا ھے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ زندہ انسان کے نام سے قرآن پڑھ کر ایصال ثواب کرسکتے ہیں کیا برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں۔سائل:عبدالمصطفی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں یہ بات صحیح ہے کہ اپنے تمام اعمال نماز روزہ حج وغیرہ ہر قسم کی نیکیوں کا ثواب زندہ اور مردہ دونوں کو بخشنا جائز ہے۔

جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری مصری جلد اول صفحہ ۲۴۰ میں ہے:ان الانسان له ان یجعل ثواب بغیرہ صلاۃ او صوما او صدقة او غیرها کالحج وقراۃ القرآن والاذکار وزیارۃ قبور الانبیاء علیه الصلوٰۃ والسلام والشهداء والاولیاء والصالحین وتکفین الموتی وجمیع انواع البر یعنی اپنی عمل نماز روزہ زکوۃ حج قراۃ قرآن واذکار کا ثواب اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام شہدائے اسلام اولیاء کرام وبزرگان دین کی قبروں کی زیارت کا ثواب اور مردو کی تجہیز وتکفین وغیرہ ہر قسم کی نیکیوں کا ثواب دوسرے کو بخشنا جائز ہے۔

اور بحر الرائق جلد سوم صفحہ ۵۹ میں ہے:لا فرق بین ان یکون المجعول له میتا او حیا یعنی مردہ اور زندہ کو ثواب بخشنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔(فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ ۶۷۹)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

۷/صفر المظفر ۱۴۴۰ھ---17/1 اکتوبر 2018

زندہ انسان کے نام سے قرآن خوانی کرنا کیسا ھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ زندہ انسان کے نام سے قرآن پڑھ کر ایصال ثواب کرسکتے ہیں کیا برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں: سائل عبدالمصطفی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ زندہ انسان کے نام سے قرآن پڑھ کر و دیگر اعمال صالحہ کر کے ایصال کرنا جائز و درست ہے۔ (ھکذا فی فتاوی فیض الرسول المجلد الثانی صفحہ 576)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: عبدالستار رضوی احمد القادری

۷/ صفر المظفر ۱۴۴۰ھ۔ 17/1 اکتوبر 2018

الجواب صحیح: محمد شکیل اختر قادری برکاتی

ہندو کے کھانے پر فاتحہ دینا کیسا ہے؟

سوال: سلام مسنون کیا حکم ہے ہندو کے کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنے کا؟ اور 10 بی بی یا سیدہ بی بی کی کہانی پڑھنے کا؟ سائل غلام غوث قادری

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کافر کی کوئی نیاز کوئی عمل قبول نہیں نہ ہرگز اس پر ثواب ممکن جسے پہنچایا جائے جیسا کی پارہ ۱۹۔ میں ہے: **وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا**۔ اس کے کھانے پر فاتحہ دینا اس کے ثواب پہنچنے پر اعتقاد کرنا ہے اور قرآن عظیم کے خلاف ہے جو شخص ایسا کرے اس پر توبہ فرض ہے بلکہ تجدید اسلام و نکاح بھی چاہیئے (فتاوی رضویہ جلد دہم صفحہ ۳۲۹)

دس بی بی کی کہانی یا سیدہ بی بی کی کہانی کے بارے میں کوئی روایت نہیں ملتی ہے ایسی کہ جس سے معلوم ہو کہ دس بی بی کی کہانی یا سیدہ بی بی کی کہانی صحیح ہو۔ آج کل کی عورتوں نے بہت زیادہ اس چیز کو اہمیت دیدی ہے لہذا عورتوں کو اس چیز سے روکا جائے اور ان کو مسئلہ بتایا جائے کیونکہ اس کے بارے میں کوئی دلیل نہیں ملتی ہے

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد افسر رضا

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر انگوٹھا چومنے کی دلائل

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر انگوٹھا چومنے کی دلیل کیا ہے حضرت بالتفصیل جواب عنایت فرمائیں۔محمد نور عالم (آسام)

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں عرض ہے کہ بیشک اذان میں حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔

طحطاوی علی مراقی الفلاح مصری صفحہ ۱۲۲ اور رد المحتار جلد اول مصری صفحہ ۲۷۹ ہے: یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشهادة صلی الله علیك یا رسول الله وعند الثانیة منها قرت عینی بك یا رسول الله ثم یقول اللهم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابهامین علی العینین فانه صلی الله علیه وسلم یکون قائدا له الی الجنة کذا فی کنز العباد قهستانی ونحوه فی فتاوی الصوفیه یعنی مستحب ہے کہ اذان میں پہلی بار اشهد ان محمدا رسول الله سنے تو صلی اللہ علیک یا رسول اللہ کہے اور جب دوسری بار کہے تو قرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہے اور پھر اللہم متعنی بالسمع والبصر کہے اور یہ کہنا انگوٹھوں کے ناخن پر رکھنے کے بعد ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رکاب اقدس میں جنت میں لے جائیں گے ایسا ہی کنز العباد میں ہے یہ مضمون جامع الرموز علامہ قہستانی کا ہے اور اسی کے مثل فتاویٰ صوفیہ میں ہے (انوار الحدیث)

اور ناخن ہی چومنے میں ایک نکتہ ہے جسکو تفسیر خازن وروح البیان وغیرہ نے پارہ ۸ سورہ اعراف زیر آیت بدت لهما سوآتهما میں بیان فرمایا ہے کہ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کا لباس ناخن تھا یعنی تمام جسم شریف پر ناخن تھا جو کہ نہایت خوبصورت اور نرم تھا عتاب الٰہی میں وہ کپڑا اتارلیا گیا مگر انگلیوں کے پوروں میں بطور یادگار باقی رکھا گیا لہذا معلوم ہوا کہ ناخن ہمارا جنتی لباس ہے جنت تو حضور کے صدقے میں ملے گی لہذا حضور کے نام پر ہم جنتی لباس کو چوم لیتے ہیں جیسے کعبہ معظّمہ میں حجر اسود کو چومتے ہیں کہ وہ جنتی پتھر ہے (جاء الحق صفحہ ۳۸۵) (مزید معلومات کے لئے جاء الحق صفحہ ۳۷۶ سے مطالعہ کریں)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

۲۳/۱/۱۴۴۰ محرم الحرام=2018/10/04

قبرستان کے لیے غیر مسلم سے پیسہ لینا کیسا

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام کہ قبرستان کے لیے غیر مسلم سے پیسہ لینا کیسا ہے حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔سائل: محمد انس الدین متعلم مدرسہ مدینۃ العلوم غریب نواز مدینہ مسجد جاجموٴ کانپور

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ صورت مستفسرہ میں علماء کرام کا موقف یہ ہے کہ کفار کا دیا ہوا روپیہ قبرستان میں لگانے میں کوئی قباحت نہیں ہے جب کہ آئندہ کسی نقصان کا اندیشہ نہ ہو،جیسا کہ بحر العلوم حضرت علامہ مولانا مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے:اس چندہ سے آئندہ مسلمانوں کے حقوق میں خلل پڑنے کا اندیشہ نہ ہو اور وہ قبرستان پر آئندہ کوئی حق نہ جلائیں تو وہ چندہ قبرستان میں لگانے میں کوئی قباحت نہیں۔(فتاوی بحر العلوم،جلد دوم،صفحہ نمبر ۳۸)

هذا ما ظهر لی و الله سبحانه وتعالی أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء الله النعیمی

۲۲/۱/۱۴۴۰ محرم الحرام=2018/10/03

قبرستان میں قرآن مجید پڑھنا کیسا؟

قبرستان میں قرآن مجید پڑھنا کیسا ہے۔بحوالہ قرآن واحادیث کی روشنی میں جواب مطلوب ہے۔سائل: محمد احمد رضا اشرفی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں اجلہ اطبائے روحانی یعنی فقہائے اسلام نے اب چند شرطوں کے ساتھ قبر پر قرآن شریف و دیگر اذکار بصورت ذکر لسان جلی کی اجازت دیدی ہے حالانکہ صدر اول میں اس کی اجازت نہیں تھی کہ محل جنازہ ذکر قلبی کا

مستحق ہے مگر اختلاف ازمنہ وامکنہ سے احکام متغیر ہو گیا ہے اور بلند آواز سے پڑھنے کی اجازت ہو گئی ہے مگر خیال رہے کہ قبر کے قریب جانے کے لئے دوسری قبر کو پیر نہ لگے۔ مزید تفصیل فتاویٰ رضویہ قدیم ج چہارم ص 184 میں دیکھیں۔

هذا ما ظهر لی وسبحانه تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبـــــــــہ: محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

جو اشیاء مسجد کے کام کی نہ ہوں انہیں مسلمان کے ہاتھ فروخت کرنا جائز ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس ذیل میں میرے شہر کی مسجد ہے جس کے دروازے کو بدلنا چاہتے ہیں تاکہ A/C کے لیے شیشے والا دروازہ لگایا جائے لہذا قابلِ دریافت امر یہ ہے کہ پرانے دروازے کو کیا کریں؟ برائے مہربانی علماء کرام رہنمائی فرمائیں عین نوازش ہوگی۔ سائل: محمد شکیل احمد دہلوی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صورت مستفسرہ میں فقہائے کرام کا موقف یہ ہے کہ اگر واقعی بطور ضرورت مسجد کے دروازے کو بدلنا چاہتے ہیں تو شرعی رو سے اس کی ممانعت نہیں ہے، اس کو بیچ بھی سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اس کو کفار ومشرکین کے ہاتھ نہ بیچے بلکہ مسلمان ہی کے ہاتھ فروخت کرے اور خریدنے والے مسلمان پر لازم ہے مسجد کے دروازے کی بے ادبی کی جگہ استعمال نہ کرے، جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: فرش جو خراب ہو جائے کہ مسجد کے کام کا نہ رہے جس نے وہ فرش مسجد کو دیا تھا وہ اس کا مالک ہو جائے گا جو چاہے کرے اور اگر مسجد ہی کے مال سے تھا تو متولی بیچ کر مسجد کے جس کام میں چاہے لگا دے اور مسجد کی لکڑیاں یعنی چوکھٹ، کواڑ، کڑی، تختہ، یہ بیچ کر خاص عمارت مسجد کے کام میں صرف ہو۔ لوٹے، رسی چراغ، بتی، فرش چٹائی کے کام میں نہیں لگا سکتے، پھر ان چیزوں کی بیع کافر کے ہاتھ نہ ہو بلکہ مسلمان کے ہاتھ۔ اور مسلمان ان کو بے ادبی کی جگہ استعمال نہ کرے۔ (فتاویٰ رضویہ، کتاب الشرکہ، جلد ۱۶، صفحہ نمبر ۴۰۸)

هذا ما ظهر لی واللہ سبحانه وتعالیٰ أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری لکھنؤ یوپی

۲۱/۱/۱۴۴۰ محرم الحرام =2018/10/02

پایا ہوا سامان کا استعمال کرنا درست نہیں

سوال: مرغا کہیں سے آیا زید نے پکڑ کر اپنے پاس رکھا اور مرغا کے کھلانے میں خود کا خرچ کیا تو کیا زید اب اس مرغا کو کھا سکتا ھے جب کہ مرغا کے مالک کا کوئی پتہ نہیں ھے۔ سائل عبداللہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

زید نے جانور کو جس قدر کھلایا زید کا احسان ہے اسکا صلہ زید ان شاء اللہ تعالی پائے گا۔ مگر مرغا کھانے کی اجازت نہیں ھے اس لئے کہ ملکیتِ تامہ نہیں۔ اور زید کے پاس مرغا لقطہ ھے اور لقطہ کو لقیط استعمال میں نہیں لا سکتا ہے۔

ہاں مالک مل جائے اور لقطہ مالک کو دے دے اور جو خرچ زید نے مرغا پہ کیا ہے مالک سے اتنا خرچ لے جتنا کیا ہے۔ اگر تلاش کرنے کے بعد بھی مالک نہ ملا تو اس صورت حال میں زید لقطہ کو مالک کے نام سے کسی مستحق زکوۃ کو دے دے زید بری الذمہ ھو جائے گا، لقطہ اٹھانے والا ضامن ھو جاتا ھے ھر طرح کی دیکھ بھال کرے گا جس نے کسی کا جانور یا جو بھی سامان اٹھا لیا ھے اس پر خرچ بھی کرے گا اور مالک کو تلاش کر کے مال مالک کے حوالہ کرے، اگر ایسا کر سکتا ہے تو لے ورنہ نہ لے۔ (تفصیل بھار شریعت میں دیکھیں)

کتبہ: عبدالوھاب رضوی اشرفی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

اگر کسی ھندو عورت نے کسی مسلمان بچے کو اپنا دودھ پلایا ھو تو اس کا کیا مسئلہ ھو گا

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ ایک مسلمان عورت کو بچی پیدا ہوئی اور دودھ جلد نہیں ہونے کی وجہ سے ایک کافر عورت نے دودھ پلا دیا اس کے متعلق رہنمائی فرمائیں جزاک اللہ۔

سائل: محمد سلطان رضا مصباحی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

کافرہ عورت کا دودھ پاک ہے، بچے کو پلانا گناہ نہیں ہے بلکہ جائز ہے لیکن جہاں تک ہوسکے مسلمان دین دار عورت سے پلوایا جائے، کیونکہ کافرہ کا دودھ پلانے کی وجہ سے اس کے برے اخلاق وعادات بچے کے اندر سرایت کرسکتے ہیں۔ ولا ينبغي للرجل أن يدخل ولده إلى الحمقاء لترضعه لأن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن لبن الحمقاء "وقال اللبن يعدي۔ (البحر الرائق: ۳/ ۳۸۷)

والله تعالى اعلم بالصواب

کتبــــــہ: محمد یوسف رضا قادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء الله النعیمی

اگر کوئی شخص مرنے سے پہلے یہ کہ جائے کہ مجھے فلاں جگہ ہی دفن کرنا تو کیا ایسا ہی کیا جائگا

سوال: اگر کوئی شخص مرنے سے پہلے یہ کہ جائے کہ مجھے فلاں جگہ ہی دفن کرنا تو کیا ایسا ہی کیا جائے گا یعنی مرنے والے کی مانی جائگی۔ رہنمائی فرمائیں مہربانی ہوگی: سائل محمد مدثر رضا نظامی۔

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

کسی شخص نے وصیت کی کہ میرا جنازہ فلاں بستی یا شہر میں لے جایا جائے اور وہاں دفن کیا جاوے اور وہاں میرے تہائی مال سے ایک رباط (سرائے) (3) تعمیر کیا جائے تو یہ رباط تعمیر کرنے کی وصیت جائز ہے اور جنازہ وہاں لے جانے کی وصیت باطل اور اگر وصی بغیر ورثہ کی اجازت ورضامندی کے اس کا جنازہ وہاں لے گیا تو اس کے اخراجات کا ضامن خود ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ نہدہم) (عالمگیری جلد ۶ صفحہ ۹)

والله تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد افسر رضا

الجواب صحیح: محمد نعمت الله رضوی

قسم کا کفارہ کیا دینا ہے؟

قسم کا کفارہ کیا دینا ہے؟سائل :توقیر خان

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید لا یؤاخذ کم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذ کم بما عقدتم الایمان فکفارتہ اطعام عشرۃ مسٰکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام ذلك کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم واحفظوا ایمانکم کذلك یبین اللہ لکم اٰیٰتہ لعلکم تشکرون ۔۔ اللہ (عزوجل) تمھاری غلط فہمی کی قسموں پر تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنھیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکین کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انھیں کپڑا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جوان میں سے کسی بات پر قدرت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمھاری قسموں ا کفارہ ہے جب قسم کھاؤ۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ (عزوجل) اپنی نشانیاں تمھارے لیے بیان فرماتا ہے تا کہ تم شکر کرو۔ (القرآن پ ۷، المائدہ:۸۹)

قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس ۱۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے (''تبیین الحقائق''، کتاب الأیمان، ج ۳) (حوالہ بہار شریعت، حصہ 9، قسم کے کفارہ کا بیان) تتمہ جواب سید شمس الحق برکاتی مصباحی اوران مذکورہ بالا صورتوں پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں تین دن کا روزہ بھی قسم کا کفارہ ہے جو اسی آیت میں مذکور ہے (متمم)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: ابو حنیفہ محمد اکبر اشرفی رضوی، مانخورد ممبئی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

کیا قرآن شریف کی قسم کھانے سے قسم مانی جائے گی یا نہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام کہ ایک شخص نے زبانی قرآن پاک کی قسم کھالی ہے کہ اب ہم واپس گھر نہیں جائینگے اور 11 سال بیت گئے اب اس کو گھر جانے پر ہم لوگ مجبور کر رہے ہیں تو

مسئلے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ آگاہ فرمادیں نوازش ہوگی! کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا تفصیل سے بتائیں! سائل محمد تو قیر خان

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قرآن مجید کی قسم پہلے متعارف نہ تھی اس لئے شرعی نہ تھی جیسا کہ صاحب ہدایہ نے اس کی تعلیل میں فرمایا لانہ غیر متعارف لیکن اب اس قسم کی قسم متعارف ہے اسی لئے قرآن کریم کی قسم بھی جمہور کے نزدیک شرعی قسم ہے اوراس پر شرعی قسم کے احکام مرتب ہونگے۔

عمدۃ الرعایہ درمختار اور فتح القدیر میں ہے: لا یخفی ان الحلف بالقرآن الاٰن متعارف فیکون یمینا اور فتاوی عالمگیری میں بھی اسی کے مثل ہے اور حضور صدر الشریعہ تحریر فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی قسم اللہ کی قسم ہے ان الفاظ سے قسم ہوجاتی ہے انتہی بالفاظہ (بہارشریعت) اب جبکہ زید نے قرآن کی قسم کھائی ہے لہذا اب اگراس قسم کو توڑا تو حانث ہونے کے صورت میں قسم کا کفّارہ دینا ہوگا (فتاوی فیض الرسول) تکمیل کفارہ قسم کے السلام 1 گردن آزاد کرنا 2 دس مسکینوں کا کھانا کھلانا یا یا انہیں کپڑے پہننا 3 تین روزے رکھنا ان مذکورہ بالا میں سے جوبھی کرے قسم کا کفارہ ہوجائیگا (تکملہ من برکاتی)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: از سید شمس الحق برکاتی مصباحی

سر کا بال یا داڑھی میں کالی مہندی یا خضاب لگانا کیسا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت مسلہ ذیل میں ڈائی لگانا یعنی بال ڈاڑھی کالا کرنا کیسا ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیکر شکریہ کا موقع دیں فقط والسلام۔ سائل: عبد القادر حبیبی ہاشمی پڑتاپ گڑھ یوپی سعودی دمام

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سر کا بال یا داڑھی میں کالی مہندی یا خضاب یا کسی کیمیکل کے ذریعے یا ایسا تیل کا استعمال کرنا جس سے بال کالا ہوجاے ایسا کرنا ناجائز وحرام ہے۔ (فتاوی فقیہ ملت)

واللہ تعالی اعلم

کتبـــــــــــــہ:عبدالستار رضوی احمد القادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھر ملا تو غسل و کفن دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے

السلام علیکم ورحمت اللہ و برکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلے میں مردہ کا سر نا ہواور جسم کا باقی حصہ ہوتو کیا اس کا جنازہ پڑھائی جائے گی یا نہیں حوالے کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔سائل: محمد شہزاد الہ آباد

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔نماز جنازہ پڑھی جائے گی جسم کا بعض حصہ ملے تو اس کی چند صورتیں ہیں، آدھے سے زیادہ حصہ ملا خواہ اس میں سَر ہو یا نہ ہونماز جنازہ پڑھی جائے گی،اور آدھا ملا تو اگر سَر بھی ہے تو پڑھی جائے گی ورنہ نہیں حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھر ملا تو غسل وکفن دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے اور نماز کے بعد وہ باقی ٹکڑا ابھی ملا تو اس پر دوبارہ نماز نہ پڑھیں گے اور آدھا دھر ملا تو اگر اس میں سر بھی ہے جب بھی یہی حکم ہے اور اگر سر نہ ہو یا طول میں سر سے پاؤں تک دہنا یا بایاں ایک جانب کا حصہ ملا تو ان دونوں صورتوں میں نہ غسل ہے، نہ کفن، نہ نماز، بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔(بہار شریعت حصہ ٤ بحوالہ عالمگیری، درمختار وغیرہما) اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہوتو سینہ تک اکثر ہے،اور پاؤں کی جانب سے ہوتو کمر تک۔(المرجع السابق)

واللہ تعالی اعلم

کتبہ محمد اشفاق احمد علیمی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

یانبی سلام علیک پر اعتراض کا جواب؟

سوال: یا نبی سلام علیہ سلام ہے تو سلام تو پورا کرنا چاہیئے یا نبی السلام علیکم تو یا نبی سلام علیہ کیوں پڑھتے ہیں اس کا بھی جواب عنایت فرمائیں، حوالے کے ساتھ جلد از جلد یے بھی کسی نے مجھ سے پوچھا ہے اسے بتانا ہے۔سائل رضوی ریاست علی اشرفی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

حضرت معاذ بن انس سے بھی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے ہم معنی زیادتی کی اور پھر دوسرا آیا اس نے عرض کیا السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ تو فرمایا چالیس اور فرمایا یونہی زیادتیاں ہوتی رہیں گی، (ابوداؤد) یعنی یہ ثواب صرف مغفرتہ تک محدود نہیں بلکہ کلمات بڑھاتے جاؤ گے ثواب فی کلمہ دس کے حساب سے بڑھتا جائے گا، یہاں مرقات نے فرمایا کہ السلام علیکم بھی جائز ہے سلام کو نکرہ کر کے السلام کے معنی ہیں وہ سلام یعنی اللہ تعالیٰ کا سلام یا آدم علیہ السلام کا سلام جو انہوں نے فرشتوں کو کیا تھا ورتم پر بھی ہو،قرآن مجید میں دوطرح سکام مذکور ہیں رب فرماتا ہے السلام علی من اتبع الھدٰی (پارہ ۲۰) یہاں السلام معرفہ ہے

اور دوسری جگہ ارشاد ہے سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین

یہاں سلام نکرہ ہے ضلاصہ کلام یہ ہے کہ جب سلام دونوں طرح مذکور ہے تو یا نبی سلام علیک کہنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کا معنی ہے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو۔(مرات المناجیح جلد ششم صفحہ ۲۳۶)

واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم باالصواب

کتبـــــــہ:محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

ھونٹ کے نیچے کا بال داڑھی میں شمار ھے یا نھیں

بہت سے لوگ ہونٹ کے نیچے کا بال صاف کر لیتے ہیں کیا وہ داڑھی میں شمار نہیں ہے؟ داڑھی کے حدود کہاں سے کہاں تک ہے؟ حوالہ کے ساتھ بتادیں نوازش ہوگی۔سائل: عبدالرؤف برکاتی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور

عرضًا (چوڑائی میں) اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں، یوں ہی گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں یہ بال قدرتی طور پر موئے ریش سے جدا ممتاز ہوتے ہیں اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر جانب ذقن جاتا ہے یہ بال اس راہ سے جدا ہوتے ہیں نہ ان میں موئے محاسن کے مثل قوت نامیہ، ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعث تشویہِ خلق و تقبیحِ صورت ہوتی ہے جو شرعا ہرگز پسندیدہ نہیں۔ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ 22/596)

فتاوی عالمگیری میں ہے: نتف الفنیکین بدعة وھو جنب العفقة وھی شعر الشفة السلفی دونوں کوٹھوں کو اکھاڑنا بدعت ہے اور وہ بچی کے دونوں جانب کے بال ہیں اور بچی نچلے ہونٹ کے بال ہیں۔ (عالمگیری 5)

سرکار اعلی حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں بال بداہۃً سلسلہ ریش میں واقع ہیں کہ اس سے کسی طرح امتیاز نہیں رکھتے تو انھیں داڑھی سے جدا ٹھہرانے کی کوئی وجہ وجیہ نہیں۔ وسط میں جو بال ذرا سے چھوڑے جاتے ہیں جنھیں عربی میں عنفقة اور ھندی میں بچی کہتے ہیں۔ داخل ریش ہیں (جیسا کہ امام بدرالدین عینی نے اس کی تصریح فرمائی اور ان سے سیرت شامیہ میں نقل کیا گیا۔ت) ولہذا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہوا کہ جو کوئی انھیں منڈاتا اس کی گواہی رد فرماتے (جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ میں ذکر فرمایا۔ت) تو بیچ میں یہ دونوں طرف کے بال جنھیں عربی میں فنیکین ھندی میں کوٹھے کہتے ہیں کیونکر داڑھی سے خارج ہوسکتے ہیں داڑھی کے باب میں حکم احکم حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (داڑھیاں بڑھاؤ اور زیادہ کرو۔ت) ہے تو اس کے کسی جز کا مونڈنا جائز نہیں۔ (صحیح البخاری کتاب اللباس باب اعفاء اللحی) لاجرم علماء نے تصریح فرمائی کہ کوٹھوں کا نتف یعنی اکھیڑنا بدعت ہے امیر المومنین عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایسے شخص کی گواہی رد فرمائی۔ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ 22/597)

اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: بچی کے اغل بغل کے بال مونڈانا یا اکھیڑنا بدعت ہے" (بہار شریعت 16) لیکن ایک بات اور ہے کہ اگر بچی کے بال اتنے طویل اور کثیر ہو جائیں کہ کھانے پینے اور کلی کرنے میں رکاوٹ بنیں تو انھیں بقدر حاجت کاٹنا جائز ہے۔ (خزانۃ الروایات میں ہے)

"یجوز قص الاشعار التی کانت من الفنیکین اذا زحمت فی المضمضة او الاکل او

الشرب" اگر نچلے ہونٹ کے دونوں کناروں کے بال کلی کرنے اور کھانے پینے میں رکاوٹ ہوں تو انھیں کترنا جائز ہے۔(خزانۃ الروایات)

سرکار اعلی حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: ہاں اگر یہاں بال اس قدر طویل وانبوہ ہو کہ کھانا کھانے، پانی پینے، کلی کرنے میں مزاحمت کریں تو ان کا قینچی سے بقدر حاجت کم کر دینا روا ہے۔(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ 22/599)

واللہ ورسولہ اعلم

کتبـــــــہ: سید فیضان القادری

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

انسان کا تھوک اور بلغم پاک ہے یا ناپاک ہے

سوال: بارگاہ عالیہ میں ایک چھوٹا سا سوال عرض ہے: انسان کا تھوک اور بلغم پاک ہے یا ناپاک اور نابالغ بچہ بھلے دو مہینے کا ہو اگر پیشاب کر دے تو نہانا ضروری ہے کہ نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں مع حوالہ سائل: محمد مدثر رضا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

1) آدمی کا لعاب و پسینہ پاک ہے۔(ھدایہ میں ہے: لانهما يتولدان من لحمه فأخذ أحدهما حكم صاحبه (اى العرق واللعاب) بلغم میں تفصیل ہے جو بلغم سر سے نازل ہونے والا ہے بالاتفاق پاک اور غیر ناقص وضو ہے مگر جو پیٹ سے منہ کی طرف مرتقی (اوپر چڑھنے والا) ہے وہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام محمد رضی اللہ عنہ کے نزدیک پاک اور غیر ناقص وضو ہے اور امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کے نزدیک نجس و ناقض للوضو ہے (بلغم کی تفصیل: ھدایہ: جلد اول: صفحہ (25): حاشیہ (6)

2) شیر خوار بچہ کا پیشاب بھی نجاست غلیظہ ہے اس میں سب کا اتفاق ہے لیکن یہ موجب غسل نہیں ہے جتنی دوری میں لگا ہے اس کو دھولے اور اگر درہم سے کم لگا ہے تو اس کے ساتھ بھی نماز ہو جائے گی تفصیل (مسلم شریف: جلد اول: باب حکم بول طفل الرضیع میں ملاحظہ فرمائیں)

واللہ ورسولہ اعلم

کتبہ محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

رشوت سود ڈاکہ کی رقم کا حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ کسی شخص کے پاس رشوت، سود، ڈاکہ وغیرہ کے پیسے ہیں اب اس شخص نے ان تمام چیزوں سے توبہ کرلی ہے تو ان پیسوں کا کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صورت مسئولہ میں شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ نے فرمایا سود ورشوت اور اسی قسم کے حرام وخبیث مال جن سے لیا ہے اگر وہ لوگ معلوم ہیں تو انھیں واپس دینا واجب ہے۔ اور اگر معلوم نہ رہے تو تمام کا تمام بغیر ثواب کی نیت کے صدقہ کرنا واجب ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 19 صفحہ 656 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزھری

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

موبائل سے قرآن شریف کی آیت اڑانا کیسا ہے

سوال: موبائل سے قرآن کی کوئی آیت جو ایم پی تھری یا پی ڈی ایف یا پھر اینڈرائیڈ ایپ کی شکل میں ہے، ڈیلیٹ کرنا کیسا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟ کہیں یہ قرآن کو مٹانا، یا ختم کرنا تو نہیں؟۔ سائل مسافر زندگی۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر جائز مقصد کیلئے ہو تو ان جدید آلات سے قرآن کا حذف کرنا ڈیلیٹ کرنا جائز ہے مثلاً کوئی چیز لوڈ کرنی ہے اور اس میں گنجائش نہیں تو قرآن پاک کو ڈیلیٹ کر کے دوسری چیز لوڈ کی جاسکتی ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: ولو محا لوحاً کتب فیہ القرآن و استعملہ فی امر الدنیا یجوز (جلد اول ص/ ۳۲۲) (موبائل فون کے ضروری مسائل صفحہ نمبر 157)

خلاصہ: - وقت ضرورت قرآنی آیت کو حذف کرسکتے ہیں

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد صادق رضا

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

غیر متشرع کسے کہتے ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ (1) غیر متشرع کسے کہتے ہیں اور اسکی پہچان کیا ہے۔ (2) کیا غیر متشرع آذان وتکبیر دے سکتا ہے نیز اس کا مکبر بننا کیسا ہے۔ (3) کیا حضرت ام ایمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔ قرآن احادیث اوراقوال فقہا کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں نوازش ہوگی؟ سائل: حسن نوری مہاراشٹر

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

1) غیر متشرع جس کو فاسق بھی کہا جاتا ہے؟ اس کی پہچان یہ ہے کہ جھوٹ بولنا نماز نہ پڑھنا حد شرع سے کم داڑھی رکھنا الختصر جو ایسے امور کو کا عامل نہ ہو جن امور کی تعمیل کو شرع شریف نے واجب وضروری قرار دیا ہو؟

2) فاسق معلن کو مؤذن مقرر نہیں کرنا چاہئے ہاں اگر کبھی اتفاقا وہ اذان یا اقامت کہ دی تو اذان واقامت ہوجائے گی مگر اذان کا اعادہ کر لینا بہتر ہے فتاوی رضویہ میں ہے: ولھذا مندوب ہے کہ اگر فاسق نے اذان دی ہو تو اس پر قناعت نہ کریں بلکہ دوبارہ مسلمان متقی پھر اذان دے۔۔۔ (فتاوی رضویہ جلد دوم) یہ حکم تب ہے جب کسی طرح کے فتنے کا کوئی خوف نہ ہو مثلا کسی اثر ورسوخ والے فاسق نے اذان دے دی اگر اعادہ کیا جائے تو فتنہ کردیگا ایسی صورت مین اعادہ کی ضرورت نہیں۔

3) سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابولہب کی لونڈی "حضرت ثویبہ" کا دودھ نوش فرمایا پھر اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دودھ سے سیراب ہوتے رہے، پھر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو اپنے ساتھ لے گئیں اور اپنے قبیلہ میں رکھ کر آپ کو دودھ پلاتی رہیں اور انہیں کے پاس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دودھ پینے کا زمانہ گزرا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۸) حضرت ام ایمن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ کی کنیز تھیں یہ مبارک خاتون ہمارے نبی کی پرورش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اس مناسبت سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ماں کہکر خطاب فرمایا لیکن حقیقت یہ ہیکہ ہمارے نبی نے ان ہی تینوں مذکورہ خواتین کا دودھ نوش فرمایا تھا۔

واللہ اعلم واحکم

از قلم محمد امجد رضا

الجواب صحیح: والمجیب نجیح فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

مالدار سے کتنے سال پہلے غریب جنت میں جائینگے

سوال: السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔علمائے کرام کیا فرماتے ہیں اس مسئلے کے بارے میں کی مالدار سے کتنے سال پہلے غریب جنت میں جائینگے؟ زید کا کہنا ہے 70 سال پہلے اور بکر کہنا ہے 500 سال پہلے جنت میں جائینگے؟ زید کا کہنا سہی ہے یا بکر کا۔اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا فرمان ہے۔حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائے مہربانی ہوگی؟ سائل محمد رضوان خان قادری بہرئچی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں ایک بار فقراء صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنا قاصد بھیجا جس نے حاضر خدمت ہوکر عرض کی میں فقراء (یعنی غریبوں) کا نمائندہ بن کر حاضر ہوا ہوں مصطفی جان رحمت نے ارشاد فرمایا تمہیں بھی مرحبا اور انہیں بھی جن کے پاس سے تم آئے ہو! تم ایسے لوگوں کے پاس سے آئے ہو جن سے میں محبت کرتا ہوں۔قاصد نے عرض کیا یارسول اللہ فقراء نے یہ گزارش کی ہے کہ مال دار حضرات جنت کے درجات لے گئے! وہ حج کرتے ہیں اور ہمیں اس کی استطاعت نہیں، وہ عمرہ کرتے ہیں اور ہم اس پر قادر نہیں، وہ بیمار ہوتے ہیں تو اپنا زائد مال صدقہ کر کے آخرت کے لئے جمع کر لیتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میری طرف سے فقراء کو پیغام دو کہ ان میں سے جو اپنی غربت پر صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے اسے ایسی باتیں ملیں گی جو مال داروں کو حاصل نہیں، (1) جنت میں ایسے بالا خانے یعنی بلند محلات ہیں جن کی طرف اہل جنت ایسے دیکھیں گے جیسے دنیا والے آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہیں، ان میں صرف فقراء یعنی غربت اختیار کرنے والے نبی، شہید، فقیر اور فقیر مومن داخل ہوں گے (2) فقراء مال داروں سے قیامت کے آدھے دن کی مقدار یعنی 500 سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے (احیاء العلوم جلد 4، صفحہ 596) (اور قوت القلوب جلد 1، صفحہ 436) لہذ اصورت مزکورہ میں بکر کا قول درست ہے۔

واللہ تعالی اعلم

کتبہ: عبد الستار رضوی

14، جمادی الثانی 1439ھ بمطابق 5، فروری 2018 عیسوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

کسی کو شراب پیلانا از روئے شرع کیسا ہے

سوال: زید عالم دین ہے عمدہ صلاحیت کا مالک ہے گاؤں کی مسجد کا امام ہے پر گاؤں کے جتنے ذمہ دار لوگ ہیں ان سبھوں کی اوقات سے زیادہ تعظیم وتکریم کرتا ہے پنچایت کے لیڈروں سے گہرا تعلق ہے یہاں تک کہ پنچایت کے مکھیا کو دارو پینے کی خاطر پیسے تک دیتا ہے ایک روز گاؤں کے کسی عالم دین سے زید کی بات بگڑ گئی زید نے مکھیا کو رشوت دیکر اس عالم دین کو پٹائی کھلوایا اب زید کے اوپر حکم شرع کیا عائد ہوگا علمائے ذوی الاحترام رہنمائی فرمائیں ترتیب کے ساتھ جواب مرحمت فرمائیں تو اورنوازش ہوگی؟ سائل محمد نور الھدی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئولہ میں برصدقِ مستفتی مذکورہ عالم اگر مکھیا کو دارو پینے کے لیے روپیہ دیتا ہے تو وہ بھی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا کی رضا بالحرام حرام ۔لقولہ تعالی: تعاونوا علی البر و التقوی ولاتعاونو علی الاثم والعدوان ۔لھذا عالم صاحب توبہ کریں اور ان مذموم حرکات سے اجتناب کریں خیرات وصدقات کریں ،ان الحسنات یذھبن السیئات نیز جس عالم دین کو بلا وجہ اپنے اثر ورسوخ کی بناء پر زدوکوب کروایا ہے ان سے معافی مانگے کہ یہ حقوق العباد میں سے ہے۔

واللہ اعلم با الصواب

کتبہ: محمد شرف الدین رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

تھوڑی سی افیون مرض کی غرض سے کھانا جائز ہے یا نہیں

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید پیٹ کا مریض ہے دوائی جب تک کھاتا ہے تب تک ٹھیک رہتا ہے اس کے بعد پھر پریشانی بڑھ جاتی ہے۔اب ڈاکٹر کا کہنا ہے

کہ تھوڑا سا آفیم کھلا دو ٹھیک ہو جائے گا۔ آفیم میں نشہ ہوتا ہے۔ اور ڈاکٹر بھی غیر مسلم ہے۔ اب زید کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی؟ سائل: محمد رضوان خان قادری صحبتیا بہرآئچ شریف یوپی انڈیا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

بضرورت دوا قلیل المقدار افیون کہ اس قدر سے نشہ وسرور یا عقل وحواس میں تغیر وفتور اصلاً نہ پیدا ہو استعمال کرنا جائز ہے اور شوق کی راہ سے بطور مشغلہ کھانا جس طرح عام کھانے والے اپنے پیچھے لت لگا لیتے ہیں مطلقاً جائز نہیں اگر چہ نشہ نہ کرے اگر چہ بوجہ اپنی قلت کے اس قابل ہی نہ ہو۔

ردالمحتار میں ہے: البنج والافیون استعمال الکثیر المسکر منه حرام مطلقا واما القلیل فان کان للهو حرم وان للتداوی فلا ملتقطا بھنگ اور افیون کا کثیر استعمال جو نشہ لائے مطلقاً حرام ہے اور اس میں قلیل اگر لہو کے لئے ہے تو حرام اور اگر علاج معالجہ کے لئے ہے تو حرام نہیں اھ (ردالمحتار کتاب الاشربہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

کھانے والے کی خاص نیت سے خدا کو خبر ہے بعض دوا کا نرا بہانہ ہی کرتے ہیں، انہیں مفتی کا فتوٰی نفع نہ دے گا واللہ یعلم المفسد من المصلح (اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے۔ حتی الامکان بچے اور اگر ایسی ہی ضرورت شدیدہ ہو تو خالی کھانے سے یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ مرض کے مناسب کسی نسخہ میں اتنا جزشریک کرلیں کہ ایک دن کی قدر شربت میں بہت قلیل مقدار آئے جس پر نشہ وغیرہ کا گمان نہ ہو اس تقدیر پر اس کی صورت بھی اہل لہو کی مستعمل صورت سے جدا ہو جائے گی اور موضع تہمت پر موقوف بھی نہ ہوگا۔ (فتاوی رضویہ مترجم ۲۵)

از قلم: محمد اشفاق احمد علیمی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

یہ کہنا کہ بیماری لا علاج ہے از روئے شرع درست نہیں

اسلام علیکمو رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا سوال یہ ہے کہ اک ایسا شخص جسکی بیماری اتنی بڑھ گئی ہے کہ ڈاکٹر نے اسکے پاؤں کاٹنے کا کہہ ہے، یعنی علاج ممکن نہیں، تو اب اسے دوا کے ساتھ دعا کی زیادہ ضرورت ہے تو کسی نے مشورہ دیا ہے کہ وہ شخص کرسچن کی عبادت میں جائے اور وہاں اپنے لیے دعا کروائے، کیونکہ وہاں ایسے کیسز دیکھنے کو ملے ہیں کہ لوگوں

صحت یاب ہوجاتے ہیں، تو کیا وہاں جانا اور دعا کروانا اس کے لیے جائز ہوگا؟ سائل: محمد توحید رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (1) اولا: یہ کہنا علاج ناممکن ہے از روئے شرع درست نہیں ہے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تداووا عباد الله فان الله لم يضع داء إلا وضع له دواء غير داءٍ واحد الهرم، اخرجه احمد وابو داؤد۔ والترمذی والنسائی وابن ماجة وابن حبان والحاكم عن اسامة بن شريك رضی الله تعالٰی عنه بسند صحيح ۔ترجمہ: خدا کے بندو! دوا کرو کہ اللہ تعالٰی نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بنائی ہو مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا، (اس کو احمد، ابوداؤد، ترمذی نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا۔ (جامع الترمذی، ابواب الطب، باب ماجاء فی الدداء والحث علیہ، امین کمپنی دہلی، ۲/ ۲۵) (سنن ابی داؤد، کتاب الطب باب الرجل یتداوی، آفتاب عالم پریس لاہور، ۲/ ۱۸۳)

(2) ثانیاً: کرسچن کی عبادت گاہ میں جانا اور ان سے دعا کروانا قطعی جائز و درست نہیں ہے، کیونکہ اگر کوئی شخص کرسچن سے اس نیت سے دعا کرائے کہ اس کے کلمات حق ہیں (حالانکہ عموماً غیر مسلم/کرسچن لوگ کفریہ کلمات پڑھ کر دعا کرتے ہیں) ہیں یا اس کی وجہ سے ضرور میرا مرض صحیح ہوجائے گا تو صریح کفر ہے اور ایسا کرنے والا مسلمان کافر و مرتد ہو جائے گا، جیسا کہ سیدی اعلٰی حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: اگر یہ احکام قطع ویقین کے ساتھ لگاتا ہو جب تو وہ مسلمان ہی نہیں، اس کی تصدیق کرنیوالے کو صحیح حدیث میں فرمایا: قد كفر بما نزل على محمد صلى الله تعالٰى عليه وسلم اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ (بحوالہ) جامع الترمذی، ابواب الطہارۃ باب ماجاء فی کراھیۃ اتیان الحائض، امین کمپنی دہلی، ۱/ ۱۹) (فتاوٰی رضویہ، کتاب الحظر وال اباحۃ، جلد ۲۳ صفحہ نمبر ۱۰۱) اور اگر یہ سب نہ بھی ہو پھر حرام ہے اگرچہ کفر کی حد تک نہ پہنچے۔

(3) ثالثاً: کفار (کرسچن کفار ہی کی جماعت میں شمار ہوتے ہیں) کی عبادت گاہ ان سے دعا کروانے جانا بھی حرام ہے، جیسا کہ سیدی اعلٰی حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاوٰی ہندیہ ورد المختار و بحر الرائق کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے: يكره للمسلم الدخول فى البيعة والكنسية وانما يكره من حيث انه مجمع الشياطين ۔ترجمہ: یہودیوں کی عبادت گاہ اور عیسائیوں کے گرجے (چرچ) میں کسی مسلمان کا داخل ہونا مکروہ ہے اس لئے کہ وہ شیاطین کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ (فتاوٰی ہندیہ، کتاب الکراھیۃ الباب الرابع عشر، نورانی کتب خانہ پشاور، ۵/ ۳۴۶)

بحر الرائق میں ہے: والظاهر انها تحريمية لانها المرادة عند اطلاقهم ۔ظاہر یہ ہے کہ کراہت

سے کراہۃ تحریمی مراد ہے کیونکہ عندالاطلاق وہی مراد ہوا کرتی ہے۔ (بحوالہ) ردالمحتار، بحوالہ بحرالرائق، کتاب الصلوۃ مطلب تکرہ الصلوۃ فی الکنسیۃ، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱/ ۲۵۴) (فتاویٰ رضویہ، کتاب الحظر والإباحۃ، جلد ۲۱ صفحہ نمبر ۱۶۱)

هذا ما ظهر لی و الله سبحانه وتعالی أعلم بالصواب

کتبہ: محمد امتیاز حسین قادری

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

۲۹/محرم الحرام/۱۴۴۰ـ10/ا کتوبر/2018

ملازمت حاصل کرنے کے لئے رشوت دینا حرام ہے

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے میں کہ زید عالم دین ہے اور وہ مدرسے میں سرکاری نوکری کرنا چاہتا ہے مگر مدرسہ کمیٹی کے صدر/سکریٹری کا کہنا ہے کہ اس کے لئے آپ کو 2 لاکھ روپئے دینے ہونگے اس سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا کرینگے روپے کا تو کہتا ہے کہ سرکاری ملازمین کو رشوت کے طور پر کچھ پیسے دینے پڑتے ہیں مدرسے کی تعمیر ہونی ہے وغیرہ وغیرہ۔

مسئلہ دریافت یہ ہے کہ اس طرح سے رشوت دے کر مدرسہ اسکول یا کوئی اور سرکاری نوکری حاصل کرنا کیسا ہے؟ رشوت دے کر حاصل کی گئی نوکری کے پیسے جائز ہیں؟ سائل محمود رضا شمسی (کٹیہار بہار)

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

ملازمت حاصل کرنے کے لیے کچھ دینا رشوت وحرام ہے۔ (فیصلہ جات شرعی کونسل میں ہے: منصب تدریس یا ملازمت حاصل کرنے کے لئے کچھ دینا رشوت وبحرام ہے۔ (فیصلہ جات شرعی کونسل ص 87) ملنے والی تنخواہ حلال ہے۔ کیونکہ وہ اجرتِ عمل (کام کی اجرت) ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــــــہ: محمد انور نظامی حامدی رضوی مصباحی

14 رجب المرجب؛1439ھ

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

چند مسائل اور اس کا مدلل جواب ملاحظہ فرمائیں

حضرت علامہ ومولانا مفتی صاحب قبلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں

سیہورہ تحصیل لکھناد ھن ضلع سیونی میں رہنے والے کچھ مسلمان اور ساتھ ہی ساتھ چند علمائے کرام نے گرام سیہورہ کے شاسکی زمین میں ایک مسجد کی بنیاد رکھ دی ہے یہاں تک کہ مسجد کی تعمیر کا کام کالم تک پہنچ چکا ہے اس پر پرشاسن نے روک لگا دی ہے۔ معلوم طلب امر یہ ہے کہ

ا۔ کیا یہ جانتے ہوئے کہ تعمیر کی جارہی مسجد کی زمین شاسکی (سرکاری) ہے اس مسجد کی تعمیر کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

۲۔ جن علمائے کرام کو معلوم تھا کہ وہ زمین کسی کے نام پر نہیں ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہدایت دینے کے باوجود اس زمین پر مسجد کی سنگ بنیاد انہوں نے رکھ دی ایسے عالموں کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے

۳۔ ایک گاؤں میں ستر گھر کے بیچ میں ستر سال پرانی مسجد ہے اور اس مسجد میں آنے والے پچاس سال میں بھی نمازی آسانی سے نماز پڑھ سکتے ہیں اور جس میں چند لوگ ہی نماز پڑھتے ہیں ایسی صورت میں سو میٹر کی دوری پر دوسری مسجد تعمیر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو اس کی کیا کیا شرطیں ہیں

حدیث وقرآن کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔ سائل: عبدالجلیل مقام سیہورہ، سیونی (ایم پی)

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صورتِ سوال سے جتنا ناچیز نے سمجھا وہ یہ کہ مذکورہ تعمیرِ مسجد شاسکی سرکاری تحویل والی یا گرام سماج والی یا نزول والی زمین پر ہو رہی تھی تو اس زمین پر شرعاً مسجد تعمیر کرنا درست ہے یا نہیں؟ اور جن لوگوں نے جانتے بوجھتے کہ یہ زمین کسی کے نام پر نہیں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا ان پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ نیز یہ بھی کہ 70 سالہ پرانی مسجد کے ہوتے ہوئے جس میں تمام گاؤں کے نمازیوں کی نماز کیلئے وسعت ہے اسی کے پڑوس میں دوسری مسجد تعمیر کرنا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

(1) اوّلاً تمام روئے زمین اللہ وحدہ لاشریک لہ کی ملکیتِ مستقلّہ ہے جیسا کہ رب ارشاد فرماتا ہے ”لله ما فی السموات والارض، له ما فی السموات وما فی الارض،له ملك السموات والارض،

اسلئے تمام زمین کے خطوں گوشوں ٹکڑوں کا حقیقی اور مستقل مالک وہی ہے، مگر عارضی ملکیت اس نے اپنے بندوں کو

بھی عطا فرمائی ہے جیسے ہمارے مکان و دیگر زمینی پراپرٹی وغیرہ۔اب شاسکی زمین بھی عارضی طور پر اہلِ بستی کی مشترکہ ملکیت ہوئی اور اہلِ بستی میں مسلم وغیر مسلم بالغ ونابالغ سب ہونگے لھذا جب تک تمام اہلِ بستی اس قطعہِ زمین کو مسجد کیلئے ہبہ کر کے شاشن و پرشاشن سے الاٹ نہ کروادیں اس زمین پر مسجد تعمیر کرنا درست نہ ہوگا۔خواہ دوسری مسجد بستی میں ہو یا نہ ہو۔

(2) جن علماء وعوام نے جان بوجھ کر کہ وہ زمین کسی کے نام پر نہیں، اس مذکورہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا ان سے مسئلہ جاننے میں خطا ہوئی وہ رجوع کریں اور ناجائز تعمیر سے باز آئیں!

(3) رہی بات دوسری مسجد تعمیر کرنے کی تو صورتِ مذکورہ بالا میں قطعی قطعی دوسری مسجد کی شرعاً حاجت نہیں ہے اس لئے دوسری مسجد کی تعمیر تقلیلِ جماعت یعنی جماعت کم یا چھوٹی کرنے کا سبب ہے جسکی شرعاً اجازت نہیں ہاں اگر آبادی بڑی ہے اور نمازیوں کیلئے مسجد تک آنے جانے میں دقّت و پریشانی لاحق ہوتی ہے تو نمازیوں کی سہولت کیلئے دوسری مسجد بنانا حاجت میں داخل ہو کر جائز ہوگا اگرچہ لمبی دوری سے مسجد میں آنا فضیلت و کثرتِ ثواب کا سبب ہے جیسا کہ حدیث میں ہے و کثرۃ الخطا الی المساجد

یا مسجد تو ہے مگر وہاں کا مصلّی بدمذہبوں کے قبضے میں ہے تو شرعاً اپنی نماز و جماعت کیلئے دوسری مسجد تعمیر کرنا جائز و درست بلکہ نماز و اعتقاد کی حفاظت و صیانت کیلئے ضروری ہے خواہ بغل میں ہی دوسری مذکورہ خرابیوں والی مسجد ہو۔

نوٹ:سوال پہلے الگ کاپی پر تھا اور بہت غیر واضح تھا جواب تحریر کرنے کے بعد مکمل سوال شروع میں درج کردیا گیا ہے۔

ھذا ما ظھر لی والعلم بالحق عند ربی العظیم جل مجدہ الکریم

کتبہ: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

21/ محرم الحرام سن 1440 ھجری مطابق 2/1 کتوبر سن 2018 عیسوی

الجواب الصحیح: محمد شہروز عالم رضوی اکرمی

ڈاکٹر کا دوا کی دکان سے کمیشن لینے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علماۓ کرام زید ڈاکٹر ہے اور وہ ۱۰۰ روپیہ اپنی فیس لیتا ہے اسکے ساتھ میڈیکل پر دوائی لکھ دیتا ہے اور میڈیکل سے کمیشن لیتا ہے اپنے پاس سے کوئی دوائی نہیں دیتا تو کیا یہ زید کی کمائی جائز ہے یا نہیں؟ سائل: رفاقت رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

فیس تشخیصِ مرض وتجویزِ دوا کے عوض ہے، جو جائز ہے۔دوا خانہ سے کمیشن صرف اس لئے لینا کہ اس کا پتہ بتادیتا ہے، جائز نہیں۔فیصلہ جات شرعی کونسل جامعۃ الرضا بریلی شریف میں ہے: ڈاکٹر نسخہ لکھ کر مریض کو دیتے اور کسی مخصوص میڈیکل اسٹور کا پتہ بتاتے ہیں جہاں سے داکٹر کو کمیشن ملتا ہے۔یہ بھی ناجائز ہے کہ ڈاکٹر نے میڈیکل اسٹور یا دوا ساز کمپنی کے لئے کوئی عمل نہ کیا بلکہ صرف ایک خریدار کی رہنمائی کی۔(فیصلہ جات شرعی کونسل بریلی شریف ص226-227)

ردالمحتار میں ہے: الدلالۃ والاشارۃ لیست بعمل یستحق بہ الاجر۔ (ج9ص131 کتاب الاجارۃ)

فتاوی رضویہ میں ہے: اگر کارندہ نے اس بارے میں جو محنت وکوشش کی وہ اپنے آقا کی طرف سے تھی، بائع کے لئے کوئی دوادوش نہیں، اگرچہ بعض زبانی باتیں اس کی طرف سے بھی کی ہوں، مثلاً آقا کو مشورہ دیا کہ یہ اچھی چیز ہے، خرید لینی چاہئے یا اس میں آپ کا نقصان نہیں، اور مجھے اتنے روپے مل جائیں گے، اس نے خرید لی جب تو یہ شخص عمرو بائع سے کسی اجرت کا مستحق نہیں کہ اجرت آنے جانے محنت کرنے کی ہے، نہ بیٹھے بیٹھے دو چار باتیں کہنے، صلاح بتانے، مشورہ دینے کی۔(فتاوی رضویہ ج8ص146)(فیصلہ جات شرعی کونسل بریلی شریف ص226)

هذا ما ظهر لی والعلم بالحق عند ربی

کتبہ: محمد انور نظامی حبیبی حامدی رضوی مصباحی

23 رمضان المبارك 1439ھ

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

انگوٹھی کا حکم؟

سوال: حضرت چاندی کی انگوٹھی کتنی پہن سکتے ہیں، حوالہ حدیث سے ہو۔سائل: سمیر رضا قادری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

میرے پیارے سمیر رضا قادری صاحب! آپ نے فرمائش کی ہے کہ حوالہ حدیث شریف سے ہو۔تو آپ سے عرض ہے کہ: شریعت صرف ایک یا دو شیئ مثلاً قرآن اور حدیث کا نام نہیں (صرف قرآن مجید واحادیث شریف ہی شریعت نہیں) بلکہ اصولِ شریعت چار ہیں۔

۱۔قرآن کریم

۲۔احادیث شریف

۳۔اجماع

٤۔قیاس

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (القرآن پ 5 سورہ نسا٦ آیت 59) یعنی اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو! رسول کی اطاعت کرو!! اور تم میں سے جو صاحب امر ہیں ان کی اطاعت کرو!

اولوالامر سے مراد خلفائے اسلام ہوں یا علمائے امت۔ان دونوں طبقے میں سے کوئی بھی نہ خدائی کا منصب رکھتا ہے اور نہ رسالت کا۔لیکن! اس کے باوجود از روئے فرمان خداوندی ان کے حکم ہمارے لئے واجب الاطاعت ہیں۔اولو الامر ہونے کی حیثیت سے ان کی اطاعت بعینہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی اطاعت ہے۔ہم مقلد ہیں اور مقلد ہونے کی وجہ سے فقہائے کرام کی اطاعت ہم لازم سمجھتے ہیں۔اس لئے اس طرح سوال کرنا کہ: صرف قرآن مجید اور احادیث شریف سے حوالہ چاہیے مناسب نہیں۔ ہمارے بہت سے سائلین حضرات اسی طرح کے سوالات کرتے رہتے ہیں۔جب کہ ان کے لئے سوال اس طرح کرنا مناسب ہے کہ: از روئے شرع اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

بہرحال آمدم برسر سوال آپ نے سوال فرمایا ہے کہ: چاندی کی انگوٹھی کتنی پہن سکتے ہیں؟ تو اس کے متعلق عرض ہے کہ بہار شریعت جلد چہارم، حصہ شانز دہم، صفحہ ٦٣، مطبوعہ قدیم ناشر قادری بکڈپو اسلامیہ مارکیٹ بریلی شریف بحوالہ درمختار میں ہے کہ: مردوں کی انگوٹھی میں صرف ایک نگینہ ہو۔اگر اس میں کئی نگینے ہوں تو اگر چہ وہ چاندی ہی کی کیوں نہ ہو مرد کے لئے وہ بھی ناجائز ہے۔یونہی! مردوں کے لئے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا چھلے پہننا بھی ناجائز ہے، کہ یہ انگوٹھی نہیں۔عورتیں چھلے پہن سکتی ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــــــــہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

سرمہ کیسے لگانا سنت ہے

سرمہ کیسے لگانا سنت ہے؟ سائل: ارشاد احمد رضوی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

شمائل ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سوتے وقت سرمہ لگایا کرتے تھے (شمائل ترمذی ص: ۴) اور سرمہ لگانے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ ہر آنکھ میں تین سلائی سرمہ لگایا جائے یا دائیں آنکھ میں تین سلائی سرمہ اور بائیں آنکھ میں دو سلائی سرمہ اس طرح لگائے کہ پہلے دائیں میں دو سلائی سرمہ لگایا جائے پھر بائیں آنکھ میں دو سلائی سرمہ لگائے پھر اخیر میں دائیں آنکھ میں ایک بار سرمہ لگائے۔

واللہ اعلم ورسولہ فقط

کتبـــــــــہ: محمد یوسف رضا قادری

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

نجاست کی قسمیں اور اس کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام کہ نجاست خفیفہ اور غلیظہ کیا ہوتی ہے؟ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔ سائل محمد توحید عالم

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ اول نجاست حقیقیہ۔ دوم نجاست حکمیہ۔

نجاست حکمیہ کا حکم بہت سخت ہے نہ اسکا قلیل معاف ہے نہ کثیر ہدایہ صفحہ ۵۵ حاشیہ نمبر ۱۴ میں ہے کہ ان قلیلها يمنع جواز الصلوة۔ پھر نجاست حقیقیہ دو قسم پر ہے نجاست غلیظہ اور خفیفہ، نجاست خفیفہ جسکا حکم ہلکا ہے اور غلیظہ جسکا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اسکا پاک کرنا فرض ہے بے پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ اور اگر قصداً پڑھ لی تو گنہگار رہوا اور بہ نیت استخفاف پڑھی تو کفر، اور اگر ایک درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب اور قصداً پڑھی تو گنہگار رہوا اور اگر درہم سے کم ہو تو پاک کرنا سنت ہے بے پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہو جائے گی مگر خلاف سنت اور اعادہ بہتر ہے۔ اور نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ چوتھائی سے کم مثلاً دامن میں لگی تو دامن کی

چوتھائی سے کم ہاتھ میں ہوتو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے نماز ہوجائے گی اور اگر چوتھائی کے برابر ہے تو بغیر دھوئے نماز نہیں ہوگی۔اور یہ الگ الگ حکم اس وقت ہے جب کہ نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہواور اگر کسی پتلی چیز مثلاً پانی یا سرکہ میں گرے تو خواہ غلیظہ ہو یا خفیفہ سب ناپاک ہوجائے گا اگر چہ ایک قطرہ گرے۔جب تک کہ وہ پتلی چیز حد کثرت تک یعنی دہ دردہ نہ ہو۔ (ایسا ہی بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۹۶/۹۷ میں ہے) (فتاوی فقیہ ملت)

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبـــــــہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

غیر صحابی کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ لگانا کیسا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ غیر صحابی کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ لگانا کیسا؟ بحوالہ جواب عنایت فرمادیں جزاک اللہ خیر الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ سائل:-محمد عاشق شیخ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

غیر صحابہ کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استعمال کرنا جائز ہے۔جیسا کہ درمختار مع شامی جلد ۵ صفحہ ۴۸۰ میں ہے کہ: صحابہ کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا مستحب ہے۔اور تابعین وغیرہ کے لئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔اور اس کا الٹا یعنی صحابہ کے لئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تابعین وغیرہ علماء ومشائخ کے لئے راجح مذہب پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی جائز ہے۔

اور حضرت علامہ احمد شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض جلد سوم صفحہ ۵۰۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ ائمہ وغیرہ علماء ومشائخ کو غفران ورضا سے یاد کیا جائے، تو غفر اللہ تعالیٰ لھم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم کہا جائے۔

قرآن کریم سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لفظ صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں۔جیسا کہ قرآن کریم پارہ نمبر ۳۰ سورۃ البینۃ میں ہے: رضی اللہ عنہم ورضو عنہ ذالك لمن خشی ربہ۔یعنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوعنہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈریں۔

جیسا کہ تفسیر مدارک جلد ٤ مصری صفحہ ۲۷۱ میں ہے کہ (ذالك) ای الرضا لمن خشی ربه۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ: رضا یعنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضو عنه ان لوگوں کے لئے ہے جن کے دل میں رب کی خشیت ہو۔ اور رب کی خشیت علماء ہی کا خاصہ ہے۔

جیسا کہ علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آیت کریمہ ذالِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّه کے تحت فرماتے ہیں کہ: اس آیت کریمہ کو دوسری آیت سے ملانے پر علماء کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صرف اس کے بندے علماء ہی کو خشیت الٰہی ہے اور یہ علماء کا خاصہ ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ٤٦٠)

اور تفسیر روح البیان جلد ۱۰ صفحہ ٤٩١ میں اس آیت کریمہ ذالك لمن خشى ربه کے تحت ہے کہ: خشیت الٰہی جو خدائے تعالیٰ کے امور و احوال جاننے والوں کا خاصہ ہے۔ اسی پر تمام کمالات علمیہ و عملیہ کا دارومدار ہے کہ جن سے دینی اور دنیوی سعادتیں حاصل ہوتی ہیں۔

خلاصہ یہ معلوم ہوا کہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنه اس کے لئے ہے جسے خشیت الٰہی ہو اور خشیت الٰہی خدائے تعالیٰ کے امور و احوال جاننے والوں کے لئے ہے۔ یعنی جلیل القدر علماء و مشائخ کے لئے ہے، نہ کہ بے عمل اور گمراہ، بددین، بدمذہب کے لئے کہ جب وہ بدعمل اور گمراہ ہے تو ان کو خشیت الٰہی حاصل بھی نہیں۔ اگر خشیت الٰہی حاصل ہوتی تو وہ بدعمل اور بدمذہب ہی کیوں ہوتے۔ معلوم ہوا کہ جسے خشیت الٰہی حاصل نہیں ہے تو وہ صرف نام کے عالم ہیں، حقیقت میں عالم نہیں۔

تفسیر خازن اور تفسیر معالم التنزیل جلد ٥ صفحہ ۳۰۲ پر ہے کہ امام شعبی نے فرمایا کہ عالم صرف وہ شخص ہے جسے خدائے تعالیٰ کی خشیت حاصل ہو۔ اور تفسیر خازن کے اسی صفحہ ۳۰۲ پر ہے کہ امام ربیع بن انس نے فرمایا کہ جسے خشیت الٰہی حاصل نہ ہو وہ عالم نہیں۔ ثابت ہوا کہ رضی اللہ تعالیٰ عنه صرف باعمل علماء اور مشائخ کے لئے ہے۔ مگر یہ لفظ عرف عام میں بڑا موقر ہے یہاں تک کہ بہت سے لوگ اسے صحابہ ہی کے لئے خاص سمجھتے ہیں اس لئے اسے ہر ایک کے لئے نہ استعمال کیا جائے، بلکہ اسے بڑے بڑے علماء و مشائخ ہی کے لئے استعمال کیا جائے، جیسے کہ ہمارے بزرگوں نے کیا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

پیشاب اور منی کا حکم

پیشاب کے آجانے سے غسل واجب کیوں نہیں ہوتا؟ جب کہ منی کے نکل جانے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔سائل: محمد یوسف رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب اسرار الاحکام بانوار القرآن صفحہ ١٦ سوال وجواب کے تحت فرماتے ہیں کہ:

سوال: پیشاب، پاخانہ، ریح، قے، خون، وغیرہ سے وضو کیوں ٹوٹتا ہے؟

جواب: وضو گندم کھانے سے لازم ہوا اور یہ چیزیں گندم ہی سے بنتی ہیں۔

لہذا!حکم ہوا کہ جب جسم سے گندم کا اثر ظاہر ہو تو وضو کرلو!نیند بھی اسی لئے وضو توڑتی ہے کہ وہاں ریح نکلنے کا احتمال ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نیند چونکہ غفلت پیدا نہیں کرتی لہذا!ان کا وضو بھی نہیں توڑتی۔

سوال: تو چاہئے کہ منی سے سے بھی وضو ہی ٹوٹے، کیونکہ منی بھی گندم ہی سے بنتی ہے۔اس سے غسل کیوں ٹوٹتا ہے؟ جواب: منی کا تعلق سارے جسم سے ہے کہ ہر عضو کے خون سے بنتی ہے اور اس کے نکلنے سے سارے جسم کو لذت آتی ہے۔لہذا سارے جسم پر ہی اثر ہونا چاہئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبــــــــہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: رسید شمس الحق برکاتی مصباحی

جس مقصد سے چندہ وصول کیا جائے وہیں خرچ کرنا ضروری ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ سال گذشتہ جشن شھدائے کربلا منعقد کرنے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔کمیٹی والوں نے گاؤں والوں سے چندہ وصولی میں یہ کہکر پیسہ وصول کیا کہ آپ لوگ زیادہ سے زیادہ دیں جلسہ کے بعد جو پیسہ بچیگا اسے مسجد کی ضرورت میں استعمال کیا جائیگا، سبھوں نے اپنی اپنی وسعت

کے اعتبار سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، بحمدہ تعالی تقریباً دس ہزار روپے بچے بھی جو تا ہنوز کمیٹی میں جمع ہے۔ لیکن اس مرتبہ جشن شھدائے کربلا منعقد کیا گیا تو خرچ کے اعتبار سے وصولی نہیں ہو پائی کچھ ممبران یہ چاہ رہے ہیں کہ سال گذشتہ والی رقم سے بھرپائی کردی جائے، تو کمیٹی والوں کیلئے ایسا کرنا شریعت مطہرہ کی روشنی میں کیسا ہے؟ بالتفصیل جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ المستفتی: محمد قمر الزماں چھپرہ بہار

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صورت مستفسرہ میں فقہائے کرام کا موقف یہ ہے کہ چندہ وصول کرتے وقت جو کہکر وصول کیا جائے اسی کار خیر میں وہ رقم استعمال کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ کے لیے ہرگز جائز نہیں لہذا مذکورہ کمیٹی والوں کو قطعی یہ اجازت نہیں کہ اس رقم کو جو جلوس کے بعد بچا ہے مسجد کے علاوہ کسی اور کام میں خرچ کریں اگرچہ وہ کار خیر جلسہ شہادت ہی ہو کیوں کہ اب وہ رقم مسجد کی ہو چکی ہے۔

جیسا کہ بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب اعظمی مسجد کے پیسہ کو مدرسے کے مصرف میں خرچ کرنے کے متعلق تحریر فرماتے ہیں: ظاہر یہی ہے کہ وہ رقم مسجد کے لیے وصول کی جاتی ہے، اگر وصول کرتے وقت دینے والوں نے یا وصول کرنے والوں کی طرف سے یہ تصریح ہو کہ فلاں کام کے لیے چندہ ہو رہا ہے، تو اسی کام میں خرچ کیا جائے۔ (فتاوی بحر العلوم، جلد دوم، کتاب الزکوۃ، صفحہ 224)

چونکہ جلسے کے بعد بچ جانے والی رقم مسجد میں صرفہ کرنے کی بات کہکر چندہ وصول کیا گیا تھا لھذا بچی ہوئی رقم اس مسجد ہی کی ہوئی کسی دوسرے کارِ خیر بلکہ کسی دوسری مسجد میں بھی اسکا استعمال جائز نہیں۔

هذا ما ظهر لی و الله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

کتبــــــــہ: محمد امتیاز حسین قادری

۲۵/محرم الحرام/۱۴۴۰ھ-16 کتوبر/2018

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

ایک شخص کو سونے کی چین گم شدہ چین ملی وہ شخص اس چین کا کیا کرے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دیں کہ ایک شخص کو سونے کی چین گم شدہ چین ملی وہ شخص

اس چین کا کیا کرے کیا وہ شخص اس چین کو بیچ کر اسکی قیمت مسجد میں دے سکتا ہے؟ یا وہ شخص اس چین کو خود رکھے؟ جواب عنایت فرمائیں۔سائل: محمد اسلم مشتاق

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مستفسرہ میں عرض ہے کہ اس کے متعلق احادیث شریف میں ہے کہ:

1) زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کی گم شدہ چیز کو پناہ دے (اٹھالے) وہ خود گمراہ ہے۔اگر تشہیر کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔(بخاری، مسلم، مسند امام احمد)

2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے لقطہ (پڑی ہوئی چیز) کے متعلق سوال ہوا۔ارشاد فرمایا کہ لقطہ حلال نہیں۔اور جو شخص پڑا ہوا مال اٹھاءے اس کی ایک سال تک تشہیر (اعلان) کرے۔اگر مالک آجاءے تو اسے دیدے۔اور نہ آءے تو صدقہ کردے۔(بزار، دارقطنی)

3) حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا جو شخص پڑی ہوئی چیز پاءے تو ایک عادل یا دو عادل کو اٹھاتے وقت گواہ کرلے اور اسے نہ چھپاءے، اور نہ غاءب کرے، پھر اگر مالک مل جائے تو اسے دیدے۔ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے۔وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔(امام احمد، ابوداؤد، دارمی)

وضاحت اس حدیث شریف میں گواہ کرلینے کا حکم اس مصلحت سے ہے کہ جب لوگوں کے علم میں ہوگا تو آپ اس کا نفس یہ طمع نہیں کرسکتا کہ میں اسے ہضم کرلوں، اور مالک کو نہ دوں۔اور اگر انتقال ہوجائے یعنی ورثہ سے نہ کہہ سکا، کہ یہ لقطہ ہے۔تو چونکہ لوگوں کو لقطہ ہونا معلوم ہے ترکہ میں شمار نہیں ہوگی۔اور یہ بھی فائدہ ہے کہ مالک اس سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔کہ یہ چیز اتنی ہی نہ تھی۔بلکہ اس سے زیادہ تھی۔

مسائل شرعی لقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کرکے دیدوں گا تو اٹھالینا مستحب ہے۔اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں گا اور مالک کو نہ تلاش کروں، تو چھوڑ دینا بہتر ہے۔اور اگر ظن غالب ہو کہ مالک کو نہ دوں گا تو اٹھانا ناجائز ہے۔اور اپنے لئے اٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں بمنزلہ غصب کے ہے۔اور اگر یہ ظن غالب ہے کہ نہ اٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع و ہلاک ہوجائے گی تو اٹھالینا ضروری ہے۔لیکن اگر نہ اٹھائے اور ضائع ہوجائے تو اس پر تاوان (ڈنڈ) نہیں۔(درمختار، ردالمحتار)

ملتقط (پڑی ہوئی چیز اٹھانے والے) پر تشہیر لازم ہے یعنی بازاروں اور شارع عام اور مساجد میں اتنے زمانہ

تک اعلان کرے کہ ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہوگا، یہ مدت پوری ہونے کے بعد اسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین پر تصدق کر دے۔ مسکین کو دینے کے بعد اگر مالک آ گیا تو اسے اختیار کہ صدقہ کو جائز کر دے یا نہ کرے۔ اگر جائز کر دیا تو اگر وہ چیز موجود ہے تو اپنی چیز لے لے- اور ہلاک ہوگئی تو تاوان لے گا۔ یہ اختیار ہے کہ ملتقط سے تاوان لے یا مسکین سے جس سے بھی لے گا وہ دوسرے سے رجوع نہیں کر سکتا۔ (فتاویٰ عالمگیری) (مزید معلومات کے لئے بہار شریعت جلد دوم حصہ دہم کا مطالعہ فرمائیں)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی

الجواب صحیح: فقط محمد عطاء اللہ النعیمی

قبر میں عہد نامہ رکھنا کیسا ہے؟

سوال: قبر میں کفن کے ساتھ عہد نامہ رکھنا کیسا ہے؟ کیا مردہ کو اس سے فائدہ ہوتا ہے؟ سائل اسرار رضا قادری

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سورۂ بقرہ کا اوّل و آخر پڑھیں، سرہانے یعنی سر کی جانب (الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْن) اور پائنتی یعنی پاؤں کی طرف (اٰمَنَ الرَّسُوْل) سے ختم سورت تک پڑھیں (بہار شریعت)

دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مُستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے، کہ ان کے رہنے سے مَیِّت کو اُنس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وَحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوتِ قرآن اور مَیِّت کے لیے دُعا و استغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ سُوالِ نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہے شجرہ یا عَہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ مَیّت کے منہ کے سامنے قبلے کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں، بلکہ ''دُرِّمختار'' میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفِرت کی اُمیّد ہے اور مَیِّت کے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیّت کی تھی، انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے انھیں خواب میں دیکھا، حال پوچھا، کہا: جب میں قبر میں رکھا گیا، عذاب کے فرشتے آئے، فرشتوں نے جب پیشانی پر بِسم اللہ شریف دیکھی کہا: تو عذاب سے بچ گیا۔ (دُرِّمُختار، غُنیہ، عَنِ التّا تارخانیہ)

یوں بھی ہوسکتا ہے کہ پیشانی پر بِسم اللہ شریف لکھیں اور سینے پر کلمۂ طیِّبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمے کی انگلی سے لکھیں روشنائی (INK) سے نہ لکھیں۔

واللہ اعلم

از قلم: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

وراثت کی بنیاد رشتہ کے قرب وبعد پر ہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ. کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ شریعت مطہرہ نے باپ کی موجودگی میں بیٹے کے انتقال پر، پوتے کو محروم کیوں قرار دیا آخر اس میں کیا حکمت ہے؟ حالانکہ دنیاوی اعتبار سے معاملہ برعکس نظر آتا ہے۔قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ المستفتی: محبوب رضا صمدانی پٹنہ بہار

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسؤلہ میں پوتا دادا کی وراثت سے مطلق محروم نہیں ہے بلکہ اس وقت محروم ہوتا ہے جب دادا کی اور کوئی مذکر اولاد موجود ہوں یعنی باپ کا بھائی اگر یہ نہ ہوں تو ہرگز پوتا وراثت سے محروم نہیں ہوتا۔ اسلام نے کسی پر کوئی زیادتی نہیں کی ہے سب کو اس کا حق دلایا ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عرب بلکہ تمام پیروان اسلام میں وراثت کا جو قانون جاری ہوا اس قانون میں قرآن پاک نے منطقی وعقلی بنیادوں پر وارثوں کے گروپ بنائے۔

پہلا گروپ وہ ہے جو میت سے بلا واسطہ منسلک ہے اس میں مرد کی طرف سے ماں باپ لڑکا لڑکی بیوی آتے ہیں بیوی کا شوہر سے نسبی کوئی تعلق نہیں مگر نکاح کے ذریعے اس میں ایسا مضبوط علاقہ قائم ہو گیا جو نسبی تعلق سے کسی طرح کم نہیں اور یونہی عورتوں کی طرف سے بھی ماں باپ لڑکا لڑکی شوہر آتے ہیں شوہر کا بیوی سے بھی کوئی نسبی تعلق نہیں مگر نکاح کے ذریعہ ان میں ایسا مضبوط علاقہ قائم ہو گیا جو نسبی تعلق سے کسی طرح کم نہیں۔ان رشتوں میں میت اور وارثوں کے درمیان کوئی اور شخصیت نہیں آتی جو دونوں میں واسطہ بنتی ہو ان کا حکم یہ ہے کہ ان کے ہوتے ہوئے میت کے کسی اور رشتہ دار کو کچھ

نہیں ملے گا سارا مال اسی میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

دوسرا گروپ وہ ہے جو میت اور اس کے درمیان کسی شخص کا واسطہ ہو جیسے بھائی بہن کہ ان دونوں میں باپ کے واسطے سے رشتہ ہے پوتا پوتی دادا دادی کہ ان کا رشتہ باپ اور بیٹے کے واسطے سے ہوتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ پہلے گروپ کی عدم موجودگی میں مال ان میں تقسیم ہوگا۔

تیسرا اور سب سے موخر گروپ ذوی الارحام کا ہے کہ جس کا رشتہ میت سے کسی عورت کے واسطے سے قائم یا ایک سے زائد واسطوں سے میت کا اس سے تعلق ہو۔پس اسلام میں جب وراثت کی بنیاد رشتہ کے قرب وبعد پر ہے تو قانونا وعقلا یہ فیصلہ کیسے صحیح ہوگا کہ پہلے گروپ کی موجودگی میں دوسرے گروپ کے کسی حصہ دار کو حصہ دیا جائے اگر ایسا کرنا عقلاً یا قانونا درست ہو تو اس میں پوتے کی کیا تخصیص باپ کی موجودگی میں دادا کو کیوں نہ حصہ دیا جائے جبکہ اس کا رشتہ پوتے سے ٹھیک اسی طرح کا ہے جیسے پوتے کا دادا سے۔ (فتاوی بحر العلوم جلد ششم ص 59) (فتاوی فیض الرسول دوم) (مقالات شارح بخاری)

البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پوتے یتیم اور بے سہارا ہوتے ہیں اس لیے قانون اسلام کو ان کے ساتھ رحم و مروت شفقت ومہربانی کا سلوک کرنا چاہئے تھا اور حصہ دلانا چاہئے تھا۔تو عرض ہے کہ شریعت اسلامیہ میں سب سے زیادہ یتیموں کی پرورش پر زور دیا گیا ہے بے شمار احادیث ہیں جسمیں یتیموں کی فضیلت بیان کی گئی ہے دادا اور چچا کو چاہیئے کہ حسن سلوک کے ساتھ یتیم کی پرورش کریں۔

هذا ما ظهر لی واللہ اعلم بالصواب

کتبـــــــہ: محمد شہروز عالم

۔(بتاریخ۔19/شوال 1439ھ بدھ)

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

حلال جانور کے بعض اجزاء حرام یا مکروہ یا ممنوع ھیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ حلال جانور کی آنتیں اور اوجھڑی کھانا کیسا ہے؟ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔سائل: نوید رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے سب اجزاء حلال اوران کا کھانا جائز ہے مگر جانور کے بعض اجزاء حرام یاممنوع یا مکروہ ہیں۔آنت اوراوجھڑی مکروہ اجزاء میں سے ہے لہٰذا اس کا کھانا مکروہ ہے۔امام اہلسنت امام احمد رضاخان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں آنت کھانے کی چیز نہیں، پھینک دینے کی چیز ہے۔ وہ اگر کافر لے جائے یا کافر کو دی جائے تو حرج نہیں۔اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ(القرآن سورہ نور پ۱۸ع۹) ترجمہ: خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے اور خبیث لوگ خبیث چیزوں کے لئے۔(فتاوٰی رضویہ، جلد ۲۰،صفحہ ۴۵۷، رضا فاؤنڈیشن لاہور)مزید ایک اور مقام پر فرماتے ہیں حلال جانور کے سب اجزاء حلال ہیں مگر بعض کہ حرام یاممنوع یا مکروہ ہیں۔

(۱) رگوں کا خون (۲) پتّہ (۳) پُھکنا (۴) و(۵) علامات مادہ ونر(۶) بیضے (۷) غدود(۸) حرام مغز(۹) گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں (۱۰) جگر کا خون (۱۱) تلی کا خون (۱۲) گوشت کا خون کہ بعد ذبح گوشت میں سے رستا ہے (۱۳) دل کا خون (۱۴) پت یعنی وہ زرد پانی کہ پتے میں ہوتا ہے (۱۵) ناک کی رطوبت کہ بھیڑ میں اکثر ہوتی ہے (۱۶) پاخانہ کا مقام (۱۷) اوجھڑی (۱۸) آنتیں (۱۹) نطفہ (۲۰) وہ نطفہ کہ خون ہوگیا (۲۱) وہ کہ گوشت کا لوتھڑا ہوگیا (۲۲) وہ کہ پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مرگیا۔(فتاوٰی رضویہ، جلد ۲۰،صفحہ ۲۴۰، ۲۴۱ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبـــــہ:معین الدین الأزھری

بتاریخ:-(۲۳/شوال ۱۴۳۸ھ یک شنبہ)

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

کیا کافر کا دیا ہوا سامان مسجد میں لگا سکتے ہیں؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علمائے کرام کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کیا کافر کا دیا ہوا سامان مسجد میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ حوالہ کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی؟ سائل: محمد رضوان خان قادری صحبتیا بہرآئچ شریف یوپی انڈیا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کافر حربی ان کا مال معصوم نہیں اسلئے ان سے کسی بھی طرح کا انتفاع کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ دغا، فریب اور بدعہدی نہ ہو کہ یہ کام غیر مسلم کے ساتھ بھی روا نہیں۔ اور یہاں جبکہ وہ خود دے رہا ہے لے سکتے ہیں۔ اور ہر جائز کام میں صرف کر سکتے ہیں لہذا ان سے حاصل شدہ سامان یا رقوم مسجد میں لگایا جاسکتا ہے شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ (ماخوذ از فتاوی فیض الرسول و کتب الفقھیہ) البتہ اگر انکے تعاون پر انکا عمل دخل ہو تو نہ لیا جائے۔ یہی بھتر ہے۔

هذا ما ظهر لی والعلم عند الله وعلمه احكم

از قلم: منظور احمد یار علوی

الجواب صحیح: سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

جیون بیمہ کروانا کیسا ہے؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: حضرت میرا سوال یہ ہے کہ جیون بیمہ کروانا کیسا ہے؟ برائے کرم جواب عنایت فرمائیں۔ سائل محمد امام الدین رضا بریلی شریف

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بیمہ کی چند صورتیں ہیں جن میں سے بیمہ زندگی اور بیمہ اموال دو بنیادی چیزیں ہیں اور ان کے احکام جداگانہ ہیں زندگی کا بیمہ اس صاحب مال کے لئے جائز ہے جسکو اپنی موجودہ حالت کے ساتھ تین سال کی مدت مقررہ یا اس کے بعد کی مدت موسعہ تک تین سال کی تمام قسطیں مسلسل جمع کرنے کا ظن غالب ملحق بالیقین ہو لہذا وہ شخص جسکی موجودہ حالت مدت موسعہ تک تین سال کی پالیسی قائم رکھنے کے قابل نہیں اس کا ظن ملحق بالیقین نہیں ہوسکتا تو ایسے شخص کو بیمہ پالیسی کی اجازت نہیں ہے۔ بیمہ اموال کی تفصیل بعد میں اگر ضرورت محسوس ہوئی تو۔ (فتاوی فقیہ ملت جلد دوم صفحہ ۲۳۱)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبـــــــہ: محمد مظہر علی رضوی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق بر کاتی مصباحی

آئی ہوئی رقم کے بارے میں کمیٹی کو خبر نہیں اور اس روپئے کو لینے والے پر کیا

حکم ھے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔اور ایک مسئلہ کا جواب عنایت فرمائیں اسی دارالعلوم میں دارالعلوم کی طرف سے ہر سال کلینڈر چھپواتے ہیں اور حافظ صاحب اس کلینڈر کے بارے میں لوگوں کو فون کر کے آگاہ کرتے ہیں اور اسکا حساب وکتاب حافظ صاحب کے ذمہ ہے لیکن پوری رقم جمع نہیں ہوتی ہے کچھ باقی رہ جاتی ہے اور پھر دوسرا سال بھی شروع ہو جاتا ہے تب تک کمیٹی والے حساب کتاب کرنا بھول جاتے ہیں۔بعد میں وہ بقایا رقم آتی ہے تو حافظ صاحب یہ کہہ کر رکھ لیتے ہیں کہ چونکہ میں نے کلینڈر کا حساب وکتاب اتنی محنت سے نبھایا اور کمیٹی والوں نے اسکے لئے کچھ معاوضہ نہیں دیا اسلئے اب جو 5000 یا 10000 ہزار آئے ہیں اسکو میں رکھلونگا۔کیا حافظ صاحب کا ایسا کرنا درست ہے؟ جبکہ آئی ہوئی رقم کے بارے میں اراکین کو کوئی علم نہیں ہے؟ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔خادم: محمد اسرار الحق رضوی امجدی۔دارالعلوم گلشن طیبہ قلعہ مسجد رانی بنور ضلع ہاویری کرناٹک

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔صورتِ مستفسرہ میں عرض ہیکہ مذکور حافظ صاحب خائن (خیانت کرنے والے) اور غابن (غبن کرنے والے) ہیں کیونکہ کلینڈر کا حساب کتاب بھی دارالعلوم کا ہے اور قومی پراپرٹی ہے کسی کے باپ کی جاگیر نہیں کہ جو چاہے ہڑپ لے، اگر اراکین بھول بھی جائیں تو اِن بددیانت ومرتکبِ خیانت حافظ جی کو تو یاد رہتا ہے خاصکر جب بقایا رقم ہاتھ آتی ہے تب تو یاد ہی رہتا ہے؟ مگر بجائے اراکین کو سونپنے کے خود رکھ لینا چاہتے ہیں اس لئے کسی کو یادنہیں دلاتے اور رقم پڑپ کر جاتے ہیں اور اس دارالعلوم کے اراکین بھی نااہل ہیں کہ اپنی ذمیداریاں نہیں نبھاتے اور ایسے خائن وغابن کے ہاتھ میں مدرسہ اور اسکے معاملات تھما رکھے ہیں۔خدا کو کیا جواب دیں گے یہ ظالم اراکین؟ پس حافظِ مذکور کا یہ عمل شرعًا ناجائز وحرام ہے ابتک کی غبن کردہ رقم بھی واپس لوٹائے اور توبہ و استغفار بھی کرے ورنہ اسے دارالعلوم سے خیانت وبددیانتی کا اعلان کرتے ہوئے برطرف کرنا اراکینِ دارالعلوم پر لازم ہے نیز ارکان اپنی ابتک کی لاپرواہی پر توبہ بھی کریں ورنہ قوم انہیں بھی انکے عہدوں سے ہٹا کر دوسرے نیک اور ذمیدار مسلمانوں کو منتخب کرلے۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

کتبہ: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

مورخہ 22/ محرم الحرام 1440 ھجری

الجواب الصحیح: شرف الدین رضوی

حلال جانور کے کپورے کا حکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ حلال جانوروں کے کپوروں کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں! سائل: علی رضا ممبئی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ذبح شرعی کے باوجود حلال جانوروں کا کپورہ حرام ہے۔فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مطبوعہ مصر ص 256 میں ہے: ما یحرم اکلہ من اجزاء الحیوان سبعۃ الدم المسفوح، و الذکر، والانثیان، والقبل، و الغدۃ، و المثانۃ، و المرارۃ کذا فی البدائع ۔یعنی حلال جانوروں میں سات چیزیں حرام ہیں۔ ا: بہتا ہوا خون، ۲: آلہ تناسل، ۳: دونوں خصیے یعنی کپورے، ۴: شرمگاہ، ۵: غدود، ۶: مثانہ، ۷: اور پِتہ ایسے ہی بدائع میں ہے۔ (فتاوی فیض الرسول، ج2، کتاب الذبح، ص431)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبہ: معین الدین الأزھری

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

بینک کا منافع مباح ھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایل آئی سی (L I C) یعنی جیون بیمہ اور بینک میں جو جمع فنڈ پر نفع ملتا ہے جیسا کہ کوئی ایک لاکھ روپیہ جمع کرتا ہے تو اسے ایک سال کے بعد میں مثال کے طور پر پانچ ہزار روپیہ بینک نفع دیتی ہے اسی طرح (lic) جنکے نام سے ہوتا ہے پانچ سال اور ایک سال یا پھر چھ ماہ چلا تا ہے اور اسکا انتقال ہو جاتا ہے تو اسکے گھر والوں کو پانچ سال کا پورا پیسہ ملتا ہے تو کیا یہ لینا شریعت کے مطابق جائز ہے یا نہیں؟ برائے کرم جواب عنایت فرمائیں! سائل عبداللہ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایل آئی سی اور کفّار بینک کا منافع شرعًا سود نہیں اس لیے اسکا لینا اور ہر جائز کام میں صرف کرنا درست ہے۔ یاد رہے یہاں کے کافر حربی ہیں اور کافر حربی اور مسلم کے درمیان سود نہیں ہوتا انکا مال معصوم نہیں ہے۔ البتہ کفّار سے بدعہدی یا وعدہ خلافی کا ارتکاب ہوتا ہو یا مسلم کی آبرو ریزی کا خطرہ ہو تو انکا بھی مال مباح نہیں حدیث شریف میں ہے ’’لا ربا بین المسلم و الکافر الحربی‘‘ (الحدیث) اسلئے اُن سے حاصل شدہ رقم جائز و مباح ہے۔

واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم

کتبــــــــہ: محمد منظور احمد یار علوی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

ان موذی جانوروں کو جلانے کا شرعی حکم جن کو مارنا ناممکن یا دشوار ہو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ سوال عرض یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہڈّے کو جلا کر کے مارے تو کیا یہ درست ہے؟ سائل: مکی خان رضوی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ایک چیونٹی نے نبیوں میں سے کسی نبی کو کاٹ لیا تو انھوں نے چیونٹیوں کی بستی جلانے کا حکم دیا۔ وہ جلا دی گئی۔ تو رب العالمین نے انھیں وحی کی کہ آپ کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور آپ نے امتوں میں سے ایک امت کو جلا دیا؟ جو تسبیح پڑھتی تھی۔ (المرآت شرح مشکوٰۃ جلد ٥ ٦٧٠-٦٧ بحوالہ بخاری و مسلم)

اس حدیث شریف کے تحت حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: ان کے دین میں موذی جانوروں کو جلا دینا جائز رہا ہوگا اس لئے ان پر عذاب نہ ہوا۔ مگر اسلام میں زندہ کو جلانا ممنوع ہے۔ نیز ہمارے یہاں چار جانوروں کو مارنا ممنوع ہے ان میں سے ایک چیونٹی بھی ہے۔ یاد رہے! کہ اگر موذی جانور کو بغیر زندہ جلائے مارنا ممکن نہ ہو تو اسے جلا دینا جائز ہے۔ (مرقات) جیسے چار پائی کے کھٹمل، سوراخ میں گھسے ہوئے سانپ جو کھولتے ہوئے پانی سے مارے جاتے ہیں یا بھڑوں کا چھتّہ جو آگ سے جلا دیا جاتا ہے۔ کہ اس کے بغیر مارنا ممکن نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

قبر کے متعلق چند سوالات کا جوابات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔سوالات: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین:

قبر کے متعلق سوال:

1۔قبر کتنی گہری ہونی چاہیے:

2۔قبر پر جو مٹی ڈالتے ہیں اسکی اونچائی کتنی ہونی چاہیے (یعنی قبر کتنی اونچی ہو)

3۔اللہ کے نیک بندوں کے قبر کو جو پکّا (یعنی مزار) کرتے ہیں اسکا طریقہ کیا ہے۔

4۔قبر سے نکالی گئی مٹی کا پورا کا پورا قبر پر ڈالنا ضروری ہے یا نہیں:-

5۔ قبر کے پاس اگربتی جلا سکتے ہیں یا نہیں اور اگر کوئی جلانا چاہے تو قبر سے کتنی دور پہ جلانا چاہیے۔سائل محمد اعجاز عالم رضوی نالندہ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1۔گہرائی کم سے کم نصف قد کی اور بہتر ہے کہ گہرائی بھی قد برابر ہو اور متوسط درجہ سینہ تک۔(بہار شریعت)

2۔قبر ایک بالشت اونچی ہو یا کچھ خفیف (ہلکی یا تھوڑی) زیادہ۔(بہار شریعت)

3۔علماء وسادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنا سکتے ہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے یعنی اندر سے پختہ نہ کیا جائے اور اگر اندر خام (کچّا) ہو اور اوپر پختہ تو حرج نہیں۔(بہار شریعت)

4۔قبر سے نکالی گئ مٹی کا پورا پورا ڈالنا ضروری نہیں۔

5۔قبر کے پاس اگربتی نہیں جلا سکتے اور اگر قبرستان ہے تو وہاں جلانا درست نہیں۔جلانا چاہئے تو قبرستان سے باہر یا قبر سے ایک دو ہاتھ فاصلے پر،قبر پر ہرگز نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبــــــــــہ: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

جنم دن کی مبارک باد دینا کیسا ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ کسی کے جنم دن کی مبارکباد دینا کیسا ہے؟ سائل مجیب الرحمٰن قادری

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورت مسئولہ میں عرض ہے کہ اگر اس شخص کی زندگی کا گزرا ہوا حصہ دینداری، پرہیزگاری، شریعت کی پاسداری، اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری میں گزرا ہے تو اسے مبارک باد بھی پیش کریں! اور جشن بھی منائیں! کوئی حرج نہیں، کوئی پابندی نہیں! اللہ کی نعمت پر تو خوشیاں منانی ہی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اسلامی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جو دینداری کے راستے پر چلنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

لیس للانسان الا ما سعی

اگر اس کی زندگی کا پچھلا حصہ یوں ہی من چاہا گزرا ہے تو اس کے لئے تیمارداری پیش فرمائیں! مبارکبادی نہیں۔ اور آئندہ کے لئے روحانی توانائی اور خواہش نفس کی مغلوبی کے لئے دعا کریں تاکہ آئندہ آنے والے لمحات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صاحب لولاک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی کے مطابق عمر کا بقیہ حصہ گزار کر اپنی دنیا و آخرت کو حسین وخوبصورت بنا سکے۔

اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ شخص اپنے یوم ولادت پر اپنی زندگی کا محاسبہ کرے کہ میں نے کیا کھویا اور کیا پایا جس طرح وظیفہ کو تسبیح کے دانوں پر گنا جاتا ہے اسی طرح زندگی کے ہر ہر دن، ہر ہر ہفتہ، ہر ہر سال کے گناہ اور اور اللہ تعالیٰ و اس کے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی شمار کرنے لئے بھی تسبیح بنائے کہ اتنے دنوں میں میں نے کتنی اللہ تعالیٰ اور اس رسول کی نافرمانی کی ہے، کتنے بندوں کی حق تلفی کی۔ عجیب معاملہ ہے لوگ موت کے قریب پہنچنے پر خوش ہو تے ہیں۔ جب کہ لمحہ لمحہ ہم قبر کے قریب ہو رہے ہیں۔ یار لوگ سال گرا کو سال گرہ کہتے ہیں۔ زندگی کی جھولی سے ایک ایک دن، ایک ایک لمحہ گرتا ہوا جا رہا ہے۔ اور عمر ختم ہونے کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے اور ہم جشن منا رہے

ہیں! غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی، خالق نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی۔

واللہ تعالی اعلم

کتبـــــــــہ: محمد جعفر علی صدیقی رضوی فیضی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

کیا معراج میں حضور علیہ السلام نعلین پہن کر گئے تھے؟

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسلئہ میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج پر گئے تو کیا نعلین پاک پہن کر گئے تھے؟ جیسا کہ مقررین سے ہم نے سن رکھا ہے۔ برائے مہربانی اس سوال کا جواب بحوالہ عنایت فرمائیں۔ سائل: محمد نسیم رضا

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔صورت مسئولہ میں یہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم معراج کی رات نعلین شریفین پہن کر گئے تھے۔ (فتاوی شارح بخاری، عقائد نبوت، جلد 1، صفحہ 306)

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

کتبـــــــــہ معین الدین الأزھری

الجواب صحیح: سید شمس الحق برکاتی مصباحی

عورت اگر شوھر کی عزت نہ کرے تو کیا ایسی عورت کی عبادت قبول ھوتی ھے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس کے بارے میں کہ اگر دو بہویں ہیں اور دونوں اپنے اپنے شرہر کی عزت بھی نہ کریں اور وہ دونوں بہویں نماز کرتی اور روزہ بھی رکھتی ہیں تو کیا ایسی عورتوں کی عبادت قبول ہوتی ہے؟؟؟ جواب عنایت فرمائیں اور شکریہ کا موقع دیں مہربانی ہوگی۔سائل: محمد نوشاد عالم رضوی

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ابوداود وطیالسی وابن عساکر ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ:''شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور بدون اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کرلیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ (عزوجل) اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو۔ فرمایا: اگرچہ ظالم ہو۔(بہار شریعت حصہ ہفتم حقوق الزوجین ص 103)

تفریع بر جواب از سید شمس الحق برکاتی مصباحی (پس ظاہر ہوا کہ شوہر کی بے عزّتی کرنے والیاں بحکمِ قرآن و احادیث ناشزہ (شوہر کی نافرمان) ہوئیں اور ناشزہ جو بھی فرائض وواجبات کے علاوہ بغیر اجازتِ شوہر نوافل ادا کرے گی قبول نہ ہونگی۔رہے فرائض وواجبات تو ان میں شوہر کی اجازت درکار نہیں اور نہ ہی شوہر کو اِن میں منع کا اختیار۔کیونکہ لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق کسی بھی مخلوق کی اطاعت نہیں خالق کی نافرمانی میں۔

واللہ تعالٰی اعلم

از قلم: محمد اسماعیل خان امجدی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی

فارم کا مرغا کھانا کیسا ھے؟

فارم کا مرغا کھانا کیسا ہے جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ کچھ لوگ یہ بتاتے ہیں کہ جو ان کی خوراک ہے وہ پلید چیزوں سے بنتی ہے روشنی ڈالیں حضور اس مسئلے پر! سائل شہزاد رضا

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شئی کی حقیقت بدلنے سے اس کا حکم بدل جاتا ہے۔اگرچہ خوراک پلید چیزوں سے بنتی ہے مگر جب اس کی حقیقت بدل گئی اور وہ گوشت کی شکل اختیار کرگئی تو اب حلال ہوگئی۔اس کی نظیر فتاوی رضویہ کی عبارت میں ملاحظہ فرمائیں تاڑی جونشہ کی چیز ہے جب حقیقۃً سرکہ ہوجائے جائز ہے۔(فتاوی رضویہ مترجم ج ۲۵) شراب میں نمک ملانے کو علماء نے باعث تخلیل (سرکہ بنانا) وتحلیل (حلال کرنا) فرمایا ہے کہ جب سرکہ ہوگئی حقیقت بدل گئی حلت آگئی کہ اب وہ شراب ہی

نہ رہی۔ (فتاوی رضویہ مترجم ج ۲۳) البتہ اگر ایسے جانور کے جسم سے بدبو آئے تو جلّالہ ہے۔ اور جلالہ کا حکم یہ ہے جو مرغی غلیظ کھانے کی عادی ہو اسے چند روز بند رکھیں جب اثر جاتا رہے ذبح کر کے کھائیں۔ جو مرغیاں چھوٹی پھرتی ہیں ان کو بند کرنا ضروری نہیں جبکہ غلیظ کھانے کی عادی نہ ہوں اور ان میں بدبو نہ ہو ہاں بہتر یہ ہے کہ ان کو بھی بند رکھ کر ذبح کریں۔
(بہار شریعت حصہ ۱۵ بحوالہ عالمگیری، ردالمحتار)

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبــــــــہ: اشفاق احمد علیمی

الجواب صحیح: ابو الفیض سید شمس الحق برکاتی مصباحی